قال اللّٰہ تعالیٰ فی الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ الآیۃ

خطبات الاحکام

لجمعات العام

تالیف

حکیم الامت سلطان المشائخ سراج السالکین زبدۃ العارفین

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللّٰہ مرقدہ

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی ★ ادب منزل

پاکستان چوک کراچی

قال اللہ تعالیٰ فی الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ الآیۃ

وقال تعالیٰ

وما یاتیہم من ذکر من الرحمٰن محدث الآیۃ لما نطقت الآیۃ الاولیٰ بکون الخطبۃ للجمعۃ

اوغیرہا ذکراً علیاً ۔ والثانیۃ بان الانفع ما کان منہ متجدداً غضاً طریاً

وکان الکتاب المسمّٰی بہ

مجموعۂ خطب

خطبات الاحکام

صحیح نسخہ

لجمعات العام

دوازدہ ماہی

۱۳۸۲ھ

التی الفہا اشرف العلماء رأس الاتقیاء نبراس الاولیاء حکیم الامۃ المحمدیۃ مجدد الملۃ الاسلامیۃ المحدث المفسر الفقیہ الخطیب عمدۃ الواعظین عماد السالکین مرشد الطالبین بالقلب المنیب والرأی المصیب حضرۃ العلامۃ التقی الولی

مولانا الشیخ محمد اشرف علی التھانوی

لازالت شموس فیوضہ بازغۃ وحجج علومہ نابغۃ

جامعاً للخطب المتجددۃ المتعددۃ بحیث کان لجمعات کل السنۃ کفیاً، رآہ طائفۃ من الناصحین للمسلمین

بالنشر حریاً

سعید کمپنی ایچ ایم

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبعد الحمد والصلٰوۃ فھٰذہ خطب منبریۃ موزعۃ علیٰ کل واحد واحد من جمعات العام • مع خطبۃ العیدین واستسقاء الغمام • لاطول فیھا حسب ما وردت بہ سُنّۃ[ع] خیر الانام • علیہ الصلٰوۃ والتحیۃ والسلام • منبئۃ عن جوامع الشرائع والاحکام • الظاھرۃ منھا والباطنۃ مما ذکرہ الفقھاء الفخام • والصوفیۃ العظام • منھا ما یختص بالاوقات ومنھا ما ھو عام • اکثر اوائلھا کاکثر ترتیبھا ماخوذ من الاحیاء للغزالی حجۃ الاسلام • والبعض من عبدی الحی السورتی واللکنوی من الاعلام • وما بعدھا من الاٰیات والسنن[۱] واٰثار السلف الکرام • الا بعض الکلمات والعبارات فمن ھٰذا الغریق فی الاٰثام • والحق بھا بعض ما لغیر الجمعۃ والخطبۃ الاخیرۃ المشترکۃ بین جمیعھا تکمیلا للمرام • وھو اعادۃ لما بدأت فیہ فی سالف الایام • ثم اعتراہ الفتور فلم یبلغ التمام • فکان ھذا العود کما قیل[۲] (شعر) عدیا عید[ی] الینا مرحبا[ن] نعم ما روحت یاریح الصبا • نسئل اللہ تعالیٰ حسن الختام • وھو السمیع البصیر العلام • القادر المفضال المنعام •

للنصف من ربیع الاول ۱۳۲۸ھ

کتبہ اشرف علی

[ع] وھی ما روی عن عمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان طول صلوٰۃ الرجل وقصر خطبتہ من فقھہ فاطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ الحدیث رواہ مسلم

[۱] جمیع السنن والاٰثار ماخوذۃ من المشکوٰۃ الا ما زید فیہ کلمۃ العین [۲] ھو للعارف الرومی فی قصۃ وکیل صدر بخارا من الدفتر الثالث۔

فهرس الخطب ومتعلقاتها

تمت بالخیر

سال بھر کے جمعوں پر
ان خطبوں کی تقسیم

جمعوں پر ان کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ یہ کل خطبے علاوہ عیدین و استسقاء کے پچاس ہیں اور بعادت مستمرہ سال قمری میں اتنے ہی جمعے ہیں لیکن ایک جمعہ کا کم یا زیادہ ہو جانا شرعاً یا حساباً بھی ناممکن نہیں پس ان خطبوں کو جس مہینہ کے جس جمعہ سے بھی شروع کیا جائے گا خطبوں کے ساتھ سال بھی ختم ہو جاتا ہے لیکن اگر بطریق شاذ ایک جمعہ گھٹ جائے یا کسی سال کی کسر جمع ہو کر ایک جمعہ بڑھ جائے تو اگر کسی مصلحت طبعیہ سے سال کی ابتداء کا خطبہ محفوظ رکھنا ہو تو پہلی صورت میں اخیر کا خطبہ چھوڑ دے اور دوسری صورت میں اخیر کا خطبہ مکرر پڑھ لے اور اگر اس کا محفوظ رکھنا نہ ہو تو سلسلہ سے پڑھتا چلا جائے اور درمیان سال کے بھی سلسلہ توڑنے کی حاجت نہیں البتہ ان میں جو خطبے کسی خاص وقتی عمل کے متعلق ہیں جیسے صوم و حج و قربانی وغیرہ جب ان اعمال کا وقت قریب آوے سلسلہ توڑ کر اس وقتی خطبہ کو پڑھ دیا جائے اور پھر سلسلہ کی طرف عود کر لیا جاوے۔

ایسے وقتی خطبے مسلسل خطبات کے بعد میں رکھے گئے ہیں یعنی خطبہ ثامنہ و ثلثون کے بعد اور ان کے وقتی ہونے کو ہر خطبہ کے شروع میں اردو عبارت میں لکھ دیا گیا ہے تاکہ غیر عربی داں خطیب بھی آسانی سے اس کو معلوم کر سکے اور خطبہ عیدین و استسقاء چونکہ جمعہ کے ساتھ خاص نہیں وہ اس ترتیب اور اس ترکیب سے جدا ہیں کیونکہ عین ان اوقات میں پڑھے جاتے ہیں نہ کہ مثل خطبات جمعہ کے ان اوقات کے قریب ہیں اسلئے وہ بالکل ہی آخر میں ملحق ہیں اور خطبۂ ثانیہ سب کا ایک ہی ہے جو ان سب کے اخیر میں ہے اور ان خطبوں میں ایک لطیفہ بھی ہے کہ یہ سب تقریباً برابر ہیں حتیٰ کہ ثانیہ بھی اور عیدین اور استسقاء کا بھی، یعنی تخمیناً سورۂ مرسلات کے برابر، صرف عیدین کے خطبوں میں تکبیرات کی مقدار زائد ہے جن کا عدد عید الفطر میں آٹھ ہے اور عید الاضحیٰ میں دس ہے چنانچہ فقہاء نے اضحیٰ میں بہ نسبتِ فطر کے تکثیر تکبیرات کو مندوب کہا ہے۔ فقط

خطبہ کے مختصر احکام

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۱) خطبۂ جمعہ شرط نماز ہے۔ بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے (۲) خطبۂ جمعہ وعیدین وغیرہ کا عربی میں ہونا سنت ہے اور اس کے خلاف دوسری زبانوں میں پڑھنا بدعت ہے (مصفی شرح موطا للشاہ ولی اللہ وکتاب الاذکار للنووی درمختار شروط الصلوٰۃ، شرح الاحیاء) (۳) اسی طرح عربی میں خطبہ جمعہ پڑھ کر اس کا ترجمہ ملکی زبان میں قبل از نماز سنانا بھی بدعت ہے جس سے بچنا ضروری ہے البتہ نماز کے بعد ترجمہ سنا دیں تو مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے (۴) البتہ خطبہ عیدین وغیرہ میں اگر خطبہ کے بعد ہی ترجمہ سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں اور اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ منبر سے علیحدہ ہو کر ترجمہ سنا دیں تاکہ امتیاز ہو جائے (کما صرح بہ فی تقریظ الرسالۃ الاعجوبۃ بناء علیٰ حدیث مسلم) (۵) سنت ہے کہ خطبہ باوضو پڑھا جائے بلا وضو پڑھنا مکروہ ہے (۶) سنت ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھا جائے بیٹھ کر مکروہ ہے (عالمگیری وبحر) (۷) سنت ہے کہ قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھیں رو بقبلہ یا کسی دوسری جانب کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری وبحر الرائق) (۸) سنت ہے کہ خطبہ سے پہلے آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ پڑھا جائے (علیٰ قول ابی یوسف، کذا فی البحر) (۹) سنت ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ لوگ سنیں آہستہ پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری) (۱۰) سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جائے زیادہ طویل نہ ہو اور حد اسکی یہ ہے کہ طوال مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو، اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے (شامی عالمگیری، بحر) (۱۱) سنت ہے کہ خطبہ دس چیزوں پر مشتمل ہو۔ اول حمد سے شروع کرنا۔ دوم اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا، سوم، کلمہ شہادتین پڑھنا۔ چہارم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ پنجم وعظ ونصیحت کے کلمات کہنا۔ ششم کوئی آیت قرآن شریف کی پڑھنا۔ ہفتم دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا۔ ہشتم تمام مسلمان مرد وعورت کے لئے دعا مانگنا۔ نہم دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ اور ثنا اور درود پڑھنا۔ دہم دونوں خطبوں کو مختصر کرنا اس طرح کہ طوال مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے۔ (عالمگیری، بحر)

حررہ العبد الضعیف محمد شفیع غفرلہ
خادم دار الافتاء، دار العلوم دیوبند

دیوبند ضلع سہارنپور
۲۰؍ جمادی الثانیہ ۱۳۵۰ھ

خصوصیاتِ امتیازیہ مجموعہ خطب

از حضرت مؤلّف رحمۃ اللہ علیہ

نمبر ۱۔ ہر خطبہ احکام شرعیہ مہمہ، واجبات یا مکملات واجبات میں سے ایک ایک حکم پر مشتمل ہے جو کہ شرعیہ خطبہ سے مقصود ہے۔

نمبر ۲۔ ان احکام میں احکام ظاہرہ یعنی متعلقہ بجوارح بھی ہیں اور احکام باطنہ یعنی متعلقہ بباطن بھی ہیں تو مجموعہ جامع ہے۔ فقہ و تصوّف کو اور ان سب احکام کے دلائل میں زیادہ حصّہ آیات و احادیث کا ہے۔

نمبر ۳۔ سب خطبے موافق احادیث کے مختصر ہیں کوئی خطبہ تخمیناً صحیح سُورۂ مرسلات سے نہیں بڑھا

نمبر ۴۔ سب خطبے باہم تقریباً برابر ہیں۔

نمبر ۵۔ اس کے اجزاء کی ترکیب کا زیادہ حِصّہ احیاء العلوم کے موافق ہے اور افتتاحی حمد و صلوٰۃ بھی زیادہ تر اسی سے ماخوذ ہے پس یہ مجموعہ احیاء و صاحب احیاء کی برکات کو بھی متضمن ہے۔

نمبر ۶۔ جن احکام کے عنوانات کی تفسیر یا تفصیل مشہور نہیں اور زیادہ تر ایسا حصّہ تصوّف میں ہے ان کی تفصیل نہایت واضح و جامع حواشی یا متن میں لکھ دی گئی ہے جس سے خاص مسائل و تحقیقات پر عبور ہوتا ہے۔

نمبر ۷۔ باوجود اختصار، عبادت کے مضامین اس قدر مندرج کیے گئے ہیں کہ ماہر وسیع النظر اس کو دیکھ کر یہ کہنے پر مضطر ہوگا کہ دریا کوزہ میں کس طرح سما گیا اور بہ سلاست الفاظ و سہولت معانی کے ساتھ بالخصوص تصوف کا حصّہ کہ اگر احیاء کو دیکھ کر کوئی اس کو دیکھے تو اس کو احیاء کا متن کہے گا اور متن بھی شرح کے مضامین مقصودہ کو حاوی ہے اور اگر اس کو دیکھ کر احیاء کو دیکھے تو احیاء کو اس کی شرح کہے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ ان التزامات کی رعایت مؤلف کی استطاعت سے باہر تھی۔ یہ محض فضل ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔

اَلْخُطْبَۃُ الْاُوْلٰی فِیْ فَضْلِ الْعِلْمِ وَوُجُوْبِہٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْاَکْرَمِ۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَکَرَّمَ ۔ وَ عَلَّمَہٗ مِنَ الْبَیَانِ مَالَمْ یَعْلَمْ۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ لَایُحْصٰی اِمْتِنَانُہٗ بِاللِّسَانِ وَلَا بِالْقَلَمِ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ اُوْتِیَ جَوَامِعَ الْکَلِمِ۔ وَ کَرَائِمَ الْحِکَمِ وَمَکَارِمَ الشِّیَمِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ نُجُوْمِ طَرِیْقِ الْاُمَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ عِلْمَ الشَّرَآئِعِ وَالْاَحْکَامِ۔ ھُوَ اَعْظَمُ فَرَآئِضِ الْاِسْلَامِ وَمِنْ ثَمَّ اُمِرَ بِہٖ وَحُضَّ عَلَیْہِ تَعَلُّمًا وَّ تَعْلِیْمًا ۔ فَقَدْ قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْاٰیَۃً۔ وَقَالَ[2] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ ۔ وَقَالَ[3] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ

---

[1] بخاری [2] مسلم [3] متفق علیہ

فِی الدِّیْنِ ۔ وَقَالَ[۱] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ ۔ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا ۔ وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ ۔ وَقَالَ[۲] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ۔ وَقَالَ[۳] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ ۔ وَقَالَ[۴] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللہِ لَا یَتَعَلَّمُہٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَعْنِیْ رِیْحَھَا ۔ وَقَالَ[۵] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تَعَلَّمُوا الْفَرَآئِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ ۔ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْ رَحْمَۃَ رَبِّہٖ ط قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔

[۱] احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی ۱۲ [۲] ابن ماجہ ۱۲ [۳] احمد و ابوداؤد و ترمذی ۱۲ [۴] احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ ۱۲ [۵] ترمذی ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ فِيْ تَصْحِيْحِ الْعَقَائِدِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيْمِ الْخَبِيْرِ • اَلْمُتْقِنِ نِظَامَ الْعَالَمِ بِلَا مُعِيْنٍ وَّنَصِيْرٍ • فَسُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ حِكْمَتُهٗ بَالِغَةٌ وَّعِلْمُهٗ غَزِيْرٌ • وَنِعْمُهٗ وَاصِلَةٌ اِلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ • وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ نَقِيْرٍ وَّلَا قِطْمِيْرٍ • وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ هَدَانَا بِكِتَابٍ مُّنِيْرٍ • وَدَعَانَا اِلَى اللّٰهِ بِالْاِنْذَارِ وَالتَّبْشِيْرِ • صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَا دَامَتِ الْكَوَاكِبُ تَسِيْرُ • اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ تَرْجَمَةَ عَقِيْدَةِ اَهْلِ السُّنَّةِ فِيْ كَلِمَتَيِ الشَّهَادَةِ الَّتِيْ هِيَ اِحْدٰى مَبَانِي الْاِسْلَامِ فَمَعْنَى الْكَلِمَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هُوَ الْمُبْدِعُ لِلْعَالَمِ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْقَدِيْمُ • اَلْحَيُّ الْقَادِرُ الْعَلِيْمُ • اَلسَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ • اَلشَّاكِرُ الْمُرِيْدُ الْكَاتِبُ لِلْمَقَادِيْرِ • لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ • وَلَا يَخْرُجُ مِنْ عِلْمِهٖ وَقُدْرَتِهٖ شَيْءٌ •

وَهُوَ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ وَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى • وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ • وَمَعْنَى الْكَلِمَةِ
الثَّانِيَةِ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ صَادِقٌ فِيْ جَمِيْعِ
مَا جَآءَ بِهٖ مِنَ الْاَخْبَارِ وَالْاَحْكَامِ وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ كَلَامُ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلٌّ مِّنَ الْكُتُبِ وَالرُّسُلِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ حَقٌّ
وَّالْمِعْرَاجُ حَقٌّ وَّكَرَامَاتُ الْاَوْلِيَآءِ حَقٌّ وَّالصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ
عُدُوْلٌ وَّاَفْضَلُهُمُ الْاَرْبَعَةُ الْخُلَفَآءُ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْخِلَافَةِ
وَسُؤَالُ الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثُ حَقٌّ وَّالْوَزْنُ حَقٌّ وَّالْكِتَابُ حَقٌّ
وَّالْحِسَابُ حَقٌّ وَّالْحَوْضُ حَقٌّ وَّالصِّرَاطُ حَقٌّ وَّالشَّفَاعَةُ
حَقٌّ وَّرُؤْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّهُمَا
بَاقِيَتَانِ لَا تَفْنَيَانِ وَلَا يَفْنٰى اَهْلُهُمَا • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ • يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا •

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ فِیْ اِسْبَاغِ الطَّهَارَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَلَطَّفَ بِعِبَادِهٖ فَتَعَبَّدَهُمْ بِالنَّظَافَةِ وَاَفَاضَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ تَزْكِيَةً لِّسَرَآئِرِهِمْ اَنْوَارَهٗ وَالْطَافَهٗ • وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُسْتَغْرِقُ بِنُوْرِ الْهُدٰی اَطْرَافَ الْعَالَمِ وَاَكْنَافَهٗ • وَعَلٰٓی اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَصَحْبِهِ الطَّاهِرِيْنَ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بَرَكَاتُهَا يَوْمَ الْمَخَافَةِ • وَتَنْتَصِبُ جُنَّةً بَيْنَنَا وَبَيْنَ كُلِّ اٰفَةٍ • اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ • وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ[3] فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ • وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ

[1] مسلم ۱۲ [2] متفق علیه [3] مسلم

حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ • وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ • وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَّمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ • وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حِيْنَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَفِيْ[4] رِوَايَةٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ • وَقَالَ[5] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَآ اَتَيْتُمُ الْغَآئِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ •

---

[1] احمد ۱۲ [2] ابو داؤد واحمد و دارمی ۱۲ [3] متفق علیه ۱۲ [4] مسلم ۱۲ [5] متفق علیه

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ فِیْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَمَّرَ الْعِبَادَ بِلَطَآئِفِہٖ • وَعَمَّرَ قُلُوْبَھُمْ بِاَنْوَارِ الدِّیْنِ وَوَظَآئِفِہٖ • فَسُبْحَانَہٗ • مَآ اَعْظَمَ شَانَہٗ • وَاَقْوٰی سُلْطَانُہٗ • وَاَتَمَّ لُطْفَہٗ وَاَعَمَّ اِحْسَانُہٗ • وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الَّذِیْٓ اَفَاضَ عَلَی النُّفُوْسِ ذَوَارِفَ عَوَارِفِہٖ • وَاَبْرَزَ عَلَی الْقَرَآئِحِ حَقَآئِقَ مَعَارِفِہٖ • صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ مَفَاتِیْحِ الْھُدٰی وَمَصَابِیْحِ الدُّجٰی وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا • اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عِمَادُ الدِّیْنِ • وَعِصَامُ الْیَقِیْنِ • وَرَاْسُ الْقُرُبَاتِ • وَغُرَّۃُ الطَّاعَاتِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ

[1] متفق علیہ

وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ • وَقَالَ[۱] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ • وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ •

[۱] احمد وابوداؤد [۲] بخاری

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ فِیْ اِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَسْعَدَ وَ اَشْقٰی ۔ وَ اَمَاتَ وَ اَحْیٰی ۔ وَاَضْحَکَ وَ اَبْکٰی ۔ وَاَوْجَدَ وَ اَفْنٰی ۔ وَ اَفْقَرَ وَ اَغْنٰی ۔ وَاَضَرَّوَاَقْنٰی ۔ ثُمَّ خَصَّصَ بَعْضَ عِبَادِہٖ بِالْیُسْرِ وَالْغِنٰی ۔ ثُمَّ جَعَلَ الزَّکٰوةَ لِلدِّیْنِ اَسَاسًا وَّمَبْنًی ۔ وَبَیَّنَ اَنَّ بِفَضْلِہٖ تَزَکّٰی مِنْ عِبَادِہٖ مَنْ تَزَکّٰی ۔ وَمَنْ غِنَاہُ زَکّٰی مَالَہٗ مَنْ زَکّٰی ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ هُوَالْمُصْطَفٰی ۔ وَسَیِّدُ الْوَرٰی ۔ وَشَمْسُ الْهُدٰی ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ الْمَخْصُوْصِیْنَ بِالْعِلْمِ وَالتُّقٰی ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ الزَّکٰوةَ اِحْدٰی مَبَانِی الْاِسْلَامِ ۔ وَاَرْدَفَ بِذِکْرِهَا الصَّلٰوةَ الَّتِیْ هِیَ اَعْلَی الْاَعْلَامِ ۔ فَقَالَ تَعَالٰی

عہ دستاتی خطبة الصوم والحج فی الخطبات الوقتیة ۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ • وَقَالَ[1] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ • وَشَدَّدَ الْوَعِيْدَ عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ فِيْهَا • فَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ • وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِرَجُلٍ تُخْرِجُ الزَّكٰوةَ مِنْ مَّالِكَ فَاِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ وَتَصِلُ اَقْرِبَآءَكَ وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِيْنِ وَالْجَارِ وَالسَّآئِلِ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ •

---

[1] متفق علیہ [2] بخاری [3] ترغیب عن احمد

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَۃُ فِی الْاَخْذِ بِالْقُرْاٰنِ عِلْمًا وَّعَمَلًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی امْتَنَّ عَلٰی عِبَادِہٖ بِنَبِیِّہِ الْمُرْسَلِ • صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکِتَابِہِ الْمُنَزَّلِ • حَتّٰی اتَّسَعَ عَلٰی اَھْلِ الْاَفْکَارِ • طَرِیْقَ الْاِعْتِبَارِ • بِمَا فِیْہِ مِنَ الْقَصَصِ وَالْاَخْبَارِ • وَاتَّضَحَ بِہٖ سُلُوْکَ الْمَنْھَجِ الْقَوِیْمِ • وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ • بِمَا فَصَّلَ فِیْہِ مِنَ الْاَحْکَامِ وَفَرَّقَ بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ • وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَیْہِ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا • صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ تَذَکَّرُوْا بِالْقُرْاٰنِ وَذَکَّرُوْا بِہِ النَّاسَ تَذْکِیْرًا • اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ وَقَالَ[2]

---

[1] بخاری [2] احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابو داؤد

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا. وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ. وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا. وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۙ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۙ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ.

---

[1] ترمذی دارمی ۱۲ [2] ترمذی دارمی

[3] احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی ۱۲

اَلْخُطْبَةُ السَّابِعَةُ فِی الْاِشْتِغَالِ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالدُّعَآءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الشَّامِلَةِ رَاْفَتُہٗ • اَلْعَامَّةِ رَحْمَتُہٗ • اَلَّذِیْ جَازٰی عِبَادَہٗ عَنْ ذِکْرِھِمْ بِذِکْرِہٖ • فَقَالَ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَرَغَّبَھُمْ فِی السُّؤَالِ وَالدُّعَآءِ بِاَمْرِہٖ • فَقَالَ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ • فَاَطْمَعَ الْمُطِیْعَ وَالْعَاصِیْ • وَالدَّانِیْ وَالْقَاصِیْ • فِیْ رَفْعِ الْحَاجَاتِ وَالْاَمَانِیْ • بِقَوْلِہٖ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِیْ[عہ] • وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَسَیِّدُ اَنْبِیَآئِہٖ • صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خِیَرَةِ اَصْفِیَآءِہٖ • وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا • اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَفْعَ الْحَاجَاتِ

عہ علی بعض القرأت ۱۲

اِلَیْہِ تَعَالٰی اَفْضَلُ عِبَادَۃٍ تُؤَدّٰی بِاللِّسَانِ بَعْدَ تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ • فَقَدْ[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی اِلَّا حَفَّتْہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَ نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَ ذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ • وَقَالَ[2] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ • وَقَالَ[3] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ • وَقَالَ[4] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَآءِ • وَقَالَ[5] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَآءِ • وَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ • اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ • یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا •

[1] مسلم ۱۲ [2] متفق علیہ ۱۲ [3] ترمذی ۔ ابن ماجہ ۱۲ [4] ترمذی ۱۲ [5] ترمذی ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ الثَّامِنَۃُ فِیْ تَطَوُّعِ النَّھَارِ وَاللَّیْلِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اٰلَائِہٖ حَمْدًا کَثِیْرًا ۔ وَنَذْکُرُہٗ ذِکْرًا لَّا یُغَادِرُ فِی الْقَلْبِ اسْتِکْبَارًا وَّلَا نُفُوْرًا ۔ وَ نَشْکُرُہٗ اِذْ جَعَلَ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ خِلْفَۃً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْاَکْرَمِیْنَ الَّذِیْنَ اجْتَھَدُوْا فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ غُدْوَۃً وَّعَشِیًّا وَّبُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ۔ حَتّٰٓی اَصْبَحَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ فِی الدِّیْنِ ھَادِیًا وَّسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰٓی اُحِبَّہٗ اَلْحَدِیْث ۔ وَقَالَ[2] عَلَیْہِ

[1] بخاری ۱۲ [2] ترمذی

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهٗ دَأْبُ الصّٰلِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِّلسَّيِّاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ[1] ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ[2] ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ ۔

---

[1] متفق علیہ ۱۲ [2] بخاری ۱۲ [3] مسلم ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ التَّاسِعَۃُ فِیْ تَعْدِیْلِ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْسَنَ تَدْبِیْرَ الْکَآئِنَاتِ۔ فَخَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ۔ وَاَنْزَلَ الْمَآءَ الْفُرَاتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ۔ فَاَخْرَجَ بِہِ الْحَبَّ وَالنَّبَاتَ۔ وَقَدَّرَ الْاَرْزَاقَ وَالْاَقْوَاتَ۔ وَحَفِظَ بِالْمَاکُوْلَاتِ قُوَی الْحَیْوَانَاتِ۔ وَاَعَانَ عَلَی الطَّاعَاتِ۔ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ بِاَکْلِ الطَّیِّبَاتِ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُؤَیَّدُ بِالْمُعْجِزَاتِ الْبَاھِرَاتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تَتَوَالٰی عَلٰی مَمَرِّ الْاَوْقَاتِ۔ وَتَتَضَاعَفُ بِتَعَاقُبِ السَّاعَاتِ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔ وَقَالَ[۱] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلزَّھَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ

[۱] ترمذی وابن ماجہ ۱۲

بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِى الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِىْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِىْ يَدَيِ اللّٰهِ اَلْحَدِيْثَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ نَفَثَ فِىْ رُوْعِىْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَآءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اِذَآ اَكَلْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ وَاِنِّىْ حَرَّمْتُ اللَّحْمَ فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۝ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّآئِمِ الصَّابِرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝

---

[1] شرح السنۃ وبیہقی ۱۲ [2] کما بین عن الترمذی ۱۲ [3] ترمذی ابن ماجہ ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْعَاشِرَةُ فِیْ حُقُوْقِ النِّکَاحِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۔ وَسَلَّطَ عَلَی الْخَلْقِ مَیْلًا اِضْطَرَّهُمْ بِهٖ اِلَی الْحِرَاثَةِ جَبْرًا ۔ وَاسْتَبْقٰی بِهٖ نَسْلَهُمْ قَهْرًا وَّ قَسْرًا ۔ ثُمَّ عَظَّمَ اَمْرَ الْاَنْسَابِ وَجَعَلَ لَهَا قَدْرًا ۔ فَحَرَّمَ لِسَبَبِهَا السِّفَاحَ وَبَالَغَ فِیْ تَقْبِیْحِهٖ رَدْعًا وَّ زَجْرًا ۔ وَنَدَبَ اِلَی النِّکَاحِ وَحَثَّ عَلَیْهِ اسْتِحْبَابًا وَّاَمْرًا ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ بِالْاِنْذَارِ وَالْبُشْرٰی ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً لَّا یَسْتَطِیْعُ لَهَا الْحِسَابُ عَدًّا وَّلَا حَصْرًا وَّسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّةً ۔ وَقَالَ[۱] رَسُوْلُ اللّٰہِ

[۱] متفق علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَآءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ[1] • وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهٗ مَؤُنَةً • وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ • وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ •

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ •

---

[1] بیہقی [2] ترمذی [3] بیہقی

اَلْخُطْبَةُ الْحَادِیَةَ عَشَرَ فِی الْکَسْبِ وَالْمَعَاشِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ حَمْدَ مُوَحِّدٍ یُحَقِّقُ فِیْ تَوْحِیْدِ مَا سِوَی الْوَاحِدِ الْحَقِّ وَیَتَلَاشٰی ۔ وَنُمَجِّدُهٗ تَمْجِیْدَ مَنْ یُّصَرِّحُ بِاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ مَّا سِوَی اللّٰهِ بَاطِلٌ وَّلَا یَتَحَاشٰی ۔ وَنَشْکُرُهٗ اِذْ رَفَعَ السَّمَآءَ لِعِبَادِهٖ سَقْفًا مَّبْنِیًّا وَّمَهَّدَ الْاَرْضَ بِسَاطًا لَّهُمْ وَفِرَاشًا ۔ وَکَوَّرَ اللَّیْلَ عَلَی النَّهَارِ فَجَعَلَ اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ یَصْدُرُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَنْ حَوْضِهٖ رِوَآءً بَعْدَ وُرُوْدِهِمْ عَلَیْهِ عِطَاشًا ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ لَمْ یَدَعُوْا فِیْ نُصْرَةِ دِیْنِهٖ تَشَمُّرًا وَّانْکِمَاشًا ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ ۔ وَقَالَ[2] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَآ اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ

[1] بیہقی [2] بخاری

اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ • وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ • وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ • وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ لِرَجُلٍ اِذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْٓءَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَعَمْ يُؤْذَنُ فِيْ تَرْكِ الْكَسْبِ لِمَنْ كَانَ قَوِيًّا لَّا يُخِلُّ بِوَاجِبٍ بِتَرْكِهٖ فَقَدْ[4] رُوِيَ اَنَّهٗ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ط وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ •

---

[1] ترمذی۔ دارمی دارقطنی ابن ماجہ [2] احمد۔ ابن ماجہ ۱۲ [3] ابوداؤد۔ ابن ماجہ ۱۲ [4] ترمذی

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةَ عَشَرَ فِي التَّوَقِّي عَنْ كَسْبِ الْحَرَامِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ صَلْصَالٍ ۔ ثُمَّ رَكَّبَ صُوْرَتَهٗ فِىْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ وَّ اَتَمِّ اعْتِدَالٍ ۔ ثُمَّ غَذَّاهُ فِىْٓ اَوَّلِ نُشُوْءِهٖ بِلَبَنٍ اِسْتَصْفَاهُ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ سَآئِغًا كَالْمَآءِ الزُّلَالِ ۔ ثُمَّ حَمَاهُ بِمَآ اٰتَاهُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ عَنْ دَوَاعِي الضُّعْفِ وَالْاِنْحِلَالِ ۔ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِ طَلَبَ الْقُوْتِ الْحَلَالِ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْهَادِىْ مِنَ الضَّلَالِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ خَيْرِ اَصْحَابٍ وَّخَيْرِ اٰلٍ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَ الْاَصْنَامِ ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلتُّجَّارُ

[1] متفق علیہ [2] ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بیہقی ۱۲

يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ •
وَلَعَنَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَ
مُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ • وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَّمْ يُنَبِّهْ عَلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ
اللّٰهِ اَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَلْعَنُهٗ • وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ • وَلَعَنَ[4] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّآئِشَ
يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا • وَقَالَ[5] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تُصِرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ •
وَقَالَ[6] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ •
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا •

---

[1] مسلم ۱۲ [2] ابن ماجہ ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲ [4] احمد والبیہقی ۱۲ [5] متفق علیہ ۱۲ [6] مسلم ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ الثَّالِثَۃَ عَشَرَ فِیْ حُقُوْقِ الْعَآمَّۃِ وَالْخَاصَّۃِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ غَمَرَ صَفْوَۃَ عِبَادِہٖ بِلَطَآئِفِ التَّخْصِیْصِ طَوْلًا وَّ امْتِنَانًا۔ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ فَاَصْبَحُوْا بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا۔ وَنَزَعَ الْغِلَّ مِنْ صُدُوْرِہِمْ فَظَلُّوْا فِی الدُّنْیَا اَصْدِقَآءَ وَاَخْدَانًا۔ وَفِی الْاٰخِرَۃِ رُفَقَآءَ وَخُلَّانًا۔ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَاقْتَدَوْا بِہٖ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّعَدْلًا وَّاِحْسَانًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْمُحَافَظَۃَ عَلٰی حُقُوْقِ الْعَآمَّۃِ مِنْھُمْ وَالْخَاصَّۃِ مِنْ اَفْضَلِ الْقُرُبَاتِ۔ وَبِمُرَاعَاتِہَا تَصْفُوا الْاُخُوَّۃُ وَ الْاُلْفَۃُ عَنْ شَوَائِبِ الْکُدُوْرَاتِ۔ وَقَدْ نَدَبَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اِلَیْھَا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ ط وَقَالَ تَعَالٰی وَ لَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۝ وَقَالَ تَعَالٰی وَبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۝ وَ
قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى
الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا
مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَ
يُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ ۝
وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ
النَّاسَ ۝ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ
وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ
اشْتَكٰى كُلُّهٗ ۝ وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا
تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا
وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝

[1] نسائی [2] متفق علیہ ۱۲ [3] مسلم [4] متفق علیہ ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةَ عَشَرَ فِیْ تَرْجِیْحِ الْوَحْدَۃِ[1] عَنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْظَمَ النِّعْمَةَ عَلٰی خِیَرَةِ خَلْقِهٖ وَ صَفْوَتِهٖ • بِاَنْ صَرَفَ هِمَمَهُمْ اِلٰی مُؤَانَسَتِهٖ وَرَوَّحَ اَسْرَارَهُمْ بِمُنَاجَاتِهٖ وَمُلَاطَفَتِهٖ • حَتّٰی اخْتَارَ الْعُزْلَةَ كُلُّ مَنْ طُوِيَتِ الْحُجُبُ عَنْ مَّجَارِیْ فِكْرَتِهٖ • فَاسْتَأْنَسَ بِمُطَالَعَةِ سُبُحَاتِ وَجْهِهٖ تَعَالٰی فِیْ خَلْوَتِهٖ • وَاسْتَوْحَشَ بِذٰلِكَ عَنِ الْاُنْسِ بِالْاِنْسِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَخَصِّ خَاصَّتِهٖ • وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ سَيِّدِ اَنْبِيَآئِهٖ وَخِيَرَتِهٖ • صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ سَادَةِ الْخَلْقِ وَاَئِمَّتِهٖ • اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِی الْعُزْلَةِ وَالْمُخَالَطَةِ وَتَفْضِيْلِ اِحْدٰىهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی وَالْحَقُّ اَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْاَحْوَالِ اَمْنًا وَّفِتْنَةً وَّالْاَشْخَاصِ ضُعْفًا وَّقُوَّةً

[1] وسرّها الفرار بدینه عن الفتن ۱۲

وَالْجُلَسَاءِ صَلَاحًا وَّمَضَرَّةً فَقَدْ قَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضَ الْفِتَنِ وَقَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَكُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ۔ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْفِتَنِ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قِيْلَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَآ اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا ۔ وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۔

---

[1] عن جمع الفوائد عن ابی داؤد والترمذی ۱۲ [2] عن جمع الفوائد عن مالک والبخاری وابی داؤد والنسائی ۱۲ [3] عن جمع الفوائد عن الشیخین وابی داؤد ۱۲ [4] بیہقی ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةَ عَشَرَ ۱۵ فِیْ فَضْلِ السَّفَرِ لِدَوَاعِیْهِ وَبَعْضِ اٰدَابِهٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَتَحَ بَصَآئِرَ اَوْلِیَآئِهٖ بِالْحِکَمِ وَ الْعِبَرِ۔ وَاسْتَخْلَصَ هِمَمَهُمْ لِمُشَاهَدَةِ صُنْعِهٖ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔ وَالْاِعْتِبَارِ بِمَا یَقَعُ عَلَیْهِ الْبَصَرُ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْبَشَرِ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُقْتَفِیْنَ بِهٖ فِی الْاَخْلَاقِ وَالسِّیَرِ۔ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الشَّرْعَ قَدْ اَذِنَ فِی السَّفَرِ۔ اَوْاَمَرَ بِهٖ اِذَا دَعَا اِلَیْهِ مُقْتَضٍ مُّبَاحٌ اَوْوَاجِبٌ وَّوَضَعَ لَهٗ مَسَآئِلَ۔ وَذَکَرَ لَهٗ فَضَائِلَ۔ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَقَالَ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا ۔ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْٓ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَآ اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ ۔ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰٓى اَهْلِهٖ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔

[1] بیہقی ۱۲ [2] مسلم ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ السَّادِسَۃُ عَشَرَ فِی الرَّدْعِ عَنِ الْغِنَاءِ الْمُحَرَّمِ وَاسْتِمَاعِہٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَھَانَا عَنِ الْمَلَاھِیْ ۔ اَلَّتِیْ تَجُرُّ اِلَی الْمَعَاصِیْ وَالْمَنَاھِیْ ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الَّذِیْ طَھَّرَنَا مِنَ الْاَرْجَاسِ الْجَاھِیِّ مِنْھَا وَالْبَاھِیِّ ۔ وَنَجَّانَا مِنَ الْفِتَنِ وَالدَّوَاھِیْ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ نَسْتَکْمِلُ بِھِمْ وَنُبَاھِیْ ۔ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا یَّفُوْتَانِ الْحَصْرَ وَالتَّنَاھِیْ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الَّذِیْنَ وَقَفُوْا دُوْنَ الْحُدُوْدِ فِی الْغِنَاءِ ۔ حَسَبَ مَا کَشَفَ عَنْہُ الْغِطَآءَ ۔ اَلْمُحَقِّقُوْنَ مِنَ الْعَارِفِیْنَ وَالْفُقَھَآءِ ۔ لَا لَوْمَ عَلَیْھِمْ وَلَا عَنَاءَ ۔ لٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْعَآمَّۃِ وَبَعْضًا مِّنَ الْخَآصَّۃِ قَدْ جَاوَزُوْھَآ اِلٰی حَدِّ الْاِلْھَآءِ ۔ وَاتَّبَعُوْا فِیْہِ الْاَھْوَآءَ ۔ وَاَوْقَعُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فِی الدَّھْمَآءِ ۔ وَلَمْ یَرَوْا اَنَّ مِثْلَ ذٰلِکَ الْغِنَآءِ ۔ کَمَا

قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَآءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَآءُ الزَّرْعَ وَمَعَ ذٰلِكَ ظَنُّوْا بِمَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَّھُمْ مِّنَ الْاَوْلِیَآءِ۔ وَقَدْ قَالَ[2] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْھُنَّ وَ ثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ وَّفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ۔ وَقَالَ[3] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَ الْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصَّلِیْبِ وَاَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ اَلْحَدِیْثَ۔ وَقَالَ[4] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْٓ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ وَظَھَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ اَلْحَدِیْثَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ اَفَمِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ وَ تَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ۔

---

[1] بیہقی ۱۲ [2] احمد و ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ [3] احمد ۱۲ [4] ترمذی ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ السَّابِعَۃُ عَشَرَ فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ بِشَرْطِ الْقُدْرَۃِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ الْقُطْبَ الْاَعْظَمَ فِی الدِّیْنِ ۔ وَبَعَثَ لَہُ النَّبِیّٖنَ اَجْمَعِیْنَ ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہُ الَّذِیْ بَلَّغَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَصْدَعُوْنَ بِالْحَقِّ وَلَا یَخَافُوْنَ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَآئِمِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ وَقَالَ تَعَالٰی لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۔ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

[1] مسلم ۱۲

مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ۞ وَقَالَ[1] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا مِنْ رَّجُلٍ یَّکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یُّعْمَلُ فِیْہِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْہِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّآ اَصَابَہُمُ اللّٰہُ مِنْہُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا ۞ وَقَالَ[2] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِیْٓئَۃُ فِی الْاَرْضِ مَنْ شَہِدَہَا فَکَرِہَہَا کَانَ کَمَنْ غَابَ عَنْہَا وَمَنْ غَابَ فَرَضِیَہَا کَانَ کَمَنْ شَہِدَہَا ۞ وَقَالَ[3] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَکَذَا بِاَہْلِہَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْہِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَّمْ یَعْصِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْہَا عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ فَاِنَّ وَجْہَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ ۞ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰہِلِیْنَ ۞

---

[1] ابوداؤد وابن ماجہ ۱۲ [2] ابوداؤد ۱۲ [3] بیہقی ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ عَشَرَ مِنْهُ فِیْ اٰدَابِ الْمُعَاشَرَةِ وَکَوْنِ الْاَخْلَاقِ النَّبَوِیَّةِ مَدَارَ فِیْهَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَاَحْسَنَ خَلْقَهٗ وَتَرْتِیْبَهٗ ۝ وَاَدَّبَ نَبِیَّهٗ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنَ تَادِیْبَهٗ ۝ وَزَکّٰی اَوْصَافَهٗ وَاَخْلَاقَهٗ فَاتَّخَذَ صَفِیَّهٗ وَحَبِیْبَهٗ ۝ وَوَفَّقَ لِلْاِقْتِدَاءِ بِهٖ مَنْ اَرَادَ تَهْذِیْبَهٗ ۝ وَحَرَمَ عَنِ التَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِهٖ مَنْ اَرَادَ تَخْیِیْبَهٗ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ بُعِثَ لِیُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ ۝ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ هَذَّبُوْٓا اَهْلَ الْاَقْطَارِ وَالْاٰفَاقِ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ جُمْلَةٌ یَّسِیْرَةٌ مِّنْ حُسْنِ مُعَاشَرَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِتَقْتَفِیَ بِهٖ اُمَّتُهٗ وَتَحُوْزَ النِّعَمَ ۝ فَکَانَ[1] صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَمَاضَرَبَ عَلَیْهِ[2] الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا

لہ متفق علیہ ۱۲ ۔ ۲ہ مسلم ۱۲

خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاهِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَمْ یَکُنْ[1] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ۔ وَکَانَ[2] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ اَلْحَدِیْثَ وَکَانَ[3] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ وَیَفْلِیْ ثَوْبَہٗ وَیَحْلُبُ شَاتَہٗ وَیَخْدُمُ نَفْسَہٗ۔ وَکَانَ[4] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ طَوِیْلَ الصَّمْتِ۔ وَقَالَ[5] اَنَسٌ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ وَقِیْلَ[6] یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً۔ وَکَانَ[7] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ وَتَمَامُہٗ فِیْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

---

[1] ترمذی ۱۲ [2] ابن ماجۃ و بیہقی ۱۲ [3] ترمذی ۱۲ [4] شرح السنۃ ۱۲ [5] متفق علیہ ۱۲ [6] مسلم ۱۲ [7] متفق علیہ ۱۲

اَلْخُطْبَةُ التَّاسِعَةَ عَشَرَ فِیْ اِصَالَۃِ اِصْلَاحِ الْبَاطِنِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُطَّلِعِ عَلٰی خَفِیَّاتِ السَّرَائِرِ • اَلْعَالِمِ بِمَكْنُوْنَاتِ الضَّمَائِرِ • مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ • وَغَفَّارِ الذُّنُوْبِ • وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ • وَجَامِعُ شَمْلِ الدِّيْنِ • وَقَاطِعُ دَابِرِ الْمُلْحِدِيْنَ • صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ • وَسَلَّمَ كَثِيْرًا • اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ كَوْنَ اِصْلَاحِ السَّرَائِرِ[ع] دِعَامَةً لِّاِصْلَاحِ الظَّوَاهِرِ • مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ • وَسُنَّةُ رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ • فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَقَالَ تَعَالٰى فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ • وَقَالَ تَعَالٰى وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا • فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا • قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا • وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا • وَغَيْرُهَا مِنَ الْاٰيَاتِ • وَقَالَ[۱] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ع یعبر عنه تارة بالقلب وتارة بالنفس وتارة بالروح تارة بالعقل وتارة بالصدر علاقة بین جمیعها اتحادا اوحلولا او مجاهدة وعلیه یدور رحی صلاح الظاهر ۱۲

۱ متفق علیه ۱۲

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ وَقَالَ[1] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لِوَابِصَۃَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قَالَ نَعَمْ فَجَمَعَ اَصَابِعَہٗ فَضَرَبَ بِھَا صَدْرَہٗ وَ قَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَکَ ۔ اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ ۔ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِی النَّفْسِ وَ تَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ ۔ وَقَالَ[2] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ۔ وَقَالَ[3] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنُ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ حَتّٰی ذَکَرَ سِھَامَ الْخَیْرِ کُلَّھَا وَمَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِہٖ ۔ وَقَالَ[4] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَیِّبَۃٌ وَّیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِیْثَۃٌ ۔ وَقَالَ[5] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَقُوْلُ مَلَکُ الْمَوْتِ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ وَیَقُوْلُ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ ۔

---

[1] احمد و دارمی ۱۲ [2] متفق علیہ ۱۲ [3] بیہقی ۱۲ [4] احمد ۱۲ [5] احمد ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْعِشْرُوْنَ فِی الْقَوْلِ الْمُجْمَلِ فِیْ تَهْذِیْبِ الْاَخْلَاقِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ زَیَّنَ صُوْرَةَ الْاِنْسَانِ بِحُسْنِ تَقْوِیْمِهٖ وَ تَقْدِیْرِهٖ ۔ وَحَرَسَهٗ مِنَ الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فِیْ شَكْلِهٖ وَ مَقَادِیْرِهٖ ۔ وَفَوَّضَ تَحْسِیْنَ الْاَخْلَاقِ اِلٰى اجْتِهَادِ الْعَبْدِ وَ تَشْمِیْرِهٖ ۔ وَاسْتَحَثَّهٗ عَلٰى تَهْذِیْبِهَا بِتَخْوِیْفِهٖ وَتَحْذِیْرِهٖ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ كَانَ یَلُوْحُ اَنْوَارُ النُّبُوَّةِ مِنْ بَیْنِ اَسَارِیْرِهٖ ۔ وَیُسْتَشْرَفُ حَقِیْقَةُ الْحَقِّ مِنْ مَخَایِلِهٖ وَتَبَاشِیْرِهٖ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ طَهَّرُوْا وَجْهَ الْاِسْلَامِ مِنْ ظُلْمَةِ الْكُفْرِ وَدَیَاجِیْرِهٖ ۔ وَحَسَمُوْا مَآدَّةَ الْبَاطِلِ فَلَمْ یَتَدَنَّسُوْا بِقَلِیْلِهٖ وَلَا بِكَثِیْرِهٖ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَالْخُلُقُ الْحَسَنُ صِفَةُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَاَفْضَلُ اَعْمَالِ الصِّدِّیْقِیْنَ ۔ وَالْاَخْلَاقُ السَّیِّئَةُ هِیَ الْخَبَآئِثُ الْمُبْعِدَةُ

[1] وهی الاعمال الباطنة ویسمّٰی بالریاضة والمجاهدة ۱۲

عَنْ جَوَارِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اَلْمُنْخَرِقَۃُ بِصَاحِبِہَا فِیْ سِلْکِ الشَّیَاطِیْنِ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا ۔ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُّوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَّاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ ۔ وَقَالَ[2] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ قَآئِمِ اللَّیْلِ وَصَآئِمِ النَّہَارِ ۔ وَقَالَ[3] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰٓی اَذَاہُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰٓی اَذَاہُمْ ۔ وَقَالَ[4] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ وَذَرُوْا ظَاہِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَہٗ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۔

---

[1] ترمذی ۱۲ [2] ابو داؤد ۱۲
[3] ترمذی و ابن ماجۃ ۱۲ [4] ابو داؤد و دارمی ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ الْحَادِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ ۲۱ فِیْ کَسْرِ الشَّھْوَتَیْنِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُتَکَفِّلِ بِحِفْظِ عَبْدِہٖ فِیْ جَمِیْعِ مَوَارِدِہٖ وَمَجَارِیْہِ۔ فَھُوَ الَّذِیْ یُطْعِمُہٗ وَیَسْقِیْہِ۔ وَیَحْفَظُہٗ مِنَ الْھَلَاکِ وَ یَحْمِیْہِ۔ وَیَحْرُسُہٗ بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ عَمَّا یُھْلِکُہٗ وَیُرْدِیْہِ۔ وَیُمَکِّنُہٗ مِنَ الْقَنَاعَۃِ بِقَلِیْلِ الْقُوَّۃِ فَیَکْسِرُ بِہٖ شَھْوَۃَ النَّفْسِ الَّتِیْ تُعَادِیْہِ۔ وَیَدْفَعُ شَرَّھَا ثُمَّ یَعْبُدُ رَبَّہٗ وَ یَتَّقِیْہِ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ النَّبِیْہُ۔ وَنَبِیُّہُ الْوَجِیْہُ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی الْاَبْرَارِ مِنْ عِتْرَتِہٖ وَاَقْرِبِیْہِ۔ وَالْاَخْیَارِ مِنْ صَحَابَتِہٖ وَتَابِعِیْہِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَخْوَفَ الشَّھَوٰتِ شَھْوَۃُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ فَاللّٰہَ اللّٰہَ اَنْ تَغْلُوْا فِیْھِمَا فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ط

عہ وھو الکف عن الغلو فی شھوۃ البطن والفرج وھما اعظم الشھوٰت وھٰذا ھو القول المفصل فی تھذیب الاخلاق وانجر الی الخطبۃ الثامنۃ والثلٰثین فی ذکر الموت ۱۲

وَقَالَ تَعَالٰی وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۔ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ ۔[1] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ ۔[2] وَسَمِعَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَجُلًا يَّتَجَشَّاُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَآئِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ كَمَا يُذَمُّ الْاِفْرَاطُ فِيْ هَاتَيْنِ الشَّهْوَتَيْنِ حَيْثُ يَخْتَلُّ بِهٖ حُقُوْقُ اللّٰهِ بِالْاِنْهِمَاكِ فِيْهِمَا كَذٰلِكَ يُذَمُّ التَّفْرِيْطُ فِيْهِمَا بِحَيْثُ يَفُوْتُ بِهٖ حَقُّ النَّفْسِ اَوْ حَقُّ الْاَهْلِ كَمَا[4] قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۔

[1] متفق علیہ [2] احمد وترمذی وابو داؤد ودارمی ۱۲ [3] شرح السنۃ ۱۲ [4] مسلم

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْسَنَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ وَعَدَلَهٗ • وَاَفَاضَ عَلٰى قَلْبِهٖ خَزَائِنَ الْعُلُوْمِ فَاَكْمَلَهٗ • ثُمَّ اَمَدَّهٗ بِلِسَانٍ يُّتَرْجِمُ بِهٖ عَمَّا حَوَاهُ الْقَلْبُ وَعَقَلَهٗ • وَيَكْشِفُ عَنْهُ سِتْرَهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَهٗ • وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْٓ اَكْرَمَهٗ وَبَجَّلَهٗ • وَنَبِيُّهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَهٗ بِكِتَابٍ اَنْزَلَهٗ • صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا كَبَّرَ اللّٰهَ عَبْدٌ وَّهَلَّلَهٗ • اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللِّسَانَ جِرْمُهٗ صَغِيْرٌ وَّجُرْمُهٗ كَبِيْرٌ • فَلِذٰلِكَ مَدَحَ الشَّرْعُ الصَّمْتَ وَحَثَّ عَلَيْهِ اِلَّا بِالْحَقِّ • فَقَالَ[۱] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ • وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ • وَقَالَ[۳] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ • وَقَالَ[۴] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الصِّدْقَ

---

[۱] بخاری [۲] متفق علیہ [۳] متفق علیہ [۴] مسلم

بِرٌّ وَّاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَّاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ۔ وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ۔ وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ۔ وَقَالَ[5] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ عَمَلٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ۔ وَقَالَ[6] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ۔ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ۔ وَقَالَ[7] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۔

---

[1] مسلم ۱۲ [2] احمد ترمذی دارمی بیہقی [3] مالک و ابن ماجہ و احمد ۱۲ [4] دارمی ۱۲ [5] ترمذی ۱۲ [6] ترمذی [7] بیہقی

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ ذَمِّ الْغَضَبِ وَالْحِقْدِ وَالْحَسَدِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَتَّکِلُ عَلٰی عَفْوِهٖ وَرَحْمَتِهٖٓ اِلَّا الرَّاجُوْنَ • وَلَا یَحْذَرُ سُوْٓءَ غَضَبِهٖ وَسَطْوَتِهٖٓ اِلَّا الْخَآئِفُوْنَ • اَلَّذِیْ سَلَّطَ عَلٰی عِبَادِهِ الشَّهَوٰتِ وَاَمَرَهُمْ بِتَرْكِ مَا یَشْتَهُوْنَ • وَابْتَلَاهُمْ بِالْغَضَبِ وَکَلَّفَهُمْ کَظْمَ الْغَیْظِ فِیْمَا یَغْضَبُوْنَ • وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ تَحْتَ لِوَآئِهِ النَّبِیُّوْنَ • صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً یُّوَازِیْ عَدَدُهَا عَدَدَ مَا کَانَ وَمَا سَیَکُوْنُ • وَیَحْظٰی بِبَرَکَتِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ • وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا • اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْغَضَبَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّمَا یَنْتِجُ مِنْهُ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ • مِمَّا یَهْلِكُ بِهٖ مَنْ هَلَكَ وَ یَفْسُدُ بِهٖ مَنْ فَسَدَ • کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ ذَمِّهٖٓ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ الاٰیة وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ[عه] قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا • وَقَالَ تَعَالٰی وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

عه ومنشأ الحقد هو الغضب اذا عجز عن الانتقام فاحتقن الغضب فی الباطن وینشأ الحسد من الحقد اذا رای نعمة الله علیه فاحب زوالها عنه ۱۲

عه وهو والبغضاء والشحناء کلها اسماء للحقد ۱۲ منه

إِذَا حَسَدَ • وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
قَالَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّ
ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ • وَقَالَ[2] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَآئِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ
الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ • وَقَالَ[3] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَلَا
تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَقَالَ[4] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ دَبَّ
اِلَيْكُمْ دَآءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ هِیَ الْحَالِقَةُ لَا
اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ • وَقَالَ[5] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا
تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ • وَقَالَ[6] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ يُفْتَحُ
اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا
يُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ
فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا • اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ
وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ •

۱؎ بخاری ۱۲ ۲؎ احمد و ترمذی ۱۲ ۳؎ متفق علیہ ۱۲ ۴؎ احمد و ترمذی ۱۲ ۵؎ ابوداؤد ۱۲ ۶؎ مسلم ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ ذَمِّ الدُّنْیَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَرَّفَ اَوْلِیَآءَہٗ غَوَآئِلَ الدُّنْیَا وَاٰفَاتِہَا۔ وَکَشَفَ لَہُمْ عَنْ عُیُوْبِہَا وَعَوْرَاتِہَا۔ فَعَلِمُوْٓا اَنَّہٗ یَزِیْدُ مُنْکَرُہَا عَلٰی مَعْرُوْفِہَا۔ وَلَا یَفِیْ مَرْجُوُّہَا بِمَخُوْفِہَا۔ لَا یَخْلُوْ صَفْوُہَا عَنْ شَوَآئِبِ الْکُدُوْرَاتِ۔ وَلَا یَنْفَکُّ سُرُوْرُہَا عَنِ الْمُنَغِّصَاتِ۔ تُمَنِّیْ اَصْحَابَہَا سُرُوْرًا۔ وَتَعِدُہُمْ غُرُوْرًا۔ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُرْسَلُ اِلَی الْعٰلَمِیْنَ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا۔ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاٰیَاتِ الْوَارِدَۃَ فِیْ ذَمِّ الدُّنْیَا وَاَمْثِلَتِہَا کَثِیْرَۃٌ وَّاَکْثَرُ الْقُرْاٰنِ مُشْتَمِلٌ عَلٰی ذَمِّ الدُّنْیَا وَصَرْفِ الْخَلْقِ عَنْہَا وَدَعْوَتِہِمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ بَلْ ہُوَ مَقْصُوْدُ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَلَمْ یُبْعَثُوْٓا اِلَّا لِذٰلِکَ فَالْاٰیَاتُ فِیْہَا مَشْہُوْرَۃٌ۔

عہ وھی حالۃ عاجلۃ تصد وتلھی عن الآخرۃ ودخلت فیھا المعاصی واسبابھا والمباحات اذا نفعلک فیھا ۱۲

وَجُمْلَةٌ مِّنَ السُّنَنِ هُنَالِكَ مَذْكُوْرَةٌ • فَقَدْ[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ • وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ • وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى • وَقَالَ[5] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا لِىْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا • وَقَالَ[6] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ • وَقَالَ[7] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ • بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى •

---

[1] مسلم ۱۲ [2] مسلم ۱۲ [3] احمد و ترمذی ۱۲ [4] احمد و بیہقی ۱۲ [5] احمد و ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ [6] بیہقی ۱۲ [7] ابو نعیم ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ[۲۵] فِیْ ذَمِّ الْبُخْلِ وَحُبِّ الْمَالِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُسْتَوْجِبِ الْحَمْدِ بِرِزْقِهِ الْمَبْسُوْطِ ۝ كَاشِفِ الضُّرِّ بَعْدَ الْقُنُوْطِ ۝ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ ۝ وَوَسَّعَ الرِّزْقَ ۝ وَاَفَاضَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ اَصْنَافَ الْاَمْوَالِ ۝ وَابْتَلَاهُمْ فِیْهَا بِتَقْلِیْبِ الْاَحْوَالِ ۝ كُلُّ ذٰلِكَ لِیَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَیَنْظُرَ اَیُّهُمْ اٰثَرَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ بَدَلًا ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ نَسَخَ بِمِلَّتِهٖ مِلَلًا ۝ وَطَوٰی بِشَرِیْعَتِهٖ اَدْیَانًا وَّنِحَلًا ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ سَلَكُوْا سُبُلَ رَبِّهِمْ ذُلُلًا ۝ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا ۝ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ[۱] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ

---

[۲۵] وذم البخل اذا منع عن الواجب شرعا او مروة یتفاوت الذم فیهما و ذم حب المال اذا احب لنفسه او للتوصل به الی مالا یرضی اللہ تعالیٰ ۱۲ [۱] مسلم ۱۲

مَالِیْ مَالِیْ وَهَلْ لَّكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَآ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ وَقَالَ[۱] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ۔ وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ ۔ وَقَالَ[۳] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ هٰذَآ اِذَا كَانَ الْكَسْبُ اَوِ الْاِمْسَاكُ لِغَيْرِ الدِّيْنِ فَاَمَّا لِلدِّيْنِ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۔ وَقَالَ[۴] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ ۔ وَقَالَ[۵] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ۔ وَقَالَ[۶] سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

---

[۱] مسلم ۱۲ [۲] ترمذی ۱۲ [۳] مسلم ۱۲ [۴] احمد ۱۲ [۵] احمد ۱۲ [۶] شرح السنۃ ۱۲

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ ذَمِّ حُبِّ الْجَاهِ[عه] وَالرِّيَآءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَّامِ الْغُيُوْبِ • اَلْمُطَّلِعِ عَلٰى سَرَآئِرِ الْقُلُوْبِ • اَلَّذِیْ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا كَمُلَ وَوَفٰى • وَخَلَصَ عَنْ شَوَآئِبِ الرِّيَآءِ وَالشِّرْكِ وَصَفٰى • وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ زَكَّانَا عَنْ شَوَآئِبِ الشِّرْكِ • صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُبَرَّئِيْنَ مِنَ الْخِيَانَةِ وَالْاِفْكِ • وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الرِّيَآءَ سَوَآءٌ كَانَ فِی الْعَادَاتِ اَوْ فِی الطَّاعَاتِ مِنْ اَعْظَمِ الْمُوْبِقَاتِ • فَقَدْ قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْيَآ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ • وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ • وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلٰى

عه والجاه هو ملك القلوب وهو كحب المال ومر تفصيله آنفا والرياء هو طلب الجاه بواسطة العبادات والرياء اللغوی يشملهما ۱۲

[1] احمد وابوداؤد وابن ماجه ۱۲ [2] بیهقی ۱۲ [3] ترمذی ودارمی ۱۲

الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَآءَ الْاَخْفِيَآءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَآءَ مُظْلِمَةٍ ۔ هٰذَا كُلُّهٗ اِذَا قَصَدَ الْمُرَآءَةَ لِغَرَضٍ دُنْيَوِيٍّ اَمَّآ اِذَا لَمْ يَقْصُدْهَا فَلَا يُذَمُّ ۔ وَقَدْ قِيْلَ[۲] لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ ۔ وَقَالَ[۳] اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَآ اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔

---

[۱] ابن ماجہ بیہقی ۱۲ [۲] مسلم [۳] ترمذی ۱۲

اَلْخُطْبَةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ ذَمِّ الْكِبْرِ وَالْعُجْبِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْخَالِقِ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْعَلِیِّ الَّذِیْ لَا يَضَعُ عَنْ مَّجْدِهٖ وَاضِعٌ ۔ اَلْجَبَّارِ الَّذِیْ كُلُّ جَبَّارٍ لَّهٗ ذَلِيْلٌ خَاضِعٌ ۔ كَسَرَ ظُهُوْرَ الْاَكَاسِرَةِ عِزُّهٗ وَعَلَاۗءُهٗ ۔ وَ قَصَرَ اَيْدِیَ الْقَيَاصِرَةِ عَظَمَتُهٗ وَكِبْرِيَاۗءُهٗ ۔ فَالْعَظَمَةُ اِزَارُهٗ وَالْكِبْرِيَاۗءُ رِدَاۗءُهٗ ۔ وَمَنْ نَّازَعَهٗ فِيْهِمَا قَصَمَهٗ بِدَاۗءٍ اَعْجَزَهٗ دَوَاۗءُهٗ ۔ جَلَّ جَلَالُهٗ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاۗءُهٗ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَيْهِ النُّوْرُ الْمُنْتَشِرُ ضِيَاۗءُهٗ ۔ حَتّٰی اَشْرَقَتْ بِنُوْرِهٖ اَكْنَافُ الْعَالَمِ وَ اَرْجَاۗءُهٗ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اَحِبَّاۗءُ اللّٰهِ وَاَوْلِيَاۗءُهٗ ۔ وَخِيَرَتُهٗ وَاَصْفِيَاۗءُهٗ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْكِبْرَ وَالْعُجْبَ دَاۗءَانِ مُهْلِكَانِ عِنْدَ اللّٰهِ مَمْقُوْتَانِ بَغِيْضَانِ ۔ وَالْمُتَكَبِّرُ وَالْمُعْجَبُ

عہ هو رؤية نفسه فوق غيره فی الكمال والعجب هو ان يستعظم نفسه بالكمال ولا يخاف زواله او تكدره ١٢

سَقِيْمَانِ مَرِيْضَانِ • فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ • وَقَالَ تَعَالٰى اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا • وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ • وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَّ فِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِّنْ كَلْبٍ وَّخِنْزِيْرٍ • وَ قَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُّتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ • وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ • وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُّؤْثَرَةً وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهِ الْحَدِيْثَ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ •

---

[1] بیہقی ۱۲ [2] بیہقی ۱۲ [3] مسلم ۱۲ [4] ترمذی و ابن ماجہ ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ ذَمِّ الْغُرُوْرِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُخْرِجِ اَوْلِیَآئِہٖ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۝ وَمُوْرِدِ اَعْدَآئِہٖ وَرَطَاتِ الْغُرُوْرِ ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُخْرِجُ لِلْخَلَآئِقِ مِنَ الدَّیَجُوْرِ ۝ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ لَمْ تَغُرَّھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَمْ یَغُرَّھُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۝ صَلٰوۃً تَتَوَالٰی عَلٰی مَمَرِّ الدُّھُوْرِ ۝ وَمَکَرِّ السَّاعَاتِ وَالشُّھُوْرِ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَمِفْتَاحُ السَّعَادَۃِ التَّیَقُّظُ وَالْفِطْنَۃُ ۝ وَمَنْبَعُ الشَّقَاوَۃِ الْغُرُوْرُ وَالْغَفْلَۃُ ۝ فَالْاَکْیَاسُ ھُمُ الَّذِیْنَ انْشَرَحَتْ صُدُوْرُھُمْ لِلْاِقْتِدَآءِ ۝ بِدَلَآئِلِ الْاِھْتِدَآءِ ۝ وَالْمَغْرُوْرُ ھُوَ الَّذِیْ ضَاقَ صَدْرُہٗ عَنِ الْھُدٰی ۝ بِاِتِّبَاعِ الْھَوٰی ۝ فَلَمْ یَنْفَتِحْ بَصِیْرَتُہٗ لِیَکُوْنَ بِھِدَایَۃِ نَفْسِہٖ کَفِیْلًا ۝ وَبَقِیَ فِی الْعَمٰی فَاتَّخَذَ النَّفْسَ قَآئِدَہٗ وَالشَّیْطَانَ دَلِیْلًا ۝ وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ

ع وھو سکون النفس الی ما ھو یوافق الھوی ویمیل الیہ الطبع عن شبھۃ یظن انھا دلیل ولا یکون دلیلا ع عن خدعۃ من الشیطان کفرا کان او بدعۃ علما کان او عملا ما لیا کان او بدنیا ظاھریا کان او باطنیا

فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ۔ وَقَالَ تَعَالٰی وَلٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ۔ وَقَالَ تَعَالٰی وَمِنْھُمْ اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْکِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِیَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ۔ وَقَالَ[۱] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ۔ وَقَالَ[۲] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ۔ وَقَالَ[۳] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمْ تِلْکَ الْاَھْوَآءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ وَّلَا مِفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ۔ وَقَالَ[۴] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ وَقَالَ[۵] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَھْوَی الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَھُمْ مِّنْ رَّبِّھِمُ الْھُدٰی۔ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی۔ فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی۔

۱؎ ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ ۲؎ شرح السنۃ ۱۲ ۳؎ احمد و ابوداؤد ۱۲ ۴؎ ترمذی ۱۲ ۵؎ مسلم ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ التَّاسِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضْلِ التَّوْبَۃِ وَوُجُوْبِهَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِتَحْمِیْدِہٖ یُسْتَفْتَحُ کُلُّ بَابٍ ۔ وَبِذِکْرِہٖ یُصَدَّرُ کُلُّ خِطَابٍ ۔ وَنَتُوْبُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ مَنْ یُّوْقِنُ اَنَّہٗ رَبُّ الْاَرْبَابِ ۔ وَمُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنْقِذُنَا مِنْ ھَوْلِ یَوْمِ الْعَرْضِ وَالْحِسَابِ ۔ وَتُمَهِّدُ نَا عِنْدَ اللّٰہِ زُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّوْبَۃَ عَنِ الذُّنُوْبِ ۔ بِالرُّجُوْعِ اِلٰی سَتَّارِ الْعُیُوْبِ وَعَلَّامِ الْغُیُوْبِ ۔ مَبْدَأُ طَرِیْقِ السَّالِکِیْنَ وَرَأْسُ مَالِ الْفَآئِزِیْنَ وَاَوَّلُ اِقْدَامِ الْمُرِیْدِیْنَ ۔ وَمِفْتَاحُ اسْتِقَامَۃِ الْمَآئِلِیْنَ ۔ وَمَطْلَعُ الْاِصْطِفَآءِ وَالْاِجْتِبَآءِ لِلْمُقَرَّبِیْنَ ۔ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وقف وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۔ اُولٰٓئِکَ

جَزَآءُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اقْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ۝ وَقَالَ[2] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ بَنِیْٓ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَّخَیْرُ الْخَطَّآئِیْنَ التَّوَّابُوْنَ ۝ وَقَالَ[3] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ ۝ وَقَالَ[4] ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَّالتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ۝ وَقَالَ[5] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِّاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

---

[1] مسلم [2] ترمذی و ابن ماجہ و دارمی ۱۲ [3] ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ [4] شرح السنۃ ۱۲ [5] بخاری ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الثَّلٰثُوْنَ فِی الصَّبْرِ وَالشُّکْرِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَھْلِ الْحَمْدِ وَالثَّنَآءِ • اَلْمُتَفَرِّدِ بِرِدَاءِ الْکِبْرِیَآءِ • اَلْمُتَوَحِّدِ بِصِفَاتِ الْمَجْدِ وَالْعَلَاءِ • اَلْمُؤَیِّدِ صَفْوَۃَ الْاَوْلِیَآءِ • بِقُوَّۃِ الصَّبْرِ عَلَی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ • وَالشُّکْرِ عَلَی الْبَلَاءِ وَالنَّعْمَآءِ • وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ الْاَنْبِیَآءِ • وَعَلٰٓی اٰلِہٖ سَادَۃِ الْاَصْفِیَآءِ • وَعَلٰٓی اَصْحَابِہٖ قَادَۃِ الْبَرَرَۃِ الْاَتْقِیَآءِ • صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ صَلٰوۃً مَّحْرُوْسَۃً بِالدَّوَامِ عَنِ الْفَنَاءِ • وَمَصُوْنَۃً بِالتَّعَاقُبِ عَنِ التَّصَرُّمِ وَالْاِنْقِضَآءِ • اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاِیْمَانَ نِصْفَانِ نِصْفٌ صَبْرٌ وَّنِصْفٌ شُکْرٌ[1] • فَمَآ اَشَدَّ الْاِعْتِنَآءَ بِھِمَا وَمَعْرِفَۃَ فَضْلِھِمَا لِیَتَیَسَّرَ فِیْھِمَا الْفِکْرُ • فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ • وَقَالَ تَعَالٰی وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ • وَقَالَ تَعَالٰی وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ • وَقَالَ تَعَالٰی وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ • وَقَالَ[2] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

[1] ھٰذا اللفظ حدیث اوردہ ابو منصور الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس عین تخریج العراقی ۱۲) [2] بیہقی ۱۲

وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ ۞ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ ۞ فَالْمُؤْمِنُ يُوْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَأَتِهٖ ۞ وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ بَاعِثٌ مِنْۢ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَّا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَّا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ ۞ وَ قَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ ۞ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ فَلَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۞

---

[1] بیہقی ۱۲ [2] عینی تخریج عن البخاری ۱۲ [3] احمد و ابو داؤد ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ ۳۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَرْجُوِّ لُطْفُهٗ وَثَوَابُهٗ ۔ اَلْمَخُوْفِ قَهْرُهٗ وَعِقَابُهٗ ۔ اَلَّذِیْ عَمَّرَ قُلُوْبَ اَوْلِیَآئِهٖ بِرَوْحِ رَجَآئِهٖ ۔ وَضَرَبَ بِسِیَاطِ التَّخْوِیْفِ وَ زَجْرِهِ الْعَنِیْفِ وُجُوْهَ الْمُعْرِضِیْنَ عَنْ حَضْرَتِهٖ ۔ اِلٰی دَارِ ثَوَابِهٖ وَ كَرَامَتِهٖ ۔ وَقَادَهُمْ بِسَلَاسِلِ الْعُنُفِ وَاَزِمَّةِ اللُّطْفِ اِلٰی جَنَّتِهٖ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ اَنْبِیَآءِهٖ وَخَیْرُ خَلِیْقَتِهٖ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَعِتْرَتِهٖ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الرَّجَآءَ وَالْخَوْفَ جَنَاحَانِ بِهِمَا یَطِیْرُ الْمُقَرَّبُوْنَ اِلٰی كُلِّ مَقَامٍ مَّحْمُوْدٍ ۔ وَ مَطِیَّتَانِ بِهِمَا یُقْطَعُ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰخِرَةِ كُلُّ عَقَبَةٍ كَئُوْدٍ ۔ اَلنُّصُوْصُ مِنْهُمَا مَشْحُوْنَةٌ ۔ مُنْفَرِدَةً وَّمَقْرُوْنَةً ۔ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۔ وَقَالَ تَعَالٰى یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ

وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖٓ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖٓ اَحَدٌ ۝ وَدَخَلَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى شَآبٍّ وَّهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ فَقَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلٰى ذُنُوْبِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّآ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْا مِنْهُ مِمَّا يَخَافُ ۝ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَّاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ اَنِّيْ لَآ اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝

---

[1] متفق علیہ ۱۲ [2] ترمذی وابن ملجۃ ۱۲ [3] مسلم ۱۲

الخطبة الثانية والثلثون ۳۲ في الفقر والزهد عه

الحمد لله الذي خلق الانسان من الطين اللازب والصلصال
وزين صورته باحسن تقويم واتم اعتدال ۔ ثم كحل بصيرة
المخلص في خدمته حتى انكشف له من الدنيا قبائح
الاسرار والافعال ۔ فزهدوا فيها زهد المبغض لها فتركوها
وتركوا التفاخر والتكاثر بالاموال ۔ واقبلوا بكنه همهم
على دار لا يعتريها فناء ولا زوال ۔ واشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده
ورسوله سيد اهل الكمال ۔ صلى الله عليه وعلى اصحابه
خير اصحاب وعلى اله خير ال ۔ اما بعد فقد ثبت بالنصوص
ان لا مطمع في النجاة الا بالانقطاع عن الدنيا والبعد
منها ۔ وهذا الانقطاع اما بانزوائها عن العبد وهو
الفقر واما بانزواء العبد عنها وهو الزهد كما قال تعالى
وتاكلون التراث اكلا لما وتحبون المال حبا جما ۔

عه قوله في الفقر والزهد والاول قلة ذات اليد والثاني قلة الرغبة فيه والثاني مامور به لانه اختياري لا
الاول لانه غير اختياري وانما المامور به القناعة ۱۲

فَالْاَكْلُ كَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ مِمَّنْ رَضِىَ بِالْفَقْرِ وَالْحُبُّ كَذٰلِكَ
لَا يَكُوْنُ لِمَنِ اتَّصَفَ بِالزُّهْدِ • وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِخَمْسِ
مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ • وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِبْغُوْنِىْ
فِىْ ضُعَفَآئِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَآئِكُمْ • وَقَالَ[3]
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِى
الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ • وَ
قَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِزْهَدْ فِى الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ
وَازْهَدْ فِىْ مَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ • وَقَالَ[5] عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَوَّلُ اِصْلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَ
الزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ • قَالَ[6] سُفْيَانُ
لَيْسَ الزُّهْدُ فِى الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ
الْجَشَبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِى الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ
وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتَاكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ •

[1] ترمذی ۱۲ [2] ابوداؤد ۱۲ [3] بیہقی ۱۲ [4] ترمذی ابن ماجہ ۱۲ [5] بیہقی ۱۲ [6] شرح السنۃ

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی التَّوْحِیْدِ وَالتَّوَکُّلِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُدَبِّرِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ • اَلْمُنْفَرِدِ بِالْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ • الرَّافِعِ لِلسَّمَآءِ بِغَیْرِ عِمَادٍ • اَلْمُقَدِّرِ فِیْھَآ اَرْزَاقَ الْعِبَادِ • اَلَّذِیْ صَرَفَ اَعْیُنَ ذَوِی الْقُلُوْبِ وَالْاَلْبَابِ • عَنْ مُّلَاحَظَۃِ الْوَسَآئِطِ وَ الْاَسْبَابِ • فَلَمَّا تَحَقَّقُوْآ اَنَّہٗ لِرِزْقِ عِبَادِہٖ ضَامِنٌ وَّبِہٖ کَفِیْلٌ • تَوَکَّلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ • وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَامِعُ الْاَبَاطِیْلِ • اَلْھَادِیْٓ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ • صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا • اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّوَکُّلَ عَلٰی اخْتِلَافِ مَرَاتِبِہٖ مَنْزِلٌ مِّنْ مَّنَازِلِ الدِّیْنِ • وَکَذٰلِکَ اَصْلُہٗ مِنَ التَّوْحِیْدِ وَالْیَقِیْنِ • فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَایَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ ط اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ • وَقَالَ تَعَالٰی

عہ التوحید ھو استحضار انفراد الحق تعالٰی بالتصرف الحقیقی والتوکل ھو قطع الملاحظۃ عن غیر المتصرف الحقیقی اما اعتقادا فقط واما عملا ایضا بترک الاسباب الظنیۃ بشرط عدم الاخلال بشئ من الواجبات ۱۲

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَتْ عَلٰٓى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِاجْتَمَعُوْا عَلٰٓى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ ۔ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۔

---

[1] احمد و ترمذی ۱۲ [2] مسلم ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْمَحَبَّۃِ[عہ] وَالشَّوْقِ وَالْاُنْسِ وَالرِّضَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَزَّہَ قُلُوْبَ اَوْلِیَآءِہٖ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلٰی زُخْرُفِ الدُّنْیَا وَنَضْرَتِہٖ ۔ وَصَفّٰی اَسْرَارَھُمْ مِنْ مُّلَاحَظَۃِ غَیْرِ حَضْرَتِہٖ ۔ ثُمَّ کَشَفَ لَھُمْ عَنْ سُبُحَاتِ وَجْھِہٖ حَتّٰی احْتَرَقَتْ بِنَارِ مَحَبَّتِہٖ ۔ ثُمَّ احْتَجَبَ عَنْھَا بِکُنْہِ جَلَالِہٖ حَتّٰی تَاھَتْ فِیْ بَیْدَآءِ کِبْرِیَآئِہٖ وَعَظْمَتِہٖ ۔ فَبَقِیَتْ غَرْقٰی فِیْ بَحْرِ مَعْرِفَتِہٖ ۔ وَمُحْتَرِقَۃً بِنَارِ مَحَبَّتِہٖ ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ بِکَمَالِ نُبُوَّتِہٖ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَادَۃِ الْخَلْقِ وَاَئِمَّتِہٖ ۔ وَقَادَۃِ الْحَقِّ وَاَزِمَّتِہٖ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ۔ وَقَالَ تَعَالٰی فِی الْمَلٰٓئِکَۃِ یُسَبِّحُوْنَ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ ۔ وَھٰذَا لَا یَکُوْنُ فِی الْعَادَۃِ اِلَّا بِالشَّوْقِ ۔ وَقَالَ تَعَالٰی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَلْیَفْرَحُوْا وَالْاُنْسُ

عہ المحبۃ ھی میل الطبع الی الشیٔ الملذ وحقیقۃ الشوق والانس ان المطلوب اذا غاب من وجہ و حضر من وجہ فاذا غلب التطلع الیٰ ما غاب فھو الشوق واذا غلب الفرح بما حصل والارتیاح بہ فھو الانس والرضاء ھو ترک الاعتراض علی القضاء واما مع بطلان الحس بالالم وھو الرضاء الطبعی واما مع بقاء الحس بہ وھو الرضاء العقلی ۱۲ عہ مطبوعۂ اوّل میں جو آیت اور تقریر استنباط تھی اس کو بدل دیا گیا۔ اسی طرح آگے حدیث سکینہ میں تقریر استنباط بدل گئی جس کی وجہ اہلِ علم سمجھ سکتے ہیں حاصلہ عدم استلزام المقسم الخاص جن کے پاس پہلا نسخہ ہو وہ درست کرلیں ۱۲۔ آیتِ سابقہ یہ تھی الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللّٰہ الخ اور تقریر یہ تھی والانس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۶)

هُوَ الْفَرَحُ بِمَا حَصَلَ مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ ۔ وَقَالَ تَعَالٰی
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ وَقَالَ[1] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ
وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ۔ وَقَالَ[2] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ وَاَسْأَلُكَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْأَلُكَ بَرْدَ
الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۔ وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآءِكَ ۔ وَقَالَ[3] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا
یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِیَتْهُمُ
الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ ۔
وَالسَّكِیْنَةُ اَیِ الْاِرْتِیَاحُ هُوَ الْاُنْسُ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ ۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا
یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ
وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ
جَمِیْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) نوع من الاطمینان اور حدیث سکینہ میں یہ تقریر تھی والانس نوع من السکینۃ ۱۲ منہ

[1] ترمذی ۱۲ [2] نسائی ۱۲ [3] مسلم ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْاِخْلَاصِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ وَالصِّدْقِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ ۔ وَنُؤْمِنُ بِهٖ اِيْمَانَ الْمُوْقِنِيْنَ ۔ وَ نُقِرُّ بِوَحْدَانِيَّتِهٖ اِقْرَارَ الصَّادِقِيْنَ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَمُكَلِّفُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ۔ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ عِبَادَةَ الْمُخْلِصِيْنَ ۔ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ ۔ وَعَلٰٓى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ ۔ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ انْكَشَفَ لِاَرْبَابِ الْقُلُوْبِ بِبَصِيْرَةِ الْاِيْمَانِ ۔ وَاَنْوَارِ الْقُرْاٰنِ ۔ اَنْ لَّا وُصُوْلَ اِلَى السَّعَادَةِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ فَالنَّاسُ كُلُّهُمْ هَلْكٰى اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ۔ وَالْعَالِمُوْنَ كُلُّهُمْ هَلْكٰى اِلَّا الْعَامِلُوْنَ ۔ وَالْعَامِلُوْنَ كُلُّهُمْ هَلْكٰى اِلَّا الْمُخْلِصُوْنَ ۔ وَ الْمُخْلِصُوْنَ عَلٰى خَطَرٍ عَظِيْمٍ ۔ فَالْعَمَلُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ عَنَآءٌ ۔ وَ النِّيَّةُ بِغَيْرِ اِخْلَاصٍ رِيَآءٌ ۔ وَهُوَ لِلنِّفَاقِ كِفَآءٌ ۔ وَمَعَ الْعِصْيَانِ سَوَآءٌ ۔ وَالْاِخْلَاصُ مِنْ غَيْرِ صِدْقٍ وَّتَحْقِيْقٍ هَبَآءٌ ۔ وَ

ے وهو الكمال فی الطاعة التی يريد ها ۱۲

قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كُلِّ عَمَلٍ كَانَ بِاِرَادَةِ غَيْرِ اللّٰهِ مَشُوْبًا مَّغْمُوْرًا۔ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۔ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ اَخْلِصْ دِيْنَكَ يَكْفِيْكَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ۔ وَنَادٰی[2] رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِخْلَاصُ۔ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى۔ وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَّهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَاَعْتَقَ اَبُوْبَكْرٍ يَّوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَآ اَعُوْدُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ۔

---

[1] عین ترغیب عن الحاکم ۱۲ [2] عین ترغیب عن البیہقی ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲ [4] بیہقی ۱۲

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْمُرَاقَبَةِ وَالْمُحَاسَبَةِ وَمَا یَتْبَعُهُمَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَآئِمِ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۔ اَلرَّقِیْبِ عَلٰی كُلِّ جَارِحَةٍ بِمَا اجْتَرَحَتْ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْاَنْبِیَآءِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ سَادَةِ الْاَصْفِیَآءِ ۔ وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ قَادَةِ الْاَتْقِیَآءِ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَحَی النَّجَاةِ تَدُوْرُ عَلَی الْاَعْمَالِ ۔ وَلَا یُعْتَدُّ بِالْاَعْمَالِ ۔ اِلَّا بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَیْهَا وَعَلٰی حُقُوْقِهَا وَهُوَ الْمُرَابَطَةُ ۔ وَلَا یَتِمُّ هٰذِهِ الْمُوَاظَبَةُ وَالْمُرَابَطَةُ اِلَّا بِاِلْزَامِ النَّفْسِ الْاَعْمَالَ اَوَّلًا وَّهُوَ الْمُشَارَطَةُ ۔ ثُمَّ مُلَاحَظَةِ هٰذِهِ الْمُشَارَطَةِ كُلَّ وَقْتٍ ثَانِیًا وَّهُوَ الْمُرَاقَبَةُ ۔ ثُمَّ الْاِحْتِسَابِ عَلَی النَّفْسِ فِیْ وَقْتٍ خَاصٍّ اَنَّهَا وَفَتْ بِالشَّرْطِ اَمْ لَا ثَالِثًا وَّهُوَ الْمُحَاسَبَةُ ۔ ثُمَّ عِلَاجِهَا بِمَشَقَّةٍ تُصْلِحُهَا اِذَا لَمْ تَفِ بِالشَّرْطِ رَابِعًا وَّهُوَ الْمُعَاقَبَةُ ۔ ثُمَّ تَادِیْبِهَا بِفُنُوْنٍ مِّنَ الْوَظَآئِفِ الثَّقِیْلَةِ جَبْرًا لِّمَا فَاتَ مِنْهَا اِذَا رَاٰهَا تَوَانَتْ خَامِسًا

ع٢ وبالمواظبة فسر البیضاوی قوله تعالٰی ورابطوا ١٢

وَّهُوَ الْمُجَاهَدَةُ • ثُمَّ تَوْبِيْخُهَا وَالْعَذْلُ عَلَيْهَا اِذَا اسْتَعْصَتْ وَجَمَدَهَا عَلَى التَّلَافِيْ سَادِسًا وَّهُوَ الْمُعَاتَبَةُ • وَيَرْجِعُ الْجَمِيْعُ اِلٰى عَدَمِ اِهْمَالِهَا لَحْظَةً فَتَجْمَحَ وَتَشْرِدَ • وَ النُّصُوْصُ مَشْحُوْنَةٌ مِّنْهُ فَانْظُرْ مَا يُسْرَدُ • قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ • وَقَالَ تَعَالٰى وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى • وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ • وَ عَنْ[1] اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ • وَقَالَ[2] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ • وَقَالَ[3] عُمَرُ حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَزِنُوْهَا قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا •

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ •

---

[1] مالک ۱۲ [2] بیہقی ۱۲ [3] عین کنز العمال عن ابن المبارک وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ و احمد فی الزھد والحاکم فی التاریخ وابن ابی الدنیا فی محاسبۃ النفس ۱۲

اَلْخُطْبَةُ السَّابِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی التَّفَکُّرِ[عہ]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَثَّرَ الْحَثَّ فِیْ کِتَابِہٖ عَلَی التَّدَبُّرِ وَالْاِعْتِبَارِ ۔ وَ النَّظَرِ وَالْاِفْتِکَارِ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ ۔ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ الْاَبْرَارِ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَمَرَ بِالتَّفَکُّرِ وَالتَّدَبُّرِ فِیْ مَوَاضِعَ لَا تُحْصٰی مِنْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ ۔ وَاَثْنٰی عَلَی الْمُتَفَکِّرِیْنَ ۔ فَقَالَ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَقَالَ تَعَالٰی اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَقَالَ تَعَالٰی اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۔ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۔ وَّخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا ۔ وَّجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا ۔ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۔ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۔ وَبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۔ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

عہ وهو احضار للمعلومات لاستثمار غیر المعلوم من النافع علما کان او عملا لیتصف به وبثمرته ومن الضار لیترکه فی الحال او یحترز عنه فی الاستقبال او یتدارکه ان فارقه فی الماضی ۱۲

وَّهَّاجًا ۙ وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۔ وَقَالَ تَعَالٰی قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۔ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۔ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۔ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۔ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۔ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۔ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۔ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۔ وَّ عِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّ زَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ وَّفَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۔ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نُزُوْلِ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلْاٰيَةَ وَيْلٌ لِّمَنْ قَرَاَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا ۔ وَعَنِ[2] ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قَوْمًا تَفَكَّرُوْا فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوْا فِي اللّٰهِ فَاِنَّكُمْ لَمْ تَقْدِرُوْا قَدْرَهٗ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

---

[1] عن تخریج العراقی عن صحیح ابن حبان [2] عن تخریج عن الترغیب والترہیب ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِیْ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَهٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَصَمَ بِالْمَوْتِ رِقَابَ الْجَبَابِرَةِ۔ وَکَسَرَ بِهٖ ظُهُوْرَ الْاَکَاسِرَةِ۔ وَقَصَرَ بِهٖ اٰمَالَ الْقَیَاصِرَةِ۔ وَجَعَلَ الْمَوْتَ مَخْلَصًا لِلْاَتْقِیَاءِ۔ وَمَوْعِدًا فِیْ حَقِّهِمْ لِلِّقَاءِ۔ فَلَهُ الْاِنْعَامُ بِالنِّعَمِ الْمُتَظَاهِرَةِ۔ وَلَهُ الْاِنْتِقَامُ بِالنِّقَمِ الْقَاهِرَةِ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ذُو الْمُعْجِزَاتِ الظَّاهِرَةِ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اُولِی الْکَمَالَاتِ الْبَاهِرَةِ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ[۱]۔ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا احْتُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِیْرَةٍ بَیْضَاءَ فَیَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِیْ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً عَنْكِ اِلٰی رَوْحِ اللّٰهِ وَرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ وَفِیْهِ اَنَّ الْکَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَیَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِیْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطَةً عَلَیْكِ اِلٰی عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ[۲]۔ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ[۳]

---

[۱] ترمذی ونسائی وابن ماجه ۱۲ [۲] احمد ونسائی ۱۲ [۳] احمد وابوداؤد ۱۲

يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا
الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِيْهِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ
فَافْرُشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا
اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ (وَجَمِيْعُ حَالِهٖ عَلٰى
ضِدِّ ذٰلِكَ) وَقَالَ عَلَيْهِ[1] الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ اَلْحَدِيْثَ ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَّنْ لَّهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ
مِنْ نَّارٍ يَّغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا
اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَّاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا ۔ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ
فِيْ رُؤْيَتِهٖ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ كُلُّ نَفْسٍ
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۖ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۔

[1] متفق علیہ ۱۲ [2] متفق علیہ ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲ وھٰھنا ختمت الخطب الغیر الوقتیۃ بسلخ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ یوم الخمیس وتتلوہ الخطب الوقتیۃ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

اَلْخُطْبَۃُ التَّاسِعَۃُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِیْ اَعْمَالِ عَاشُوْرَاءَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِحُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ ۝ وَفَضَّلَ زَمَانًا عَلٰی زَمَانٍ ۝ کَمَا فَضَّلَ مَکَانًا عَلٰی مَکَانٍ ۝ وَاِنْسَانًا عَلٰی اِنْسَانٍ ۝ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلَی الْخَیْرَاتِ ۝ وَمِنْھَا صَوْمُ عَاشُوْرَآءَ یَوْمِ الْحَسَنَاتِ وَنَھَانَا عَنِ الْمُنْکَرَاتِ ۝ وَمِنْھَا مَا ابْتَدَعُوْا فِیْہِ مِنَ الْمُخْتَرَعَاتِ ۝ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَقَامُوا الدِّیْنَ الْوَاجِبَاتِ مِنْھَا وَالْمَنْدُوْبَاتِ ۝ وَاَبْطَلُوْا رُسُوْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْمُحَرَّمَاتِ مِنْھَا وَالْمَکْرُوْھَاتِ ۝ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ ۝ لِلنَّاسِ فِیْہِ مَعْرُوْفَاتٌ وَّمُنْکَرَاتٌ ظَلْمَاءُ ۝ فَمِنَ الْاَوَّلِ اسْتِحْبَابُ الصَّوْمِ فِیْہِ ۝ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ ۝

عہ ومنہا یبتدأ بالخطب الوقتیۃ عہ عاشورہ سے پہلے جو جمعہ آئے اس میں پڑھا جائے سہ قولہ عاشورہ سے پہلے لما فی الدر المختار وینبغی تعلیمھم فی الجمعۃ التی قبلھا الیٰ قولہ وھکذا کل حکم احتیج الیہ ا ہ قلت وھو الدلیل فی کل خطبۃ تقرء قبل وقت اعمال تلک الخطبۃ واصلہ من السنۃ ما فی اول الخطبۃ الرابعۃ والاربعین من قول سلمان خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان (فی فضائل رمضان) ومثل ھذہ الحاشیۃ مراد فی جمیع ما بعدھا من الخطب الیٰ خمسین ۱۲ لہ مسلم ۱۲

وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صُوْمُوْا عَاشُوْرَآءَ وَخَالِفُوْا فِيْهِ الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ يَوْمًا وَّبَعْدَهٗ يَوْمًا ۔ وَكَانَ[3] عَاشُوْرَآءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ وَمِنَ الْاَوَّلِ[a] اِبَاحَةً وَّبَرَكَةً اِلتَّوْسِعَةُ فِيْهِ عَلٰى عِيَالِهٖ ۔ فَقَدْ[4] قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وَّسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِى النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَآئِرَ سَنَتِهٖ وَمِنَ الثَّانِىْ اِتِّخَاذُهٗ عِيْدًا وَّمَوْسِمًا اَوِ اتِّخَاذُهٗ مَاْتَمًا[b] مِّنَ الْمَرَاثِىْ وَالنِّيَاحَةِ وَالْحُزْنِ بِذِكْرِ مَصَآئِبِ اَهْلِ الْبَيْتِ وَاتِّخَاذِ الضَّرَآئِحِ وَالْاَعْلَامِ ۔ وَمَا يُقَارِنُهَا مِنَ الْمَلَاهِىْ وَالشِّرْكِ وَالْاٰثَامِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۔

لہ مسلم ۱۲ ٢ه عين جمع الفوائد عن احمد والبزار باين واليه ذهب فقهاءنا وكرهوا انفراد عاشوراء بالصوم ٣ه عين جمع الفوائد عن الستة الا النسائى ۱۲
٤ه رزين وبيهقى وفى المرقاة قال العراقى له طرق بعضها صحيح وبعضها على شرط مسلم ۱۲
عه بمعنى او ۱۲ عه اى المعروف ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْاَرْبَعُوْنَ فِیْ مَا فِیْ صَفَرَ[ع]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِیَدِہٖ اَزِمَّۃُ الْاُمُوْرِ وَھُوَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّالْمُتَصَرِّفُ فِیْہِ مِنَ الْخَیْرَاتِ وَالشُّرُوْرِ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ اَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَمَحَا کُلَّ جَھْلٍ وَّدَیْجُوْرٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰٓی اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ظَھَرَ بِھِمُ الدِّیْنُ اَتَمَّ ظُھُوْرٍ وَ رَسَخَ بِھِمُ الْیَقِیْنُ فِی الصُّدُوْرِ مَا تَعَاقَبَتِ الْاَیَّامُ وَ الشُّھُوْرُ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ شَھْرُ صَفَرَ یَتَشَآءَمُ بِہٖ بَعْضُ النَّاسِ وَیَتَطَیَّرُ کَمَا کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَعَ ھٰذَا الْاِعْتِقَادِ یَبْتَدِعُوْنَ فِیْہِ النَّسِیْٓءَ الْتَّکَرُ فَاَبْطَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِقَوْلِہٖ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ وَکَذٰلِکَ نَفٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشُّوْمَ وَالطِّیَرَۃَ بِہٖ خُصُوْصًا وَّبِکُلِّ

عہ ماہ صفر سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں پڑھا جاوے ۱۲

شَیْءٍ عُمُوْمًا۔ وَاَزَاحَ بِهٰذَا النَّفْیِ عَنَّا هُمُوْمًا وَّغُمُوْمًا فَقَالَ[1] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَاصَفَرَ۔ اَلْحَدِیْث قَالَ[2] مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ یَّتَشَاءَمُوْنَ بِدُخُوْلِ صَفَرَ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاصَفَرَ۔ وَقَالَ[3] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الطِّیَرَةُ شِرْكٌ قَالَهٗ ثَلٰثًا۔ وَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَّا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ۔ وَ عُلِمَ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ وَسْوَسَةَ الطِّیَرَةِ اِذَا لَمْ یَعْتَقِدْهَا بِالْقَلْبِ وَلَمْ یَعْمَلْ بِمُقْتَضَاهَا بِالْجَوَارِحِ وَلَمْ یَتَكَلَّمْ بِهَا بِاللِّسَانِ لَایُؤَاخَذُ عَلَیْهَا وَهٰذَا هُوَ الْمُرَادُ بِالتَّوَكُّلِ۔ وَمَا رُوِیَ[4] اَنَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ الشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَ الْفَرَسِ فَهُوَ عَلٰی سَبِیْلِ الْفَرْضِ لِمَا قَالَ[5] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاِنْ تَكُنِ الطِّیَرَةُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَ الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ط اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ۔

---

[1] بخاری ۱۲ [2] بین ما ثبت بالسنۃ ۱۲ [3] ابوداؤد وترمذی وکونہ قول ابن مسعود وسلیمان بن حرب ۱۲
[4] متفق علیہ ۱۲ [5] ابو داؤد ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ الْحَادِیَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ[۱] فِیْ بَعْضِ مَا اُعْتِیْدَ فِی الرَّبِیْعَیْنِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی۔ اَلَّذِیْ بِکَمَالَاتِہٖ ظَھَرَ وَبِذَاتِہٖ اخْتَفٰی۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُصْطَفٰی۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ وِرْدُھُمْ قَدْ صَفَا۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ شَھْرُ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ۔ اَلَّذِیْ اعْتَادَ فِیْہِ بَعْضُ النَّاسِ ذِکْرَ الْمَوْلِدِ النَّبَوِیِّ فِی الْمُحْتَفَلِ۔ فَنَقُوْلُ لِتَحْقِیْقِ الْمَسْئَلَۃِ اَنَّہٗ ثَبَتَ بِحَدِیْثِ الشَّیْخَیْنِ۔[۲] فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ۔ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْبَرَاھِیْنِ۔ وَمِنْھَا اِتِّفَاقُ الْمُحَقِّقِیْنَ۔ اَنَّ اعْتِقَادَ غَیْرِ الْقُرْبَۃِ قُرْبَۃً اَوْ غَیْرِ اللَّازِمِ لَازِمًا تَغْیِیْرٌ لِّلدِّیْنِ۔ وَاَنَّ اِیْھَامَ ھٰذَا الْاِعْتِقَادِ یُشَابِہُ ھٰذَا التَّغْیِیْرَ۔ وَیَلْحَقُ بِہٖ فِی الْحُکْمِ لُحُوْقَ النَّظِیْرِ بِالنَّظِیْرِ۔ فَھٰذَا الذِّکْرُ الشَّرِیْفُ اِنْ کَانَ خَالِیًا مِّنَ التَّخْصِیْصَاتِ وَالْقُیُوْدِ فَلَا کَلَامَ فِیْ دُخُوْلِہٖ تَحْتَ الْحُدُوْدِ۔ وَاِنْ کَانَ مُقَارِنًا لَّھَا مَعَ اِبَاحَتِھَا فَاِنِ اعْتَقَدَ کَوْنَھَا لَازِمًا اَوْ مَقْصُوْدًا کَانَ مِنَ الْمُحْدَثَاتِ۔ وَاِنْ لَّمْ یَعْتَقِدْ کَوْنَھَا قُرْبَۃً لٰکِنْ

---

[۱] ربیع الاول سے پہلے جو جمعہ آئے اس میں یہ خطبہ پڑھا جائے۔ [۲] وھو قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا قبل المغرب رکعتین صلوا قبل المغرب رکعتین قال فی الثالثۃ لمن شاء کراھۃ ان یتخذھا الناس سنۃ ۱۲ منہ۔

اَوْهَمَهٗ کَانَ مُشَابِهًا بِالْبِدْعَاتِ ۔ وَيُمْنَعُ عَنْهُمَا مَنْعَ الْمُنْكَرَاتِ بِتَفَاوُتٍ فِي الْمَنْعِ بِتَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ ۔ فَمَنْ ظَنَّ بِالْفَاعِلِ هٰذَا الْاِعْتِقَادَ اَوْ اِيْهَامَ الْفَسَادِ ۔ اَدْخَلَ اعْتِيَادَهٗ فِي مَحْظُوْرِ الْاِلْتِزَامِ ۔ وَمَنْ ظَنَّ بِهٖ خُلُوَّهٗ عَنْهُمَا اَدْخَلَ اعْتِيَادَهٗ فِي سَائِغِ الدَّوَامِ ۔ وَالَّذِيْ يُشَاهِدُ حَالَ الْعَوَامِّ ۔ مِنْ تَشْنِيْعِهِمْ عَلَى التَّارِكِيْنَ فِي الْمَلَامِ ۔ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى تَارِكِ الْاَحْكَامِ ۔ يُرَجِّحُ تَتَبُّعَ الْمَانِعِ بِلَا كَلَامٍ ۔ وَهٰذَا الْاِخْتِلَافُ مِنَ الْخَلَفِ كَالْاِخْتِلَافِ مِنَ السَّلَفِ فِي الْعَمَلِ بِاَحَادِيْثِ اِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ[عه] ۔ وَنُزُوْلِ الْحَاجِّ بِالْمُحَصَّبِ لِلْمَقَامِ[عه] ۔ وَمَا ضَاهَاهُمَا مِنَ الْاَحْكَامِ ۔ وَاَمَّا اِذَا قَارَنَ هٰذَا الْاِحْتِفَالُ مُنْكَرَاتٍ بَيِّنَةً ۔ فَالْفَتْوٰى بِالْمَنْعِ مُتَعَيِّنَةٌ ۔ وَهٰذَا هُوَ الْحُكْمُ فِيْ رَسْمٍ اٰخَرَ ۔ يُسَمّٰى بِالْحَادِيْ عَشَرَ ۔ اَلَّذِيْ يَقَعُ فِيْ رَبِيْعِ الثَّانِيْ ۔ وَهُوَ عُرْسُ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔

عه وھو قولہ علیہ السلام لاتختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم (مسلم) وقولہ علیہ السلام لایصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ (متفق علیہ) وذکر النووی اختلاف الائمۃ فیہ۔

عه فابن عمرؓ کان یری التحصیب سنۃ وابن عباسؓ کان یقول لیس التحصیب بشئ انما ھو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عین مسلم)

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ مَا يَتَعَلَّقُ بِرَجَبَ عہ عہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ۔ ثُمَّ مِنْهُ اِلَى السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْوَرٰى ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كَشَفُوا الدُّجٰى ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ شَهْرُ رَجَبَ الْاَصَمِّ ۔ لَهٗ اَحْكَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اَهَمُّ ۔ فَمِنْهَا كَانَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ ۔ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ ۔ وَمِنْهَا الصَّوْمُ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ تَخْصِيْصًا وَفِيْهِ رِوَايَاتٌ ۔ اَلْاَوَّلُ مَا رُوِيَ مَرْفُوْعًا وَّلَمْ يَصِحَّ مِنْهَا شَيْءٌ وَّغَايَتُهُ الضُّعْفُ وَجُلُّهَا مَوْضُوْعٌ ۔ وَالثَّانِيْ مَا عَنْ خَرَشَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ

عہ رجب سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے ۱۲

عہ مناسبۃ هذه الخطبة على القول المشهور فى تاريخ الاسراء فى ردالمحتار قيل فى رجب و جزم به النووى فى الروضة تبعا للرافعى وجزم الحافظ عبد الغنى المقدسى فى سيرته بانه ليلة السابع والعشرين من رجب اھ

[1] بیہقی ۱۲

الْخَطَّابِ يَضْرِبُ اَكُفَّ الرِّجَالِ فِي صَوْمِ رَجَبَ حَتّٰى يَضَعُوْهَا فِي الطَّعَامِ ◦ وَالثَّالِثُ مَا هُوَ مَوْقُوْفٌ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَامَ يَوْمَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ رَّجَبَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ صِيَامَ سِتِّيْنَ شَهْرًا ◦ وَهٰذَا اَمْثَلُ مَا وَرَدَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى ذَكَرَ هٰذَا كُلَّهٗ فِيْ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ ◦ وَمُقْتَضَى الثَّالِثِ الصَّوْمُ لٰكِنْ لَّا بِاعْتِقَادِ السُّنَّةِ وَثُبُوْتِهٖ عَنِ الشَّارِعِ بَلْ مِنْ حَيْثُ الْاِحْتِيَاطِ ◦ وَمُقْتَضَى الْبَاقِيَتَيْنِ عَدَمُ الصَّوْمِ تَخْصِيْصًا صَوْنًا لِّلْاَحْكَامِ عَنِ الْاِخْتِلَاطِ ◦ وَمِنْهَا مَا اخْتَرَعَهُ الْعَوَامُّ اَوِ الْخَوَاصُّ كَالْعَوَامِّ مِنِ اتِّخَاذِهِمْ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مَوْسِمًا وَّيَذْكُرُوْنَ فِيْهَا قِصَّةَ الْمِعْرَاجِ الشَّرِيْفِ ◦ وَالْحُكْمُ فِيْهِ هُوَ الْحُكْمُ الَّذِيْ سَبَقَ فِيْ خُطْبَةِ الْمَوْلِدِ الْمُنِيْفِ ◦ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ◦ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ◦

عہ کذا نقل الشامی عن السیوطی ۱۲

عہ فسر الآیۃ برکوبہ علیہ السلام سماء بعد سماء یعنی المعراج۔ عن ابن عباس و ابن مسعود کذا فی الدر المنثور۔

اَلْخُطْبَۃُ الثَّالِثَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ اَعْمَالِ شَعْبَانَ[عہ]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَدَّرَ الْاَرْزَاقَ وَالْاٰجَالَ ۔ وَاَمَرَ بِذِکْرِہٖ وَ طَاعَتِہٖ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ اَھْلِ الْفَضْلِ وَالْکَمَالِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خَیْرِ اَصْحَابٍ وَّ اٰلٍ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ شَھْرُ شَعْبَانَ ۔ اَلَّذِیْ ھُوَ مُقَدِّمَۃُ رَمَضَانَ ۔ لَہٗ بَرَکَاتٌ وَّفَضَائِلُ ۔ وَیَتَعَلَّقُ بِہٖ بَعْضُ الْمَسَائِلِ ۔ فَاسْمَعُوْھَا وَعُوْھَا ۔ قَالَ[۱] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا ھِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ ۔ وَ کَانَ[۲] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا یَحْفَظُ مِنْ غَیْرِہٖ ۔ وَقَالَ[۳] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَایَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ۔ وَقَالَ[۴] عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ یَعْنِیْ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ

عہ شعبان سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے ۱۲ ۱؎ ترمذی ۲؎ ابوداؤد ۳؎ متفق علیہ ۱۲ ۴؎ بیہقی ۱۲

بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ ۔ وَفِیْهَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ هَالِكٍ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ ۔ وَفِیْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِیْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ الْحَدِیْثَ ۔ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا یَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مِنْ مُّبْتَلًی فَاُعَافِیَهٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ وَقَالَ صَاحِبُ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ وَمِنَ الْبِدَعِ الشَّنِیْعَةِ مَا تَعَارَفَ النَّاسُ فِیْ اَکْثَرِ بِلَادِ الْهِنْدِ مِنْ اِیْقَادِ السُّرُجِ وَوَضْعِهَا عَلَی الْبُیُوْتِ وَالْجُدْرَانِ وَ تَفَاخُرُهُمْ بِذٰلِكَ وَاجْتِمَاعُهُمْ لِلَّهْوِ وَاللَّعْبِ بِالنَّارِ وَاِحْرَاقِ الْکِبْرِیْتِ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ وَهُوَ الظَّنُّ الْغَالِبُ اِتِّخَاذًا مِّنْ رُّسُوْمِ الْهُنُوْدِ فِیْ اِیْقَادِ السُّرُجِ لِلدِّوَالِیْ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۔ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ۔ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۔

له ابن ماجه ۱۲ ؎ه فسر الآیة بلیلة النصف من شعبان المکرمة کذا فی الدر المنثور عن ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضَائِلِ رَمَضَانَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْظَمَ عَلٰی عِبَادِهِ الْمِنَّةَ ۔ بِمَا دَفَعَ عَنْهُمْ کَیْدَ الشَّیْطَانِ وَفَنَّهٗ ۔ وَرَدَّ اَمَلَهٗ وَخَیَّبَ ظَنَّهٗ ۔ اِذْ جَعَلَ الصَّوْمَ حِصْنًا لِّاَوْلِیَائِهٖ وَجُنَّةً ۔ وَفَتَحَ لَهُمْ بِهٖ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَائِدُ الْخَلْقِ وَمُمَهِّدُ السُّنَّةِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِی الْاَبْصَارِ الثَّاقِبَةِ وَالْعُقُوْلِ الْمُرَجَّحَةِ[عہ] ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ رَمَضَانُ ۔ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ۔ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۔ فَاسْتَقْبِلُوْهُ بِالشَّوْقِ وَالْهَیَمَانِ ۔ وَاَصْغُوْآ اِلٰی مَا رَوٰی[1] فِیْهِ سَلْمَانُ ۔ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ ۔ فَقَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَهْرٌ عَظِیْمٌ ۔ شَهْرٌ مُّبَارَکٌ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً

رمضان سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے ۔ عہ وزینۃ رزینۃ ۱۲ [1] بیہقی ۱۲

وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا[ع] مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةٌ لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ • فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ • وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ • يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ •

ع: ای غیر فرض ولو سنۃ مؤکدۃ کما سیاتی فی خطبۃ التراویح من قولہ علیہ السلام سننت لکم قیامہ ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی الصِّیَامِ[عہ]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَآ اِلٰی سَبِیْلِ الْهِدَایَةِ وَالْعِرْفَانِ ۔ وَجَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَالْاِیْقَانِ ۔ نَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَلٰۤی اَنْ اَظَلَّنَا شَهْرٌ عَظِیْمٌ یُّسَمّٰی رَمَضَانُ ۔ تَرْمَضُ فِیْهِ الذُّنُوْبُ ۔ وَتُکْشَفُ فِیْهِ الْکُرُوْبُ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ شَهَادَةً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ ۔ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ عَرَّفَنَا مَا یُدْخِلُنَا الْجِنَانَ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَکْمَلِ اَهْلِ الْاِیْمَانِ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ ۔ فَخُذُوْا بَرَکَاتِهٖ بِالطَّاعَاتِ وَالتَّنَزُّهِ عَنِ الْعِصْیَانِ ۔ کَمَا حَضَّنَا عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَا لَا یَتَنَاهٰی مِنَ الزَّمَانِ ۔ وَقَالَ[۱] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِحَتْ

عہ رمضان کے اوّل جمعہ میں پڑھا جاوے ۱۲ ۔ [۱] ترمذی، ابن ماجہ، احمد ۱۲

اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّیُنَادِیْ مُنَادٍیَّا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَۃٍ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَآ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمِسْكِ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ وَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَآبَّهٗ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُأٌ صَآئِمٌ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ط وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ۔

ل متفق علیہ ۱۲

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ[ع] فِی التَّرَاوِیْحِ الْمُرَکَّبَةِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالْقُرْاٰنِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ حَلّٰی نَهَارَ رَمَضَانَ بِالصِّیَامِ وَحَلّٰی لَیَالِیَهٗ بِالْقِیَامِ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ بَشَّرَهُمْ اَنَّ هٰذَا الشَّهْرَ اَوَّلُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ رَحْمَةٌ وَّ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ الْعَذَابِ الْغَرَامِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ سَادُوْهُمْ بِالْفَضْلِ التَّامِّ ۔ وَقَادُوْهُمْ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ مِنْ وَّظَائِفِ شَهْرِ رَمَضَانَ ۔ قِیَامَ لَیَالِیْهِ بِالصَّلٰوۃِ وَالْقُرْاٰنِ ۔ وَالتَّخْفِیْفُ فِیْهِمَا وَالتَّبْعِیْضُ فِیْهِ مُسَوَّغَانِ ۔ بِغَیْرِ اَنْ یَّقَعَ فِیْهِمَا خَلَلٌ اَوْ نُقْصَانٌ ۔ کَمَا[۱] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ صِیَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَهٗ فَمَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمِ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔ وَقَالَ[۲] عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ

ع رمضان کے دوسرے جمعہ میں پڑھا جاوے ۱۲ ۔ ۱؎ عین ترغیب عن النسائی ۱۲ ۲؎ متفق علیہ ۱۲

صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ[۱]
وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ[۱]
وَقَالَ[۱] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ
یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ
فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ
فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ • وَقَالَ[۲] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا مِنْ مُّصَلٍّ
اِلَّا وَمَلَكٌ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَمَلَكٌ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاِنْ اَتَمَّهَا عَرَجَا بِهَا
وَاِنْ لَّمْ یُتِمَّهَا ضَرَبَا بِهَا عَلٰی وَجْهِهٖ • وَسُئِلَ[۳] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا • قَالَ بَیِّنْهُ تَبْیِیْنًا
وَّلَا تَنْثُرْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذَّهٗ هَذَّ الشِّعْرِ وَلَا یَكُنْ
هَمُّ اَحَدِكُمْ اٰخِرَ السُّوْرَةِ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ[۴] اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗ اَوِ
انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا •

---

[۱] بیھقی ۱۲ [۲] عین ترغیب عن الاصبھانی [۳] عن الدر المنثور عن العسکری فی المواعظ عن علی ۱۲ [۴] دخل فی عموم القیام والقراٰن قیام لیالی رمضان و القراءۃ فی ھذا القیام ۱۲

اَلْخُطْبَۃُ السَّابِعَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَالْاِعْتِکَافِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لَنَا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ وَّ اَفْضَلُ اَفْرَادِ الزَّمَانِ ۔ وَشَرَعَ لَنَا الْاِعْتِکَافَ فِیْ بُیُوْتِ الرَّحْمٰنِ ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ سَیِّدُ اَھْلِ الْبَوَادِیْ وَالْعُمْرَانِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَادَاتِ اَھْلِ الْاِیْمَانِ وَالْعِرْفَانِ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ الْعَشْرُ الْاَخِیْرُ مِنْ رَّمَضَانَ ۔ ھُوَ زَمَانُ الْاِعْتِکَافِ وَزَمَانُ تَحَرِّیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ لِنَیْلِ الْاَجْرِ وَ الرِّضْوَانِ ۔ وَقَدْ نَطَقَ بِفَضْلِھِمَا الْحَدِیْثُ وَالْقُرْاٰنُ ۔ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ط وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ۔ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا

ع رمضان کے تیسرے جمعہ میں پڑھا جائے ۱۲ [1] متفق علیہ ۱۲

غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَآئِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ۔ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَ يَجْرِيْ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔ وَقَالَ[5] سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَنْ شَهِدَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظِّهٖ مِنْهَا وَكَاَنَّهٗ تَفْسِيْرٌ لِّلْمَرْفُوْعِ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ فَالَّذِيْ شَهِدَ فِيْ جَمَاعَةٍ لَّمْ يُحْرَمْ خَيْرَهَا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ۔

---

[1] احمد ونسائی ۱۲ [2] بیہقی ۱۲ [3] ابن ماجہ ۱۲ [4] بخاری ۱۲ [5] عین جمع الفوائد عن مالک ۱۲ [6] فسرہ ابن عباس بعشر الاواخر من رمضان کذا فی الدر المنثور ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ اَحْکَامِ عِیْدِ الْفِطْرِ[عہ]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَنَا لِتَکْمِیْلِ عِدَّۃِ رَمَضَانَ ۔ وَنُکَبِّرُہٗ عَلٰی مَا ھَدٰنَا لِخِلَالِ الْاِسْلَامِ وَالْاِیْمَانِ ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْاَمِیْنُ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اٰنَ اَنْقِضَآءُ شَھْرِ الصَّبْرِ وَاَظَلَّ یَوْمُ الْفِطْرِ ۔ لَھُمَا طَاعَاتٌ وَّاَعْمَالٌ ۔ لَا تُحْتَمَلُ الْغَفْلَۃُ عَنْھَا وَالْاِھْمَالُ ۔ مِنْھَا التَّلَافِیْ لِمَا فَرَطَ مِنَّا فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ ۔ لِئَلَّا تَرْغَمَ اُنُوْفُنَا کَمَا[۱] قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَلَہٗ ۔ وَمِنْھَا اِحْیَآءُ لَیْلَۃِ الْعِیْدِ فَقَدْ[۲] قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَامَ لَیْلَتَیِ الْعِیْدَیْنِ مُحْتَسِبًا لَّمْ یَمُتْ قَلْبُہٗ یَوْمَ

عہ یہ خطبہ رمضان کے چوتھے جمعہ میں پڑھا جاوے جبکہ یقینی طور پر اخیر جمعہ ہو اور اگر پانچواں جمعہ بھی یقینی آنے والا ہو تو یہ خطبہ پانچویں جمعہ میں پڑھے اور اس چوتھے جمعہ میں تیسرے جمعہ والا خطبہ مکرر پڑھ لے اور اگر پانچویں جمعہ کے آنے کا صرف شبہ ہو تو یہ چوتھے جمعہ کا خطبہ چوتھے پانچویں دونوں جمعہ میں مکرر پڑھ دے۔

[۱] ترمذی ۱۲

[۲] عن ترغیب عن ابن ماجہ ومعناہ عن اوسط الطبرانی والکبیر ۱۲

تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ ۔ وَمِنْهَا صَدَقَةُ الْفِطْرِ فَقَدْ[۱] قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنِ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَلْحَدِيْث ۔ وَعَنْ[۲] ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالْخُطْبَةُ فَقَدْ[۳] كَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؕ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔

---

[۱] ابوداؤد ۱۲ [۲] متفق علیہ [۳] متفق علیہ

اَلْخُطْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی الْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ[49]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۝ وَ اَكْرَمَهٗ بِالنِّسْبَةِ اِلٰی نَفْسِهٖ تَشْرِيْفًا وَّتَحْصِيْنًا وَّمَنًّا ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدُ الْاُمَّةِ ۝ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ قَادَةِ الْحَقِّ ۝ وَسَادَةِ الْخَلْقِ ۝ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۝ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ اَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْهَا اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ۝ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ۝ شَوَّالٌ وَّذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوالْحِجَّةِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْحَجِّ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۝ وَ قَالَ عَلَيْهِ[2] الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا ۝ وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

---

[49] شوال کے پہلے جمعہ میں پڑھا جاوے [1] عین الدر المنثور عن اوسط الطبرانی والخطیب وابن مردویہ ونقل عن کثیر بن السلف ۱۲

[2] دارمی ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲

مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ•
وَاعْتَمَرَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ
اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ اَلْحَدِيْثَ• قَالَ[۲] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ
وَالذُّنُوْبَ وَمِنْ مُّكَمِّلَاتِ الْحَجِّ زِيَارَةُ سَيِّدِ الْقُبُوْرِ لِسَيِّدِ
اَهْلِ الْقُبُوْرِ وَوَرَدَ فِيْ فَضْلِهَا السُّنَنُ اِسْنَادُ بَعْضِهَا حَسَنٌ•
كَمَا[۳] قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ
لَهٗ شَفَاعَتِيْ وَاَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَمْرٍ يُّبْهِمُكُمْ• وَهُوَ اَنَّ ذَا الْقَعْدَةِ
الَّتِيْ يَلِيْ شَوَّالًا لَمَّا كَانَ مِنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَوَقْتًا لِّوُقُوْعِ عُمَرِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ• فَاَيُّ شَكٍّ فِيْ يُمْنِهٖ وَاَيُّ
كَلَامٍ• فَمَا اَشَدَّ شَنَاعَةَ مَنْ يَّعْتَقِدُ فِيْهَا شُؤْمًا كَبَعْضِ مَنْ
لَّا خُبْرَةَ لَهٗ بِالْاَحْكَامِ• اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ•
وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ
يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ •

---

[۱] متفق علیہ ۱۲ [۲] ترمذی و نسائی ۱۲

[۳] عین آثار السنن عن ابن خزیمۃ فی صحیحہ والدار قطنی وآخرین واسنادہ حسن ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْخَمْسُوْنَ فِیْ اَعْمَالِ ذِی الْحِجَّةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَوْلَا لُطْفُہٗ مَا اھْتَدَیْنَا • وَلَوْلَا فَضْلُہٗ مَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا • وَلَا صُمْنَا وَلَا ضَحَّیْنَا • وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْٓ اُنْزِلَتْ بِہِ السَّکِیْنَۃُ عَلَیْنَا • عَلَیْہِ اَنْفُسَنَا وَاَھْلِیْنَا فَدَیْنَا • وَلَوْلَاہُ مَا عَرَفْنَا الْحَقَّ وَلَا دَرَیْنَا • صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ شَھِدُوْا بَدْرًا وَّحُنَیْنًا • اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ • شُرِعَتْ لَنَا فِیْھَآ اَحْکَامٌ • وَاَعْظَمُھَا التَّضْحِیَۃُ مِنْ بَھِیْمَةِ الْاَنْعَامِ • وَسَتُذْکَرُ فِیْ خُطْبَةِ عَاشِرِ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ • وَمِنْھَا صِیَامُ الْعَشْرِ بِمَعْنَی التِّسْعِ وَالْقِیَامُ • وَکُلُّ عَمَلٍ مِّنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ • فَقَالَ فِیْھَا سَیِّدُ الْاَنَامِ • عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ • مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْھَا بِصِیَامِ سَنَةٍ

عہ ذی الحجہ کے پہلے جمعہ میں پڑھا جائے   لہ ترمذی وابن ماجۃ ۱۲

وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ لَاسِيَّمَا صَوْمُ عَرَفَةَ الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَمِنْهَا التَّكْبِيْرُ دُبُرَ الصَّلٰوتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ وَكَانَ[2] عَبْدُ اللّٰهِ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ النَّحْرِ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ وَكَانَ[3] عَلِيٌّ يُّكَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ وَمِنْهَآ اِحْيَاءُ لَيْلَةِ الْعِيْدِ۔ وَمِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالْخُطْبَةُ وَقَدْ سَبَقَا فِيْ خُطْبَةِ اٰخِرِ رَمَضَانَ۔ وَنُكَرِّرُ اَوَائِلَهُمَا تَسْهِيْلًا عَلَى الْاِخْوَانِ وَهِيَ مَنْ اَحْيٰى لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ اَلْحَدِيْثَ۔ وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اَلْحَدِيْثَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ وَالْفَجْرِ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۝

---

[1] مسلم ۱۲ [2] و [3] عین اٰثار السنن عین ابی بکر بن ابی شیبة مع تصحیح السندین ۱۲

عـہ فی الدر المنثور باسانید عدیدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال . . . .

خُطْبَةُ عِيْدِ الْفِطْرِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ۔ ذِى الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ۔ ذِى الْكَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ اُرْسِلَ حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِى الْبُلْدَانِ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ عَوَآئِدُ الْاِحْسَانِ۔ وَرَجَآءُ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا[1] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ وَقَالَ[2] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِىْ

---

[1] متفق علیہ ۱۲ [2] بیہقی ۱۲

يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِىْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآءُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرُهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِىْ عَبِيْدِىْ وَاِمَآئِىْ قَضَوْا فَرِيْضَتِىْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ وَكَرَمِىْ وَعُلُوِّىْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِىْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَهٰذَا الَّذِىْ ذُكِرَ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ فَضْلَهٗ وَاَمَّا اَحْكَامُهٗ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَالصَّلٰوةِ وَالْخُطْبَةِ قَدْ كَتَبْنَاهَا فِى الْخُطْبَةِ الَّتِىْ قَبْلَهٗ ۔ نَعَمْ بَقِيَتِ الْمَسْئَلَتَانِ ۔ فَنَذْكُرُهُمَا الْاٰنَ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ اَلْاَوَّلُ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ[1] اَلثَّانِيَةُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِىْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ[2] ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى[ع] ۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۔

ع اخرج عبید بن حمید و ابن المنذر عن ابی سعید الخدری قد افلح من تزکیٰ قال اعطی صدقۃ الفطر قبل ان یخرج الی العید و ذکر اسم ربہ فصلی قال خرج الی العید فصلی کذا فی الدر المنثور قلت لو فسر علی ھذا ذکر اسم ربہ بالتکبیر فی الطریق لم یبعد ۔ [1] مسلم [2] عین ابن ماجہ

خُطْبَةُ عِیْدِ الْاَضْحٰی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ مَّنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ۔ وَعَلَّمَ التَّوْحِیْدَ وَاَمَرَ بِالْاِسْلَامِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ قَامُوْا بِاِقَامَۃِ الْاَحْکَامِ۔ وَبَذَلُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَالَھُمْ مِّنْ کِرَامٍ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ یَوْمَکُمْ ھٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ شَرَعَ لَکُمْ تَّافِیْہِ مَعَ اَعْمَالٍ اُخَرَ قَدْ سَبَقَتْ فِی الْخُطْبَۃِ قَبْلَ ھٰذَا الْعَشْرِ ذَبْحُ الْاُضْحِیَّۃِ۔ بِالْاِخْلَاصِ وَصِدْقِ النِّیَّۃِ۔ وَبَیَّنَ نَبِیُّہٗ وَصَفِیُّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُجُوْبَھَا وَفَضَآئِلَھَا۔ وَدَوَّنَ عُلَمَآءُ اُمَّتِہٖ مِنْ سُنَنِہٖ فِیْ کُتُبِ الْفِقْہِ مَسَآئِلَھَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ فَقَدْ

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ[1] مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ
اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ
اَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ
بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ[2] اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ
قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ ۔
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ وَقَالَ[3]
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وَّجَدَ سَعَةً لِاَنْ يُّضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا
يَحْضُرْ مُصَلَّانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ[4] ابْنُ عُمَرَ الْاَضَاحِيُّ يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى ۔ وَعَنْ[5]
عَلِيٍّ مِّثْلُهٗ وَهٰذَا بَعْضٌ مِّنَ الْفَضَآئِلِ ۔ وَتَعَلَّمُوْا مِنَ الْعُلَمَآءِ الْمَسَائِلَ ۔ اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ
التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

[1] ترمذی وابن ماجۃ ۱۲ [2] احمد وابن ماجۃ ۱۲ [3] عین ترغیب عن الحاکم مرفوعا مع التصحیح و موقوفا ولعلہ اشبہ وھو مع ذالک مرفوع حکما ۱۲ [4] د [5] مالک ۱۲

خُطْبَةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِهٖ وَهُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًام بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ج وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ لِّنُحْیِیَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّ نُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ کَثِیْرًا ۔ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ کَانَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ وَصَلُوْا مِنَ الدِّیْنِ اِلٰی کُنْهِهٖ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّکُمْ شَکَوْتُمْ جَدْبَ دِیَارِکُمْ وَاسْتِیْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْکُمْ وَقَدْ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَکُمْ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ لَکُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ۔ اَللّٰهُمَّ

عہ پہلے دو رکعت نماز جماعت سے پڑھے اور قرأت جہر سے پڑھے پھر دو خطبے پڑھے اور دونوں کے درمیان جلسہ بھی کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگے اور امام قلب ردا کرے مقتدی قلب ردا نہ کریں اور وہاں کفار نہ جانے پائیں ۱۲۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ غَيْرَ اٰجِلٍ • اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ • اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْعًا غَدَقًا مُّجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَائِمًا • اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقٰنِطِيْنَ • اَللّٰھُمَّ اِنَّ بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْبَهَائِمِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّاْوَآءِ وَالْجَهْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوْهُ اِلَّا اِلَيْكَ • اَللّٰھُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَآءِ وَاَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ • اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجَهْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرْیَ وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ مَا لَا يَكْشِفُهٗ غَيْرُكَ • اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا • وَحَوَّلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رِدَآءَهٗ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ وَظَهْرَ الرِّدَآءِ لِبَطْنِهٖ وَبَطْنَهٗ لِظَهْرِهٖ وَاَخَذَ فِی الدُّعَآءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالنَّاسُ كَذٰلِكَ •

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • وَهُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِيْدُ •

---

۱ و ۲ ابو داؤد عن دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳ عین زاد المعاد عن الشافعی ۱۲
۴ عین زاد المعاد عن الشافعی فیما ورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

اَلْخُطْبَةُ الْأَخِيْرَةُ لِجَمِيْعِ خُطَبِ الرِّسَالَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَسْتَعِيْنُہٗ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ۔ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَہٗ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِيْكَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّہٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰہَ شَيْئًا[1] ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَہٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ[2] عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَبَارِكْ[3] عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّيَّتِہٖ ۔ قَالَ[4] النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ

[1] سین ابوداؤد ۱۲ [2] عین ترغیب عن صحیح ابن حبان ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲ [4] احمد وترمذی ۱۲

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین / رضی اللہ عنہم اجمعین

اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ

وَاَقْضَاهُمْ[1] عَلِیٌّ وَّفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ[2] نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ[3] وَحَمْزَةُ

اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ • اَللّٰهُمَّ[4] اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ

مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا • اَللّٰهَ اللّٰهَ[5] فِیْ

اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ

فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ •[6] وَ

خَيْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ

يَلُوْنَهُمْ • وَالسُّلْطَانُ[7] ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ مَنْ[8] اَهَانَ

سُلْطَانَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ • اِنَّ اللّٰهَ[9] يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ

وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ط يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ •

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ •

---

[1] روی عن معمر عن قتادة مرسلا ۱۲ [2] ترمذی ۱۲ [3] عین جمع الفوائد عن الکبیر ۱۲ [4] ترمذی ۱۲

[5] ترمذی ۱۲ [6] متفق علیہ [7] عین ترغیب عن ابن ماجہ ۱۲ [8] ترمذی

[9] عین تاریخ الخلفاء عن عمر بن عبد العزیز امر نوابہ بقراءتہا فی الخطبة ۱۲

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ۚ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۔

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَقَالَ اَیْضًا اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۔

دُعَآءِ عقِیقہ

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ـــــ (اس جگہ بچّہ کا نام لے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ (اور اگر لڑکی ہے تو) بِدَمِهَا اور بِلَحْمِهَا اور بِعَظْمِهَا اور بِجِلْدِهَا اور بِشَعْرِهَا کہے) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ط وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔

عہ اخذ اولہ واخرہ من حدیث البزار والموصلی عن عائشۃ مرفوعا کما فی جمع الفوائد ولفظہ اذبحوا علی اسمہ وقولوا بسم اللہ اللہ اکبر منک ولک وھذہ عقیقۃ فلان اما تفصیل الاجزاء فمبین للاجمال ومتحد معہ لامبائن یحتاج الی دلیل مستقل کالمدرج یجعل کالجزء من الحدیث سرداوسند او اوسطہ یعنی الآیتین فیما اری من القیاس علی الاضحیۃ التی وردتا فیھا کما فی المشکوٰۃ عن احمد وابی داؤد وابن ماجۃ والدارمی ۱۲ منہ

افادہ العوام

بترجمۃ نصوص

خطبات الاحکام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

احقر عبدالکریم گمتھلوی عفی عنہ عرض رسا ہے کہ ایسے خطبات بہت جمع کیے گئے ہیں جس میں سال بھر کے جمعوں کے واسطے الگ الگ خطبہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن خطبات الاحکام لجمعات العام ۔ جو سیدی و مرشدی حکیم الامۃ سراج الملۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم کی تازہ ترین تالیف سے ہے علاوہ دیگر ظاہری و باطنی خوبیوں کے ایک ممتاز شان یہ رکھتی ہے کہ وہ بکثرت آیات و احادیث پر مشتمل اور احکام ظاہرہ و باطنہ کو جامع ہے چونکہ ہر شخص عربی نہیں سمجھتا اس لیے ان عجیب و غریب خطبوں کے مضامین سے عام شائقین کے منتفع ہونے کی غرض سے ان خطبوں کی آیات و احادیث کا ترجمہ کرنا مع ضروری فوائد کے مناسب معلوم ہوا ۔ لیکن خطبہ کے ساتھ ترجمہ پڑھنا خلافِ سنت ہے اسلیے مستقل طور سے ترجمہ کرکے آخیر میں ملحق کر دیا گیا ہے تاکہ سب مصالح کی رعایت ہو جائے

لہ بہترین صورت یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد اطلاع کر دی جائے جو شائقین ٹھہر جائیں ان کو بجائے وعظ کے ترجمہ سنا دیا جائے بعض لوگ خطبہ سے قبل وعظ وغیرہ شروع کر دیتے ہیں اس سے بھی اکثر نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے البیانہ کرنا چاہیے ۔ الا الضرورۃ و بعد فراغ المصلین من السنن ۱۲ منہ

اور چونکہ ہر خطبہ خاص خاص قسم کے احکام پر مشتمل ہے لہذا ہر خطبہ کا الگ عنوان لکھکر اس کی آیات واحادیث کا اس کے ذیل میں ترجمہ لکھا گیا ہے تاکہ ناظرین جس خطبہ کے متعلق ترجمہ دیکھنا چاہیں وہ بآسانی مل سکے اور توضیح کے لیے ضروری فوائد بھی لکھ دیے ہیں اور حضرت حکیم الامت مدفیوضہم مؤلف خطبات نے اصل مسودہ میں کچھ روایات ایسی تحریر فرمائی ہیں جن کو نظر ثانی کے وقت بغرض اختصار حذف فرمادیا ترجمہ میں ان کو بھی فوائد[1] کے ذیل میں لے لیا گیا ہے ان خصوصیات کے لحاظ سے اس کا لقب افادۃ العوام بترجمہ نصوص خطبات الاحکام رکھا گیا ہے حق تعالیٰ حضرت مولانا موصوف مدفیوضہم کی برکت سے اس کو بھی قبول فرمادے۔ آمین ثم آمین

خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون

۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ

---

[1] ان حذف شدہ روایات کا ترجمہ درمیان ہی میں لکھا گیا ہے اور ابتدا میں ف اور ختم پر منہ ۱۲ لکھ دیا گیا تھا تاکہ امتیاز رہے مگر طبع ثانی کے وقت نظر ثانی کا اتفاق ہوا تو کامل امتیاز کی غرض سے ان حذف شدہ روایات کو بالکل جدا کردیا ہے یعنی اول خطبہ کی موجودہ روایات کا ترجمہ درج کیا گیا اور اخیر میں اضافہ کا عنوان قائم کرکے حذف شدہ کا ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبۂ اوّل

علم دین کی فضیلت اور تاکید

حدیث اوّل ۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے (احکام شریعت کو) پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت (یعنی تھوڑی سی بات اور چھوٹا سا جملہ) ہو (بخاری) حدیث دوم ۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص ایسے راستے میں چلے جس میں وہ علم (دین) کی جستجو کرتا ہو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔ (مسلم)

حدیث سوم ۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے ۔ (متفق علیہ)

حدیث چہارم ۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علماء نبیوں کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے درہم و دینار کی میراث نہیں چھوڑی فقط علم کی میراث چھوڑی ہے پس جس شخص نے علم کو لے لیا اس نے بہت بڑا حصہ (میراث انبیاء علیہم السلام کا) حاصل کر لیا ۔ (احمد، ترمذی وابوداؤد، ابن ماجہ ودارمی)

حدیث پنجم ۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۔ (ابن ماجہ)

ف ۔ یہ حکم دوسرے احکام کثیرہ کی طرح مرد وعورت دونوں کے لیے ہے جیسا کہ بعض روایات میں مسلمۃ کا لفظ بھی آیا ہے پس ہر ایک عورت ومرد پر اپنی اپنی ضروریات کے مسائل کا سیکھنا لازم ہے اور علم سے دین کا علم مراد ہے پس جو لوگ اس حدیث شریف کو دنیوی علم حاصل کرنے کے لیے پڑھ دیتے ہیں وہ سخت غلطی اور

تحریف دین کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس پر کوئی دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں عیاں راچہ بیاں۔ لیکن مزید حجت قائم کرنے کے واسطے یہ حدیث ر۳، ر۷ ملاحظہ کرلی جائے۔

حدیث ششم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جس شخص سے (دین کی) کوئی ایسی بات دریافت کی گئی جس کو وہ جانتا ہو۔ پھر بھی اس نے نہیں بتلائی تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائیگی (احمد۔ وابوداؤد وترمذی)

ف:۔ اگر سائل کی کسی مصلحت یا کسی عذر کی وجہ سے جواب نہ دیا جائے تو وہ اس وعید سے مستثنیٰ ہے۔

حدیث ہفتم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو شخص ایسے علوم میں سے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے کچھ علم صرف اس واسطے سیکھے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کا سامان حاصل کیا جائے وہ شخص قیامت کے دن جنت کی خوش بو بھی نہ پائے گا (احمد وابوداؤد وابن ماجہ)

حدیث ہشتم:۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ تم فرائض[1] اور قرآن شریف سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ کیونکہ میری (ایک دن) وفات ہونے والی ہے۔ ترمذی (آیت مبارکہ) ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے "آیا وہ شخص (بہتر ہے) جو اوقات شب میں سجدہ وقیام کرتے ہوئے عبادت میں لگا ہوا ہو۔ آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کررہا ہو (یا وہ جو کہ نافرمان ہے آپ کہہ دیجیے کہ کیا) علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں وہی لوگ غور کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

ف:۔ اس آیت مبارکہ سے علم کی اور اس میں غور کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

---

[1] فرائض سے مراد کل فرائض ہیں یا علم فرائض ہے والاول اقرب ۱۲ منہ

خطبۂ دوم

عقائد درست کرنیکا بیان

آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے۔ اے مومنو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولؐ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل فرمائی تھی اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے (یا انکار کے مرادف کسی قول و فعل کا مرتکب ہو) بیشک وہ راہ ہدایت سے بہت دور جا پڑا۔

ف:۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی وحدانیت کا اور دوسری سب صفاتِ کمال کا اعتقاد رکھے یعنی یہ سمجھے کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تمام جہان کو اسی نے پیدا کیا ہے وہ بڑی قدرت والا ہے وہ اپنے بندوں کے نیک کام کی بہت قدر کرتا ہے (یعنی اس پر خوب ثواب دیتا ہے) اور اپنے ارادے سے جو چاہتا ہے کرتا ہے تمام عالم میں جو کچھ ہونے والا تھا اس نے سب پہلے ہی سے لکھ دیا تھا (اس کو تقدیر کہتے ہیں) اس جیسی کوئی چیز نہیں۔ اس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہو سکتی وہی سب کا خالق اور رازق ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ غالب ہے حکمت[ف] والا ہے اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں یعنی ہدایت خلق کے واسطے ان کو خدا نے بھیجا ہے اور وہ سچے ہیں جو احکام اور خبریں انہوں نے پہنچائی ہیں وہ برحق ہیں اور رسول پر اتاری ہوئی کتاب سے مراد قرآن مجید ہے وہ خدائے قدوس کا کلام ہے جبرئیل علیہ السلام اس کو لائے ہیں (اور سب

ف یہ سب صفات قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور ان کے سوا اور بہت سی خوبیاں ہیں جن کی تفصیل دوسری کتابوں سے معلوم ہو سکتی ہے ۱۲ منہ

پیغمبروں پر وحی لے کر یہی آیا کرتے تھے) اور پہلی کتابوں پر بھی یقین رکھے کہ بیشک حق تعالیٰ نے توریت، انجیل، زبور وغیرہ نازل فرمائی تھی (لیکن اب ان یہود و نصاریٰ نے بدل دیا اور وہ منسوخ ہو چکیں اب قیامت تک قرآن شریف ہی کا حکم جاری رہیگا اور قرآن شریف میں نہ کوئی تغیر و تبدل ہو سکا نہ آئندہ ہو سکے گا یہ ہمیشہ محفوظ رہیگا خدا نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے اور جو فرشتوں کے وجود کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے اور آخرت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے یعنی یہ اعتقاد رکھے کہ مرنے کے بعد قبر میں (اور دفن نہ ہوا تو جس حال میں ہو اسی حال میں) سوال ضرور ہوگا اور قبروں سے قیامت کے دن اٹھایا جاوے گا اور نامۂ اعمال تولے جاویں گے اور سب اعمال کا حساب ہوگا اور نیک بندوں کو حوضِ کوثر سے پانی پلایا جائے گا دوزخ پر پل صراط رکھا جائے گا (جو بال سے باریک تلوار سے تیز ہوگا جنتی لوگ اس پر سے پار ہو کر جنت میں پہنچیں گے اور دوزخی کٹ کٹ کر گر پڑیں گے) اور قیامت کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شفاعت بھی کریں گے۔ جنت والوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی ہوگا (جو سب نعمتوں سے افضل ہے) اور جنت دوزخ ہمیشہ رہے گی نہ کبھی فنا ہوگی نہ ان میں رہنے والے مریں گے اس کے علاوہ اور بھی ضروری عقیدے ہیں مثلاً تمام صحابہ کو عادل یقین کرنا اور ان سب سے چاروں خلفاء کو ترتیب وار افضل جاننا اور حضورؐ کی معراج کو برحق ماننا اور اولیائے امت کی کرامتوں کا قائل ہونا وغیرہ غرض مسلمانوں کو عقائد کا سنوارنا نہایت ضروری ہے۔ زیادہ تفصیل اور کتابوں سے معلوم کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسلام پر قائم رکھے۔ اور ایمان پر خاتمہ کرے۔ اور ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے اور جنت نصیب فرمادے۔ آمین ثم آمین ؎

خطبۂ سوم

پاکی کی فضیلت

حدیث اوّل :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاکی نصف ایمان ہے (مسلم)

حدیث دوم :۔ اور نیز ارشاد فرمایا کہ میری امت کے لوگ قیامت کے روز اس حال میں بلائے جائیں گے کہ وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے پس جو شخص تم میں سے اپنی چمک کو بڑھا لے۔ وہ بڑھا لے (متفق علیہ)

ف :۔ یعنی جہاں تک منہ اور ہاتھ پاؤں دھونا فرض ہے اس سے زیادہ دھولیا کرے اور یہ اخیر کا جملہ پس جو شخص سے اکثر محققین کے نزدیک ابوہریرہؓ کا ارشاد ہے۔ واللہ اعلم :۔

حدیث سوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے (مسلم)

حدیث چہارم :۔ ارشاد فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی پاکی ہے

ف :۔ یعنی جنابت اور حدث سے غسل اور وضو کرکے پاک ہونا۔

حدیث پنجم :۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے ایک بال کی جگہ (غسل) جنابت سے بغیر دھوئے چھوڑ دی اس کے ساتھ (جہنم کی) آگ میں ایسا ایسا (عذاب) کیا جاوے گا۔ (ابوداؤد واحمد ودارمی)

حدیث ششم :۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ آپ کا دو قبروں پر گذر ہوا کہ بیشک ان کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا (بلکہ) ایک تو ان میں سے پیشاب سے نہیں چھپتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا متفق علیہ۔ اور ایک روایت ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا (مسلم)

حدیث ہفتم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم رفع حاجت کی

جگہ پر پہنچو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ اس کی طرف پشت کرو (متفق علیہ۔ آیت مبارکہ
ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے (اے رسولؐ) آپ اس (مسجد ضرار) میں ہرگز نہ کھڑے ہو
جیئے۔ البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی وہ اس لائق ہے کہ
آپ اس میں کھڑے ہوں (اس سے مراد مسجد قبا ہے) اس مسجد میں ایسے آدمی ہیں
جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونیوالوں کو پسند کرتا ہے

ف:۔ (اضافہ الف) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرتؐ
نے مسجد قبا والوں سے دریافت فرمایا کہ تم کیا پاکی کیا کرتے ہو جس پر تمہاری تعریف
(قرآن شریف میں) کی گئی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد
پانی سے بھی استنجا کرتے ہیں فرمایا یہی بات (قابل تعریف) ہے

(ب) اگر نجاست مقدار درہم ادھر اُدھر پھیلی ہوئی ہو تب تو استنجا کرنا فرض
ہے اور اگر کم پھیلی ہو تو سنت اور اگر بالکل بھی نہ پھیلی ہو تو مستحب ہے اور زیادہ
پاکی کی یہی بات ہے کہ باوجود نجاست نہ پھیلنے کے پانی سے استنجا کیا جائے۔

خطبۂ چہارم

نماز کا بیان

حدیث اوّل:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ اسلام کی بنیاد
پانچ بنیادی چیزوں پر رکھی گئی ہے (وہ پانچ یہ ہیں) اس بات کی شہادت دینا کہ
خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ اور نماز قائم کرنا
(یعنی ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھنا) اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان شریف
کے روزے رکھنا (متفق علیہ)

حدیث دوم:۔ ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں
جس شخص نے ان کا وضو اچھی طرح کیا اور ان کو ان کے وقت پر پڑھا اور انکے رکوع

اور خشوع کو پورا کیا اللہ تعالیٰ پر اس کے واسطے یہ عہد ہے کہ اس کو بخشے گا۔ اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے واسطے اللہ پر عہد نہیں ہے۔ اگر چاہے بخشے اور اگر چاہے عذاب کرے۔ احمد و ابوداؤد

حدیث سوم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم اس (خدا) کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ لکڑیوں کیواسطے حکم دوں پس وہ جمع کی جاویں پھر نماز کا حکم دوں پس اس کے لیے اذان کہی جاوے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاوے پھر میں پیچھے رہ جاؤں ایسے لوگوں کی طرف جو کہ نماز میں حاضر نہ ہوں پس میں ان کے گھروں کو جلادوں۔

ف:۔ مگر آپ نے ایسا کیا نہیں۔ کیونکہ آپ کو بچوں کا خیال آگیا آیت مبارکہ ارشاد فرمایا۔ حق تعالیٰ شانہ، نے اور اے رسولؐ آپ نماز کی پابندی رکھیے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو یہ بات ایک نصیحت ہے ماننے والوں کے لیے۔

اضافہ:۔ نیز ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرے اس کے واسطے قیامت کے دن نور اور دلیل اور نجات بن جائے گی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے واسطے نہ نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات۔ اور وہ شخص قیامت کے روز فرعون اور ہامان کے ساتھ محشور ہوگا۔ احمد، دارمی۔ بیہقی ۱۲

خطبۂ پنجم

زکوٰۃ کا بیان

حدیث اوّل:۔ زکوٰۃ بھی اسلام کے پانچ رکنوں میں سے ہے جیسا کہ خطبۂ بالا کی پہلی روایت میں گذر چکا ہے وہاں دیکھ لیا جاوے مکرر ترجمہ نہیں کیا گیا۔

حدیث دوم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو اللہ تعالیٰ نے

مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کی شکل بنایا جاوے گا (گنجا سانپ زیادہ زہریلا ہوتا ہے) اور اس سانپ کی آنکھ پر دو سیاہ نقطے ہوں گے (نقطے بھی زیادہ زہریلے کی آنکھ پر ہوتے ہیں) وہ سانپ اس کے گلے میں ڈالا جاوے گا پھر وہ سانپ اس (شخص) کے دونوں جبڑے پکڑے گا پھر (اس سے) کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر (اس ارشاد کے بعد) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ولایحسبن الذین یبخلون اخیر آیت تک تلاوت فرمائی (بخاری)

ف:۔ اس آیت میں یہی مضمون ہے کہ بخیل کا مال اس کے گلے میں ڈالا جائیگا

حدیث سوم:۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایسے) شخص کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا۔ (جس نے اپنے لیے حکم دریافت کیا تھا) تو اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کرے کیونکہ وہ پاکی ہے تجھ کو وہ پاک کر دے گی اور عطیہ دیوے تو اپنے رشتہ داروں کو اور پہچانے تو مسکین اور پڑوسی اور سائل کے حق کو (عین ترغیب عن احمد) آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے قائم کرو تم نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ۔ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

خطبہ ششم

تعلیم قرآن اور اس پر عمل کرنیکا بیان

حدیث اوّل:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری)

حدیث دوم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (قیامت کے دن) قرآن (پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے) کو کہا جاویگا کہ پڑھ اور درجے حاصل کر۔ اور سنوار کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا کیوں کہ تیرا درجہ اس

آیت کے ختم پر ہے جس کو تو پڑھے (احمد ترمذی، نسائی)۔

ف :۔ پس جس قدر آیات کی وہ تلاوت کرے گا اسی قدر اس کو درجات عطا فرمائے جاویں گے جو لوگ دنیوی ترقی کے واسطے تعلیم دنیا میں مصروف و مشغول ہو کر قرآن شریف کی تعلیم مبارک سے غافل ہو رہے ہیں وہ لوگ غور کریں کہ کسقدر دولت سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں خداوند تعالیٰ فہم سلیم عطا فرما دے۔

حدیث سوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیشک وہ شخص کہ جس کے جوف (قلب) میں قرآن شریف بالکل نہ ہو وہ اجڑے ہوئے گھر جیسا ہے ۔(ترمذی ۔ دارمی)

حدیث چہارم :۔ ارشاد فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے (پس فی حرف دس نیکیاں ملتی ہیں)

حدیث پنجم :۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جس شخص نے قرآن شریف پڑھا اور اس کو یاد کیا اور اس کے حلال (بتلائے ہوئے) کو حلال اور اس کے حرام (بتلائے ہوئے) کو حرام سمجھا (یعنی اس پر عمل کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا۔ جن کے لیے دوزخ ضروری ہو چکی ہو (احمد ترمذی ابن ماجہ دارمی)

ف :۔ یعنی جو گنہ گار بدون توبہ کیے مرجانے کی وجہ سے دوزخ میں جانیکے مستحق ہو گئے ہوں گے۔ ان کی نجات ہو جائے گی کیونکہ کفر و شرک کرنے والے کی کسی طرح نجات نہ ہو گی آیت مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے کہ یہ قرآن کریم محفوظ کتاب میں درج ہے اس کو بجز پاک لوگوں کے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

خطبۂ ہفتم

ذکر اللہ اور دعا کا بیان

حدیث اوّل :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ نہیں بیٹھتی کوئی جماعت جو اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر گھیر لیتے ہیں ان کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور نازل ہوتی ہے ان پر راحت اور تسلی اور خدائے تعالیٰ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتا ہے (مسلم)

ف :۔ یعنی ملائکہ مقربین سے ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے جو ذکر خداوندی میں مشغول ہوں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو یکدو کس یکدو نفس بہر خدا بنشینند

حدیث دوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا اس کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے (یعنی ذاکر زندہ اور غافل مردہ ہے) (متفق علیہ)

حدیث سوم :۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ دعاء عبادت کا مغز ہے (ترمذی)

حدیث چہارم :۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے نزدیک دعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ۔ ترمذی و ابن ماجہ)

حدیث پنجم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیشک دعاء نفع دیتی ہے اس (بلا اور مصیبت) سے جو نازل ہو چکی اور اس سے بھی جو نازل نہیں ہوئی ۔ (یعنی دعا سے نازل شدہ بلا دور ہو جاتی ہے) اور جو آیندہ آنے والی تھی وہ بھی ٹل جاتی تھی پس اے بندگانِ خدا تمہارے ذمہ (ہر حال میں) دعاء کرنا ضروری ہے (کیونکہ اگر اس وقت کسی آفت میں مبتلا نہیں تو کیا خبر کہ آئندہ بھی کوئی آفت آنے والی نہیں

ہے (ترمذی)

حدیث ششم :۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا خدا تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے (اللہ اللہ کیا ٹھکانہ ہے کرم کا) ترمذی :۔ آیت مبارکہ۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! اللہ کی یاد خوب کثرت سے کیا کرو اور صبح شام (یعنی ہر وقت) اس کی تسبیح اور پاکی بیان کیا کرو۔

اضافہ :۔ (الف) آنحضرت ؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کی کیاریوں میں گذرو تو (ان میں سے) خوب کھاؤ۔ صحابہؓ نے عرض کیا جنت کی کیاریاں کیا ہیں آپ ؐ نے فرمایا ذکر کے حلقے۔ ترمذی۔ (ب) ارشاد فرمایا آنحضرت ؐ نے کہ شیطان انسان کے دل پر بیٹھا ہوا ہے جب وہ خدا کو یاد کرتا ہے تو شیطان غائب ہو جاتا ہے اور جب غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔ بخاری۔ (ج) آں حضرت ؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا مانگا کرو کہ قبول کا یقین رکھتے ہو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ قلبِ غافل سے دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

خطبہ ہشتم

نوافل کا بیان

حدیث اوّل :۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا بندہ میرا قرب نوافل کے ساتھ حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں۔

ف :۔ اس سے بڑھ کر کیا دولت ہو سکتی ہے۔

حدیث دوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اپنے اوپر رات کے قیام (یعنی تہجد) کو لازم پکڑ لو کیونکہ وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ (چلا آتا)

ہے اور تم کو تمہارے رب سے قریب کرنے والا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے (ترمذی)

حدیثِ سوم :۔ ارشاد فرمایا آں حضرتؐ نے اے عبداللہ (یہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ہیں) فلاں شخص جیسا نہ ہونا کہ وہ رات کو اٹھتا تھا پھر اس کو ترک کر دیا بلکہ ہمیشہ پابندی سے تہجد پڑھتے رہو) متفق علیہ

حدیث چہارم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دین آسان ہے اور نہیں مبالغہ کرتا کوئی شخص دین میں مگر اس پر دین غالب آتا ہے (یعنی جو شخص مبالغہ کرتا ہے وہ تھک کر رہ جاتا ہے) پس تم میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال پر رہو اور خوش رہو اور مدد چاہو صبح وشام اور کچھ اخیر رات کی اندھیری میں (یعنی ان تین اوقات میں نفل عبادت کر لیا کرو اس سے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے)

ف :۔ کس قدر سہولت فرما دی گئی ہے پھر بھی کوئی ہمت نہ کرے تو اس کا کیا علاج (بخاری)

حدیث پنجم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے وظیفے سے سوتا رہ جائے یا اس میں سے کچھ رہ جائے پھر اس کو فجر اور ظہر کے درمیان کسی وقت پڑھ لے تو اس کے واسطے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے کہ گویا اس نے رات ہی کو پڑھا (مسلم)۔

ف :۔ ضعیف العمر پر کتنی رحمت ہے۔ آیتِ مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے ذکر کر اپنے رب کا (خواہ) اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور (خواہ) پکار سے کم (یعنی معتدل آواز کے ساتھ) صبح اور شام کے وقت اور غافلوں میں سے مت ہو۔

ف ۔ اس میں ذکر جہر مفرط (یعنی حد سے زیادہ) ممنوع ہے حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے اور ذکر جہر میں اس کی رعایت بھی ضروری ہے کہ کسی کو تکلیف و تشویش نہ ہو اور ایسے وقت اور ایسی جگہ کرے کہ کسی کا حرج نہ ہو۔

اضافہ:۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا (یہ قیامت کے حساب کا ذکر ہے اور قبر میں سب سے پیشتر پیشاب کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اس سے بچاؤ کیا تھا یا نہیں) پس اگر وہ (یعنی نماز) ٹھیک رہی تو کامیاب اور بامراد ہو گیا اور اس میں کمی رہے گی تو وہ ناکام اور بے مراد رہے گا اور اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی رہ جائے گی تو حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماوے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے واسطے کوئی نفل ہے پس (اگر نفل ہوئے تو) انکے ساتھ وہ کمی پوری کی جاوے گی جو فرضوں میں رہ گئی ہو پھر اسی طرح اس کے سب اعمال کا حساب کیا جاوے گا (کہ نفل سے فرضوں کی کمی کو زکوٰۃ اور روزہ وغیرہ میں بھی پورا کر لیا جائے گا) ابوداؤد

خطبہ نہم

کھانے پینے میں میانہ روی کا بیان

آیتِ مبارکہ:۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو۔

ف:۔ اسراف اس کو کہتے ہیں کہ گناہ کے کاموں میں خرچ کیا جائے اور اسی میں وہ خرچ بھی داخل ہے جو بلا ضرورت شدید طاقت سے زیادہ جائز کاموں میں خرچ کیا جائے کیوں کہ اس کا انجام بے صبری اور حرص و بدنیتی ہوتا ہے۔

حدیثِ اول:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) حلال کو حرام قرار دینا نہیں ہے اور نہ مال کو ضائع کرنا ہے ولیکن زہد یہ ہے کہ جو تیرے پاس موجود ہے اس سے بے رغبتی اس سے زیادہ نہ ہو جو اللہ جل شانہٗ کے پاس ہے (ترمذی، ابنِ ماجہ)

ف:۔ مطلب یہ ہے کہ جو یہ سمجھے گا کہ خدائے تعالیٰ سب کاموں کا بنانے والا ہے تو دنیا میں اس کا قلب مشغول نہ ہوگا اصل زہد یہ ہے اور لوگ جو حلال چیزوں کا

استعمال ترک کر دیتے ہیں یا مال کو ویسے ہی اڑا دیتے ہیں اس کا نام زہد نہیں ہے۔

حدیث دوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روح امین (یعنی جبرئیلؑ) نے میرے دل میں یہ القا کیا کہ کوئی جاندار نہیں مرے گا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرے۔ خبردار! پس اللہ سے ڈرو اور طلب معاش میں میانہ روی اختیار کرو اور رزق میں دیر ہونا تم کو اس بات پر ہرگز برانگیختہ نہ کرے۔ کہ اس کو اللہ کی نافرمانیوں کے ذریعہ طلب کرنے لگو کیونکہ جو اللہ کے پاس ہے وہ حاصل نہیں کیا جاتا مگر اس کی فرمانبرداری کے ذریعہ سے (شرح السنہ و بیہقی)

ف :۔ اور اگر نافرمانی کی حالت میں روزی ملے تو وہ نعمت نہیں بلکہ دو جہان میں وبالِ جان ہے یہاں تو اس کی وجہ سے چین نہیں مل سکتا اور آخرت میں نافرمانی پر عذاب ہوگا۔

حدیث سوم :۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ تحقیق جب میں گوشت کھاتا ہوں مجھے (نفسانی) اشتعال ہو جاتا ہے اور (اسی لیے) میں نے گوشت کو (اپنے اوپر) حرام کر لیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا (الآیۃ) یعنی اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ ان پاک چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ (علین کما لین عن الترمذی)

ف :۔ اس میں اس کی ممانعت ہے کہ حلال چیز کے ساتھ اعتقاداً یا عملاً حرام کا برتاؤ کیا جاوے یعنی اس کو حرام سمجھنے لگے البتہ اگر کسی وجہ سے مثلاً بیماری یا ضعف یا مجاہدہ وغیرہ کے باعث حلال چیز کا استعمال ترک کر دیا جائے تو اس ترک کو ثواب نہ سمجھے بلکہ نفس کا علاج سمجھے تو مضائقہ نہیں

حدیث چہارم :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شکر کرنے والا مثل روزہ دار صابر کے ہے (ترمذی و ابن ماجہ)

آیت مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے کہ جن چیزوں کے بارے میں تمہارا جھوٹا دعویٰ ہے ان کی نسبت اپنی زبانوں کے جھوٹ بنانے سے یوں مت کہدیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹ باندھ بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے۔

اضافہ (الف) نیز حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے یَآ اَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا الآیہ یعنی اے لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور ارشاد فرمایا وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ الآیہ یعنی اور وہی (اللہ) ہے جس نے باغات پیدا کیے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں (جیسے انگور) اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی میں کھانے کی مختلف طرح کی چیزیں ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور (کبھی) نہیں بھی ہوتے ان سب کا پھل کھاؤ جب وہ نکل آوے اور اس میں جو حق (شرع سے واجب ہے) وہ اس کے کاٹنے (اور توڑنے) کے دن ادا کر دیا کرو اور حد سے مت گذرنا یقیناً حد سے گذرنے والوں کو وہ یعنی اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

(ب) اور سورۂ فرقان میں ہے وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا الآیہ (یعنی وہ اللہ کے خاص بندے) جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ زیادتی کرتے ہیں نہ تنگی اور (بلکہ انکا خرچ) اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

(ج) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بالیقین اللہ تعالیٰ بندے سے خوش ہوتا ہے اس بات پر کہ وہ لقمہ کھاتا ہے تو اس پر شکر کرتا ہے اور (یا) پانی کا گھونٹ پیتا ہے تب اس پر شکر کرتا ہے (مسلم)

خطبۂ دہم

حقوقِ نکاح کا بیان

آیت مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ، نے اور بیشک ہم نے آپ سے پیشتر رسول بھیجے ہیں اور ان کے لیے بیویاں اور اولاد بنائی ہیں۔

حدیث اوّل :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جوانوں کے گروہ جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھے ہیں اسے چاہیے کہ نکاح کرے کیونکہ وہ آنکھوں کو (بد نگاہی سے) زیادہ بچانے والا ہے اور شرمگاہ کو زیادہ بچانے والا ہے اور جو طاقت نہ رکھے (نان و نفقہ پر قادر نہ ہونے وغیرہ کی وجہ سے) پس اس پر بکثرت روزہ رکھنا لازم ہے بیشک وہ اس کے لیے ایک قسم کا خصی ہونا ہے۔ متفق علیہ

ف :۔ کیونکہ زیادہ روزہ رکھنے سے ضعف بڑھ جاتا ہے اور شہوت نہیں رہتی اور خصی ہونے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ شہوت نہ رہے بلکہ خصی ہونے میں یہ خرابی ہے کہ اگر پھر کسی وقت وسعت ہو جانے پر نکاح کرنا چاہے تو شہوت کا لوٹنا ممکن نہیں اس واسطے خصی ہونے کی ممانعت آئی ہے اور روزہ سے جو ضعف ہو جاتا ہے وہ بوقتِ ضرورت عمدہ غذا یا دوا کے استعمال سے دور ہو سکتا ہے۔

حدیث دوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے بڑھ کر برکت کے اعتبار سے وہ نکاح ہے جس میں خرچ کم ہو (بیہقی) یعنی مہر وغیرہ کم ہو۔ افسوس ہے کہ آج لوگ زیادہ خرچ کرنے کو فخر سمجھتے ہیں اور کم خرچ کرنے والے نکاح کو معیوب خیال کرتے ہیں (فَاِلَی اللّٰہِ المشتکی)

حدیث سوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پیغام دے تمہیں وہ شخص جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر تم نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہو جائے گا (ترمذی)

حدیث چہارم :۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس کے یہاں بچہ پیدا ہو، چاہیے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اس کو خوب ادب سکھا دے پس جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اور اگر بالغ ہو گیا اور اس نے (بلا عذر) شادی نہ کی اور وہ کوئی گناہ کر بیٹھا پس اس کا گناہ اس کے باپ کے ذمہ بھی ہوگا (بیہقی)

آیت مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تم میں جو بے بیاہ ہوں ان کا نکاح کر دیا کرو اور (ان کا بھی) جو تمہارے غلام اور لونڈیوں میں لائق ہوں اگر وہ مفلس ہونگے تو خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے خوب جاننے والا ہے۔

اضافہ :۔ (الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑا (متفق علیہ) پس اس سے بچنے کا بہت اہتمام لازم ہے۔

(ب) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ان کی مدد کرنا حق ہے (ان میں سے ایک اس کو بھی فرمایا) جو نکاح کرے عفت کے ارادے سے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب آدمی نے نکاح کر لیا تو اس نے نصف دین کی تو تکمیل کر لی۔ اب باقی نصف میں اللہ سے ڈرتا رہے (بیہقی)

خطبۂ یازدہم

کسبِ معاش کا بیان

حدیث اوّل :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کسبِ معاش کا تلاش کرنا ایک فرض ہے بعد فرض کے۔ (بیہقی)

ف :۔ یعنی فریضہ نماز وغیرہ کے بعد اس کا درجہ ہے یہ نہیں کہ اس میں منہمک ہو کر نماز بھی بھول جاؤ اور جس کو غنائے ظاہری و باطنی نصیب ہو وہ اس سے بالکل ہی مستغنی ہے ۔ واللہ اعلم ۔

حدیث دوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کہ کسی شخص نے ہرگز کوئی کھانا اپنے ہاتھوں کی کمائی کھانے سے بہتر نہیں کھایا اور بے شک خدا کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے (بخاری)

حدیث سوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ بولنے والا، امانت دار تاجر انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا ۔ ترمذی ۔ دارمی ۔ دارقطنی ابن ماجہ ۔

حدیث چہارم :۔ آں حضرتؐ نے طٰسم کی تلاوت کی یہاں تک کہ قصۂ موسیٰ علیہ السلام تک پہنچے تو فرمایا بیشک موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو آٹھ یا دس سال تک اجیر بنایا اپنی شرمگاہ کو پاک رکھنے اور کھانے پینے کے عوض میں (احمد، ابن ماجہ)

حدیث پنجم :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا کہ جا اور لکڑیاں جمع کر اور بیچ (پس وہ شخص چلا گیا لکڑیاں لاتا اور بیچتا رہا ۔ پھر حاضر ہوا آپؐ کے پاس اور دس درہم کما چکا تھا اور بعض کا کپڑا اور بعض کا کھانا خرید چکا تھا) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال کرنا تیرے چہرے میں زخم لاوے (ابوداؤد)

حدیث ششم :۔ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا کوئی پیشہ کیا کرتا تھا پس اس کمانے والے نے اپنے بھائی کی شکایت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی (کہ یہ کچھ کماتا نہیں) آپؐ نے فرمایا کہ شاید تجھ کو اسی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے (ترمذی)

آیتِ مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے پس جب (جمعہ کی) نماز پوری

ہو چکے تو (اس وقت تم کو اجازت ہے کہ) تم زمین پر چلو پھرو اور اللہ کی روزی تلاش کرو اور (اس حالت میں بھی) تم اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہا کرو تاکہ تم کو فلاح ہو (اور نجات ہو)

اضافہ:۔ (الف) اور حضرت علی وسعد بن مالک وعبداللہ بن مسعود وعمر بن عبدالعزیز اور قاسم بن عروہ اور آلِ ابی بکر اور آلِ علی اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم نے کھیتی کی ہے (بخاری)

(ب) اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (زمین) کرایہ پر دینے کا امر فرمایا ہے (مسلم)

(ج) ان روایات سے کسبِ حلال کی ضرورت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے اس لیے اس میں سعی اور کوشش لازم ہے البتہ جو شخص ایسا قوی القلب ہو جسکے لیے کسب کسی واجب میں خلل انداز نہ ہوتا ہو اس کو ترک کسب کی اجازت ہے جیسا کہ روایت ششم سے معلوم ہوتا ہے بلکہ بعض حالتوں میں متوکلین کے لیے ترک کسب افضل ہے جس کی تفصیل التکشف وغیرہ کتب تصوف سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اور کسب حرام سے تو ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔

خطبۂ دوازدہم

کسب حرام سے بچنے کا بیان

حدیث اوّل:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام کر دیا ہے (متفق علیہ)

(ف) آج کل تصویروں کی عام طور پر خرید وفروخت ہو رہی ہے یہ اس حدیث شریف کی رو سے حرام ہے (نیز عام طور پر گائے، بھینس وغیرہ مر جائے تو

چمار وغیرہ کو دیتے ہیں اور اس کا عوض لیتے ہیں حالانکہ یہ بالکل حرام ہے مردار کا کوئی عوض لینا جائز نہیں ہے البتہ اگر کسی مردار کی کھال اپنے طور پر مزدوری دیکر یا ویسے ہی رنگوالی جائے تو رنگنے کے بعد اس کی خرید وفروخت درست ہے۔

حدیث دوم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تاجر لوگ قیامت کے دن (فجار یعنی نافرمان) ہونے کی حالت میں اٹھائے جاویں گے مگر وہ شخص جس نے (خرید وفروخت میں) تقویٰ اختیار کیا اور سچی قسم کھائی اور سچ بولا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی)

حدیث سوم:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانیوالے اور کھلانے والے اور لکھنے والوں اور گواہوں پر لعنت کی ہے (مسلم) افسوس آجکل یہ سب کام بے دھڑک کیے جا رہے ہیں۔

حدیث چہارم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس کسی نے کوئی عیب دار چیز بیچی (اور اس پر مطلع نہیں کیا وہ ہمیشہ خدا کی دشمنی اور غصہ میں رہتا ہے) یا (یوں فرمایا) اس پر ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں (ابن ماجہ)

حدیث پنجم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی ظلماً لے لی ہو بیشک وہ قیامت کے دن وہ اس کے گلے میں ڈالی جائے گی۔ ساتوں زمین سے (متفق علیہ) یعنی جتنی زمین دبائی ہے اتنی ہی زمین ساتوں زمین کی گہرائی تک گلے میں ڈالی جائے گی بلکہ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ زمین خود اسی ظالم سے کھدوائی جاوے گی جو لوگ دوسروں کو حق نہیں دیتے وہ ذرا خیال کریں کہ کس قدر وبال اپنے ذمہ لے رہے ہیں خاص کر بعض ملکوں (مثلاً پنجاب وغیرہ) میں تو ہمشیرہ وغیرہ وارثان شرعیہ کو بالکل ہی محروم قرار دے رکھا ہے۔ اس بارے میں رسالہ غصب المیراث ضرور دیکھ لیا جائے۔

حدیث ششم:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور دلوانے والے پر (احمد و بیہقی)

حدیث ہفتم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دھوکہ دینے کے لیے بولی نہ بڑھاؤ (جیسا کہ بعض لوگ نیلام والوں سے مل کر بولی بڑھاتے رہتے ہیں تاکہ دوسرا شخص دھوکہ میں آکر زیادہ قیمت لگا دے) اور اونٹنی اور بکری (ونیز دیگر مواشی) کا دودھ نہ روکو (جیسا کہ بعض لوگ خریدار کو دھوکہ دینے کے واسطے کیا کرتے ہیں) متفق علیہ

حدیث ہشتم :۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص دھوکہ دے وہ مجھ سے تعلق رکھنے والا نہیں ہے (مسلم)

(ف) معاملات کی صفائی اور کسبِ حرام سے پرہیز کے متعلق یہ چند روایتیں لکھی گئی ہیں جن سے حرام خوری کی مذمت اور اس کی اکثر ضروری صورتیں معلوم ہوگئی ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لیے بہشتی زیور اور صفائی معاملات کا مطالعہ ضروری ہے۔

آیتِ مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریق پر مت کھاؤ لیکن (مُباح طور پر ہو مثلاً) یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو (تو مضائقہ نہیں) اور تم ایک دوسرے کو قتل مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہیں۔

اضافہ :۔ (الف) اور ممانعت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے (ابوداؤد) آج کل بیع کی بہت صورتیں جو اکثر کمپنیوں کی طرف سے رائج ہیں وہ اور جان کا بیمہ سب جوا ہے۔

(ب) آں حضرتؐ نے دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا ہے (مسلم)

(ج) ونیز آپؐ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس کا قابل (استعمال) ہونا ظاہر نہ ہوجائے (متفق علیہ) آجکل یہ بلا بھی عام ہورہی ہے کہ پھل آنے سے بیشتر بہار کی بیع ہوتی ہے اس کو سعی بلیغ سے روکنا چاہیے کیونکہ ایسے پھلوں کا بہار کے خریدار سے بھی خریدنا جائز نہیں ہے۔

خطبۂ سیزدہم

حقوقِ عامہ وخاصہ کا بیان

آیات طیبات:۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے اور نہ کرو قتل تم اولاد کو تنگدستی سے ڈر کر (جیسا کہ کفار کرتے تھے) و نیز ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لیے بھی حقوق ہیں جیسا کہ ان پر مردوں کے حقوق ہیں و نیز ارشاد فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور (دوسرے) اہلِ قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور ان (غلام لونڈیوں) کے ساتھ بھی جو شرعًا تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں۔

حدیث اول:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ مومن کیلیے مومن کے ذمہ چھ حق ہیں جب وہ مریض ہو تو اس کی عیادت (بیمار پرسی) کرے اور جب انتقال ہو جاوے تو اس (کے جنازہ) پر حاضر ہووے اور جب دعوت کرے تو قبول کرے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور اگر عذر ہو تو قبول نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی شرعی عذر ہو تو قبول کرنا جائز بھی نہیں ہے اور قبول دعوت کا حکم عام ہے خواہ کھانے کے لیے دعوت ہو یا کسی اور ضرورت کے لیے ہر دعوت کو قبول کرنا حق مسلم ہے) اور جب وہ ملے تو سلام کرے اور جب چھینکے (اور الحمد للہ کہے تو سننے والا) یرحمک اللہ کہے اور غائب ہو یا حاضر ہو (ہر حال میں) اس کی خیر خواہی کرے (نسائی)

حدیث دوم:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے (متفق علیہ)

حدیث سوم:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب مومن ایک آدمی کی مانند ہیں کہ اگر آدمی کی آنکھ میں تکلیف ہو تو کل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے

اور اگر سر میں تکلیف ہو تو تب بھی کل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے (مسلم) اسی طرح اگر ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو تکلیف ہونا چاہیے۔

حدیث چہارم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب باتوں سے جھوٹی ہے (یعنی بدگمانی کی بات اکثر جھوٹی نکلتی ہے) اور نہ خود عیب تلاش کرو نہ کسی سے کسی کے عیب کی جستجو کیا کرو (لیکن اگر حاکم وغیرہ قوی قرینہ کی بناپر تحقیق واقعہ کریں تو وہ تجسس ممنوع نہیں ہے) اور دھوکہ دینے کو (نیلام میں) قیمت نہ بڑھاؤ اور آپس میں حسد نہ کرو۔ اور نہ آپس میں کینہ رکھو اور نہ آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندے بھائی (ہو کر) رہو (متفق علیہ)

آیت مبارکہ:۔ فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیشک آپ ؐ خلق عظیم پر ہیں۔

اضافہ:۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اے ایمان والو! نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے۔ کیا عجب کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام بھی برا لگتا ہے اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آویں گے تو وہ لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔ اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو۔ کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور کسی کے عیب کا سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔

خطبہ چہاردہم

بُرے ہم نشین سے الگ رہنے کا بیان

حدیث اوّل :۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض فتنوں کا ذکر کیا اور صحابہ نے عرض کیا کہ آپ (اس وقت کے لیے) ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا بس تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ (علین جمع الفوائد عن ابی داؤد) یعنی باہر نہ نکلو کہ ان فتنوں میں شریک ہونا پڑے۔

حدیث دوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر پہاڑ کی چوٹی اور بارش کے موقع کو تلاش کرتا پھرے گا اپنے دین کو فتنوں سے بچا کر بھاگے گا (علین جمع الفوائد عن مالک والبخاری وابی داؤد والنسائی)

حدیث سوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کے بارہ میں کہ پکڑے رہے تو مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو عرض کیا گیا پس اگر نہ ہو ان کی جماعت سے کوئی امام۔ ارشاد فرمایا (تو ایسی حالت میں) ان کل فرقوں سے دور رہنا (علین جمع الفوائد عن الشیخین وابی داؤد)

حدیث چہارم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خلوت بہتر ہے برے ہم نشین سے اور نیک ہم نشین بہتر ہے خلوت (میں رہنے) سے (بیہقی) ان سب روایات سے معلوم ہو گیا کہ نہ ہر حال میں خلوت بہتر ہے۔ نہ جلوت بلکہ خلوت برے ہم نشینوں سے بچنے کے واسطے ہے اور جلوت اچھی صحبت کے لیے ہے اور فتنہ کے موقعہ پر ضعیف لوگوں کے لیے (یعنی جو کہ رفع فتنہ پر قادر نہ ہوں خلوت بہتر ہے جیسا کہ ابھی آنے والی آیت سے ثابت ہوتا ہے۔

آیت مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ (موسیٰ نے کہا) اے میرے رب میں

نہیں مالک ہوں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا پس علیحدگی کر دیجیے ہم میں اور فاسق قوم میں ۔

اضافہ :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ سوال کیا گیا آپ سے اس آیت کے بارے میں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ الآیہ یعنی اے ایمان والو اپنی (اصلاح کی) فکر کرو جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں پس فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو یہاں تک کہ جب حرص کی پیروی اور خواہش کی اتباع اور دنیا کو ترجیح دینا اور ہر ایک رائے والے کا اپنی رائے کو پسند کرنا دیکھو تو پھر تجھ پر اپنی فکر لازم ہے اور اس وقت عوام کے کام کو اپنے (ذمہ) سے الگ کر دے (جمع الفوائد عن ابی داؤد والترمذی)

(ف) یعنی جب دیکھا جاوے کہ ہر شخص اپنی رائے پر چلتا ہے اور خواہش نفسانی کو ترک نہیں کرتا اور حرص میں مبتلا رہتا ہے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر معاف ہے ۔

خطبہ پانزدہم
کسی ضرورت سے سفر کرنے اور اسکے آداب کا بیان

آیات طیبات :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اس کو (راستے ہی میں) موت آجاوے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا جو اس نے اپنے فضل سے اپنے ذمہ کر لیا ہے اور اللہ غفور رحیم ہے ونیز ارشاد فرمایا پس تم میں سے جو شخص (ماہ رمضان میں) مریض ہو یا سفر میں ہو تو (بجائے ایام رمضان کے) دوسرے دنوں کا شمار (کرنا قضا رکھنے کے لیے) اس کے ذمہ ہے ونیز ارشاد فرمایا کہ اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں

ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجی سے آیا ہو یا تم نے بیویوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمّم کر لیا کرو۔

حدیث اوّل :- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جو شخص کوئی راستہ چلے علم کی تلاش میں اس کیلئے جنت کی طرف راستہ آسان کر دوں گا (بیہقی)

حدیث دوم :- ارشاد فرمایا آں حضرت نے ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کیلیے دوسری بستی میں گیا پس حق تعالیٰ نے اس کی گذرگاہ پر اس کے واسطے ایک فرشتے کو منتظر بٹھا دیا اس نے (یعنی جب وہ وہاں پہنچا تو فرشتے نے) کہا تو کہاں کا ارادہ کر رہا ہے۔ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے بھائی (سے ملنے) کا ارادہ رکھتا ہوں فرشتے نے دریافت کیا کہ آیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے کہ جس کو تو بڑھاتا ہے اس نے جواب دیا نہیں مگر یہ کہ میں اس کو اللہ کے لیے دوست رکھتا ہوں فرشتے نے کہا پس طرف تیری میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں۔ یہ خوش خبری دیکر "بیشک اللہ تجھکو دوست رکھتا ہے جیسا کہ تو اس شخص کو اللہ کے لیے دوست رکھتا ہے" (مسلم)

حدیث سوم :- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے روکتا ہے سونے سے اور کھانے سے اور پینے سے پس جب پوری کر چکے مسافر اپنی حاجت کو تو اس کو چاہیے کہ جلدی آجاوے اپنے اہل وعیال کی طرف (متفق علیہ)

آیت مبارکہ :- ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے اور مت ہو تم ان لوگوں کی طرح جو نکلے اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کیواسطے اور روکتے ہیں اللہ کے راستے سے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کو (اپنے علم سے) گھیرے ہوئے ہے۔

اضافہ :- (الف) ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ جن لوگوں نے ہجرت کی اللہ کے لیے بعد اس کے کہ ان پر (کفار کی طرف سے) ظلم کیا گیا ہے البتہ ہم انکو

دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور اجر آخرت کا بہت بڑا ہے
(ب) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے سفر کے بارے میں جس شخص کے پاس زیادہ سواری ہو وہ اس شخص کی مدد کرے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس زیادہ زادِ راہ ہو وہ اس شخص کی مدد کرے جس کے پاس زادِ راہ نہ ہو (مسلم) و نیز ارشاد فرمایا ہے جب تم سفر کرو تو فراخ سالی میں تو اونٹ (وغیرہ سواری) کو اس کا حق دے دو (یعنی راستے میں اس کو گھانس کھلاؤ) جب تم قحط کے سال سفر کرو تو جلدی سفر پورا کرو۔ (تاکہ منزل پر پہنچ کر اس کو جلد چارہ مل جاوے) اور جب تم رات کو منزل کرو تو راستے سے بچو (یعنی راستے سے الگ ٹھہرو) کیونکہ رات کو جانور راستوں پر چلتے پھرتے رہتے ہیں (مسلم)

خطبۂ شانزدہم

خلاف شرع گانے اور اسکے سننے کی ممانعت

حدیث اوّل:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی کو اگاتا ہے (بیہقی)
(ف) بعض صوفیائے کرام نے ان شرائط کے مطابق گانا سنا ہے جو فقہا اور عارفین نے جوازِ سماع کے لیے لگائی ہیں سو ان پر کوئی الزام نہیں البتہ جو لوگ بدون ان شرطوں کے سنتے ہیں وہ گمراہی میں ہیں اور اپنے نفس کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور شرائط کی تفصیل رسالہ حق السماع میں بخوبی موجود ہے۔

حدیث دوم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مت خرید گانے والیوں کو اور نہ ان کو بیچو ان کی قیمت حرام ہے اور اسی کی مثل میں نازل ہوئی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ (الآیہ) یعنی اور بعضا آدمی ایسا بھی ہے جو (قرآن سے اعراض کرکے) ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو (اللہ سے) غافل کرنیوالی ہیں۔

حدیث سوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک مجھ کو میرے پروردگار نے تمام عالم کے لیے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور آلاتِ لہو اور مزامیر اور بتوں اور صلیب اور جاہلیت کے کام کے مٹانے کا حکم دیا ہے (احمد)

حدیث چہارم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، قیامت کی علامتوں کے بیان میں اور جب ظاہر ہو جاویں گانے والیاں اور آلاتِ لہو (اسکے بعد اور نشانیاں بیان کر کے فرمایا) تو انتظار کرو اس وقت سرخ ہوا (یعنی سخت آندھی کا) اور زلزلہ کا اور زمین میں دھنسنے کا اور مسخ (یعنی صورتیں بدلنے کا) اور پتھر برسنے کا اور ایسی نشانیوں کا جو لگاتار آویں جیسا کہ وہ لڑی جس کا دھاگہ توڑ دیا جاوے لگاتار گرتی ہے۔

آیتِ مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے سو کیا تم اس کلامِ پاک سے تعجب کرتے ہو اور اس پر ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیاں کرتے ہو (یعنی گانے بجانے وغیرہ میں مبتلا ہو)

(ف) سامدون کے ایک معنی یہ بھی ہیں جیسا کہ دوسرے معنی سنکرات کے ہیں
فی الدراح سامد لاہ ویقال للقینۃ اسمدینا ای الھینا بالغناء

اضافہ :۔ نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابنِ عمرؓ کے ساتھ ایک راستہ میں تھا پس انہوں نے ایک دف کی آواز سنی اور اپنے ہر دو کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور اس راستہ سے دوسری طرف ہٹ گئے پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا اے نافع تو کچھ (اس کی آواز) سنتا ہے میں نے عرض کیا نہیں پس اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا پس آپ نے ایک بانسری کی آواز سنی اور اسی طرح کیا جس طرح کہ میں نے اب کیا ہے نافع نے کہا کہ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا (اس واسطے مجھ کو کان بند کرنیکا حکم نہیں دیا تھا) احمد و ابوداؤد

(ف) جس چیز سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر پرہیز فرمادیں اسمیں منہمک ہونا جس قدر برا ہوگا اس کو ہر عاقل سمجھ سکتا ہے۔

خطبہ ہفتدہم

بشرط قدرت نیک کام کا امر کرنے اور برے کام سے روکنے کا بیان

آیت مبارکہ:۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں ایک جماعت ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلادے اور ان کو بھلائی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اور وہی فلاح پانے والے ہیں ونیز ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ ان کو مشائخ اور علماء گناہ کی بات کہنے سے (یعنی جھوٹ بولنے سے) اور حرام مال کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے واقعی ان کی عادت بری ہے۔

حدیث اوّل:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے کسی منکر یعنی ناجائز کام کو دیکھے، چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے پس اگر (اتنی بھی) طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان کے ساتھ (آگاہ کردے) اور اگر (اس کی بھی) طاقت نہ ہو (بلکہ زبان سے روکنے پر بھی اندیشہ ہو تو پھر) اپنے دل سے (اس کو برا جانے) اور یہ کمزور ایمان ہے یعنی ادنیٰ درجے کا ایمان یہ ہے کہ بری بات کو دل سے برا جانتا رہے اور اگر دل سے بھی اس کو برا نہ سمجھا تو پھر ایمان کہاں رہا (مسلم)

حدیث دوم:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی شخص جو ہو کسی قوم میں گناہ ہوتا ہوا ان لوگوں میں (اور) وہ لوگ طاقت رکھتے ہوں اس کو روکنے کی اور (پھر بھی) نہ روکتے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرے گا ان کے مرنے سے پہلے (ابو داؤد، ابن ماجہ)

حدیث سوم :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جو اس کو دیکھتا ہو اور ناپسند کرتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس سے دور رہا اور جو غائب ہو اور اس (گناہ) سے راضی ہوتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس کے پاس حاضر ہو۔ ابو داؤد

حدیث چہارم :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شہر کو الٹ پلٹ کر دے اس کے باشندوں سمیت پس جبرئیلؑ نے عرض کیا اے پروردگار بے شک ان میں تیرا فلاں بندہ ہے اس نے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ ارشاد ہوا اُلٹ پلٹ کر دے اس شہر کو اس بندے پر اور ان لوگوں پر کیونکہ اس کے چہرے کا میرے لیے کبھی ایک رنگ بھی نہیں بدلا۔

آیتِ مبارکہ :۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ اختیار کیجیے معافی کو اور حکم کیجیے نیکی کا اور روگردانی کیجیے جاہلوں سے۔

اضافہ :۔ (الف) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ عام طور پر عذاب نہیں بھیجتا بعض لوگوں کے عمل کی وجہ سے یہاں تک کہ وہ اپنے سامنے منکر کو دیکھیں اور وہ قادر بھی ہوں اس کے روکنے پر پھر بھی اس کو نہ روکیں پس جب وہ ایسا کریں (یعنی باوجود قدرت کے فعل منکر دیکھتے رہیں) تو حق تعالیٰ سب خاص و عام کو عذاب دیتا ہے (شرح السنہ)

(ب) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم نیک کاموں کا امر کیا کرو اور برے کاموں سے روکا کرو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے پھر تم اس سے (عذاب دور کرنے کی) دعا مانگو گے اور تمہاری دعا قبول نہ کی جاوے گی (ترمذی)

خطبہ ہشتادم

آدابِ معاشرت کا بیان

مختصر طور پر چند روایتیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت مبارک کے متعلق لکھی جاتی ہیں تاکہ آپؐ کی امت ان کی پیروی کرکے بہبودی حاصل کرلے۔

روایت اوّل:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے تھے (صورتاً بھی سیرتاً بھی) اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے (متفق علیہ)

روایت دوم:۔ اور آپ نے کبھی کسی چیز کو اپنے دستِ مبارک سے نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خادم کو مارا مگر یہ کہ آپؐ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوں (اس وقت تو مارنا کیا بلکہ قتل تک بھی نوبت آئی ہے) مسلم۔

روایت سوم:۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ بے حیائی کی بات فرمایا کرتے تھے اور نہ بہ تکلف ایسی بات فرما سکتے تھے (یعنی آپؐ کی زبانِ مبارک سے بے حیائی کی بات تکلف اور قصد سے بھی نہ نکل سکتی تھی) اور نہ بازاروں میں چلانے والے تھے۔ اور نہ برائی کا بدلہ دیتے تھے بلکہ معاف اور درگذر فرمایا کرتے تھے) (ترمذی)

روایت چہارم:۔ اور آں حضرتؐ بیمار کی عیادت بھی کیا کرتے تھے اور جنازہ کے ہمراہ بھی تشریف لے جاتے تھے اور غلام کی بھی دعوت قبول فرما لیتے تھے (ابنِ ماجہ وبیہقی)

روایت پنجم:۔ اور آں حضرتؐ اپنے پاپوش خود سی لیتے تھے اور اپنے کپڑے بھی سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں کام کاج کر لیتے تھے جیسا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے گھر میں کام کر لیتا ہے اور اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے (کہ شاید کسی کی

چڑھ گئی ہوں ورنہ آپؐ اس سے پاک تھے) اور بکری دودھ لیتے تھے۔ اور اپنا کام خود کر لیتے تھے (ترمذی)

روایت ششم:۔ اور آنحضرتؐ زیادہ خاموش رہنے والے تھے (شرح السنہ)

روایت ہفتم:۔ اور حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دس سال خدمت کی پس مجھے کبھی اُف نہیں فرمایا اور نہ (کسی کام پر) یوں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور نہ (کسی کام کے متعلق) یوں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا (متفق علیہ)

روایت ہشتم:۔ اور آں حضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مشرکین پر بد دعا کیجیے ارشاد فرمایا کہ میں لعنت کرنیوالا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں (مسلم)

روایت نہم:۔ اور آں حضرتؐ اس کنواری سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو اپنے پردے میں ہو پس جب کوئی ناگوار بات ملاحظہ فرماتے تو ہم اس (ناگواری) کو آپکے چہرۂ مبارک پر شناخت کرتے تھے (مگر آپؐ شرم کی وجہ سے زبان مبارک سے ظاہر نہ فرماتے تھے) (متفق علیہ)

آیت مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک آپؐ خلق عظیم پر ہیں۔

اضافہ:۔ (الف) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ آپؐ نے (جواب میں) نہیں فرمایا ہو (متفق علیہ)

(ب) اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو آپ اپنا دست مبارک اس سے الگ نہ کرتے یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنا ہاتھ الگ کر لیتا تھا اور نہ آپؐ اس کی جانب سے رُخ پھیرتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی (بات وغیرہ پوری کرنے کے بعد) اپنا رخ پھیر لے اور آپ کبھی اپنے جلیس کے سامنے اپنے زانو کو بڑھائے ہوئے نہیں دیکھے گئے (بلکہ صف میں سب کے

برابر بیٹھتے تھے (ترمذی)

خطبۂ نوزدہم

اصلاح باطن کا بیان

آیات طیبات :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے (بات یہ ہے کہ نہ سمجھنے والوں کی آنکھیں اندھی نہیں ہوجاتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوجایا کرتے ہیں ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ اعراب (منافقین) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں (آپ ان سے) کہہ دیجیے کہ تم ایمان تو نہیں لائے ہو لیکن یوں کہو کہ ہم (ظاہرًا) تابعدار ہوگئے ہیں اور اب تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ہے اور ارشاد فرمایا ہے قسم ہے نفس کی اور اس کی جس نے اس کو برابر بنایا ہے پھر اس کو پرہیزگاری اور نافرمانی بتلائی ہے کہ ضرور نجات پائی اس شخص نے کہ جس نے اس کو (یعنی نفس کو) پاک کرلیا اور ناکام رہا وہ شخص جس نے اس (نفس) کو خاک میں ملادیا۔

(ف) ان سب آیات سے معلوم ہوگیا کہ ایمان دراصل فعلِ قلب ہے ونیز دوسرے افعال میں بھی قلب کا بڑا دخل ہے پس قلب (یعنی دل) کی اصلاح نہایت ضروری چیز ہے ۱۲۔

حدیث اول :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آگاہ رہو بیشک (انسان کے بدن میں) ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہوجاتا ہے تو تمام بدن درست ہوجاتا ہے اور جب وہ خراب ہوجاتا ہے تو تمام بدن خراب ہوجاتا ہے خبردار وہ (لوتھڑا) قلب (یعنی) دل ہے (متفق علیہ)

حدیث دوم :۔ آنحضرت ﷺ نے وابصہؓ سے فرمایا کہ تم میرے پاس نیکی اور سوال کا سوال کرنے آئے ہو انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ راوی نے کہا پس حضورؐ نے اپنی انگلیوں کو جمع کیا پھر ان کو وابصہ کے سینہ پہ مارا اور ارشاد فرمایا کہ فتویٰ لے اپنے

نفس سے اور اپنے دل سے یہ تین بار فرمایا (اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ) نیکی وہ ہے جس پر نفس کو اطمینان ہو جاوے اور دل کو بھی اطمینان ہو جاوے۔ اور گناہ وہ ہے جو کھٹکے نفس میں اور کھٹکے سینہ میں اگرچہ تمہیں لوگ فتویٰ دیں (احمد دارمی)

حدیث سوم:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔

حدیث چہارم:۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ انسان ہوتا ہے نمازیوں سے اور روزہ داروں سے اور زکوٰۃ دینے والوں سے اور حج و عمرہ کرنے والوں سے یہاں تک کہ آپؐ نے سب نیکیوں کا حصہ ذکر فرمایا (اور پھر ارشاد فرمایا) کہ قیامت کے دن جزا نہ دی جاوے گی اس کو مگر اس کی عقل کے موافق (کیونکہ عقل سے معرفت ہوتی ہے) جس سے اخلاص وغیرہ حاصل ہوتا ہے (بیہقی)

حدیث پنجم:۔ ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ آسمان والے (فرشتے) کہتے ہیں کہ پاک روح ہے (جب کہ ان کے پاس نیک آدمی کی روح جاتی ہے) اور (جب برے آدمی کی روح جاتی ہے تو) کہتے ہیں کہ خبیث روح ہے (احمد)

حدیث ششم:۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ملک الموت (نزع کے وقت مسلمان سے کہتا ہے اے نفس مطمئنہ اور (کافر کے واسطے) کہتا ہے اے نفسِ خبیثہ

آیت مبارکہ:۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک اس میں اس شخص کیلیے بڑی عبرت ہے جس کے پاس فہیم دل ہو یا وہ کم از کم دل سے متوجہ ہو کر (بات کی طرف) کان ہی لگاتا ہو۔

اضافہ (الف) و نیز ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ جو شخص اس کو (یعنی شہادت کو) چھپائے اس کا دل گنہ گار ہے (نیز ارشاد فرمایا ہے دلیکن تم سے

مواخذہ کرتا ہے اس (قسم کھانے) کا جو تمہارے دل نے (جھوٹ بولنے کا ارادہ کرکے) کھائی ہے (یعنی اگر قصداً جھوٹی قسم نہ کھائی ہو بلکہ اپنے نزدیک سچ سمجھ کر کھائی ہو یا بلا ارادہ زبان سے قسم نکل گئی ہو تو گناہ نہیں ہوتا)۔

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے اللہ کی اطاعت میں جہاد کرے (بیہقی)

(ج) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان بنی آدم کے دل پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس جب آدمی اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب انسان غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔ (بخاری)

(د) آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تقویٰ اس جگہ ہے اور اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا (عین تخریج عراقی عن مسلم)

(ف) کہیں قلب کا لفظ ہے کہیں نفس اور کہیں عقل اور کہیں صدر (سینہ) آیا ہے ان سب سے ایک ہی مراد ہے اور چونکہ ان سب میں کچھ نہ کچھ علاقہ ہے اس واسطے سب کا استعمال صحیح ہے ان سب روایات کا حاصل یہ ہے اصلاحِ ظاہر کا مدار اصلاحِ باطن پر ہے (وہو المقصود فی المقام)

خطبۂ بستم

تہذیب اخلاق کا بیان

حدیث اوّل :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زیادہ بھاری چیز جو قیامت کے دن میزانِ عمل میں رکھی جاویگی وہ نیک خلق ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ناپسند رکھتا ہے بدزبان بیہودہ گو کو۔ (ترمذی)

حدیث دوم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک مومن اچھے خلق کے سبب سے شب بیدار اور روزہ دار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے (ابوداؤد)

حدیث سوم:۔ نیز ارشاد فرمایا ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو مسلمان لوگوں سے ملتا ہے اور ان کی تکلیف پر صبر کرتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے نہیں ملتا اور ان کی تکلیف پر صبر نہیں کرتا (ترمذی وابن ماجہ)

حدیث چہارم:۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ مومنوں میں زیادہ کامل ایمان رکھنے والا وہ ہے جو ان میں اچھے خلق والا ہو (ابوداؤد۔ دارمی)

آیت مبارکہ:۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ چھوڑو تم ظاہر گناہ اور باطن (یعنی پوشیدہ) گناہ کو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب بدلہ دیے جائینگے اس کا جو وہ کرتے ہیں۔

(ف) اس خطبہ میں اخلاق حسنہ کا مجمل بیان تھا اور اگلے خطبہ سے خطبہ نمبر ۲۸ تک اخلاق حسنہ کا مفصّل بیان ہے کہ کون کون سے اخلاق اچھے ہیں۔

اضافہ:۔ (الف) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں مجھے سب سے پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں (بخاری)

(ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو (متفق علیہ)

(ج) اور صحابہ رضؓ نے عرض کیا اے رسولِ خدا جو چیزیں انسان کو دی گئی ہیں ان میں سب سے عمدہ کیا چیز ہے ارشاد فرمایا اچھا خلق۔ (بیہقی شرح السنۃ)

(د) اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں تاکہ اچھے اخلاق کو پورا کردوں (احمد و مالک)

خطبۂ بست ویکم ۲۱

حفاظت شکم وشرمگاہ کا بیان

آیات طیبات:۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم کھاؤ اور پیو اور اسراف

مت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور ارشاد فرمایا ہے بے شک جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں و نیز ارشاد فرمایا ہے اور تم لوگ میراث (یعنی دوسروں کا حصہ بھی) سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور ارشاد فرمایا ہے کہ زنا کے قریب مت جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور برا طریقہ ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تم جہاں والوں میں سے یہ حرکت کرتے ہو کہ مردوں پر گرتے ہو اور ان بیویوں کو چھوڑتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے واسطے پیدا کی ہیں بلکہ تم حد (انسانیت) سے گذرنے والی قوم ہو۔

حدیث اوّل :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ مضر نہیں چھوڑا (متفق علیہ)

حدیث دوم :۔ اور آنحضرت ؐ نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ دوبارہ نظر نہ کرو کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر (یعنی جو اچانک پڑ جاوے وہ) جائز ہے اور دوسری (بد نظر کرنا یا پہلی نظر کو برقرار رکھنا) جائز نہیں ہے (احمد، ترمذی ابوداؤد، دارمی)

حدیث سوم :۔ اور آں حضرت ؐ نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سنا تو فرمایا کم کر اپنی ڈکار کو (یعنی کم کھایا کرو) کیوں کہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے وہ لوگ ہونگے جو دنیا میں زیادہ سیر ہوں (شرح السنۃ)

حدیث چہارم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے پاس آنے والے کا بھی تیرے ذمہ حق ہے اور تیرے بدن کا بھی تیرے اوپر حق ہے (عین مسلم) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بھوک اور خواہش کے بارے میں جس طرح زیادتی مذموم ہے اسی طرح ایسی کمی بھی مذموم ہے جس سے نفس کا یا اہل وعیال وغیرہ کا حق فوت ہوتا ہو۔

آیت مبارکہ :۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ شہوتوں کا اتباع کرتے ہیں وہ ارادہ کرتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑ جاؤ ۔

اضافہ :۔ (الف) و نیز ارشاد فرمایا کہ خدا آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے ۔ اور اس کی بھی جس کو وہ دل میں چھپاتے ہیں (پس آنکھ اور دل کو بھی گناہ سے بچانا لازم ہے) ۱۲۔

(ب) اور ارشاد فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کے سبب سے تھا (مسلم)

خطبہ ملبست[۲۲] و دوم

زبان کی حفاظت کا بیان

زبان ایک چھوٹی سی چیز ہے لیکن اس کے گناہ بہت ہیں اسی واسطے شریعتِ مقدسہ نے خاموشی کی تعریف کی ہے اور خاموش رہنے کی رغبت دی ہے الا آنکہ اظہارِ حق کی ضرورت پیش آوے ۔

حدیث اوّل :۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان میں ہے اور اس کی جو اس کی دونوں رانوں کے درمیان میں ہے میں اس شخص کیلئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں ۔ (بخاری)

حدیث دوم :۔ اور ارشاد فرمایا ہے آں حضرتؐ نے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے (متفق علیہ) (اس زمانہ میں گالی دینے کی برائی دلوں سے بالکل نکل گئی ہے بلکہ بعض لوگ تو اس کو خوشی کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں خدا کی پناہ فسق کی بات اور اس کو اس طرح بے دھڑک کیا جاوے)

حدیث سوم :۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا (متفق علیہ)

حدیث چہارم :۔ و نیز ارشاد فرمایا آں حضرتؐ نے کہ بیشک سچ نیکی ہے۔ اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک جھوٹ بدی ہے اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے (مسلم)

حدیث پنجم :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (صحابہؓ سے) ارشاد فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ (غیبت یہ ہے کہ) تو اپنے بھائی کا اسطرح ذکر کرے جو اس کو ناپسند ہو عرض کیا گیا یہ تو فرمائیے کہ اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو جو میں کہتا ہوں (اس پر) آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ بات اس میں ہو جس کا تو ذکر کرے تب ہی تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات ہو ہی نہیں جو تو ذکر کر رہا ہے تب تُو نے تو اس پر بہتان باندھا (جو غیبت سے کہیں بڑھ کر ہے) (مسلم)

حدیث ششم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چپ رہا اس نے نجات پائی (احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی)

حدیث ہفتم :۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑ دے جس سے اس کو کوئی فائدہ مقصود نہ ہو (مالک و احمد و ابن ماجہ و بیہقی)

حدیث ہشتم :۔ و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص دنیا میں دو رو یہ ہو (کہ اس کے منہ پر اس کی بات کہے اور اس کے منہ پر اس کی) قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی زبان ہو گی (دارمی)

حدیث نہم :۔ اور آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو عار دلائی ہو تو نہ مرے گا وہ شخص جبتک کہ اس گناہ کو نہ کرے (راوی

کہا ہے کہ) آپ کی مراد یہ ہے کہ جب اس گناہ سے عار دلادے کہ جس سے وہ توبہ کرچکا ہو (ترمذی)

(ف) اور اگر توبہ سے قبل عار دلائی تو گویا اس پر وعید کا مستحق نہیں ہے مگر یہ بھی ممنوع ہے کیوں کہ توبہ سے قبل بھی خیر خواہی سے نصیحت کرنا چاہیئے عار دلانا اس وقت بھی بُرا ہے اگر عار دلانا ہی مصلحت ہو تو دوسری بات ہے۔

حدیث دہم:۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کے رنج پر خوشی ظاہر نہ کرنا۔ شاید اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمادے اور تجھ کو مبتلا کردے (ترمذی)

حدیث یازدہم:۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور عرش اس کی وجہ سے ہل جاتا ہے (بیہقی)

آیت مبارکہ:۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ وہ (انسان) کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا تیار (موجود) ہوتا ہے۔

اضافہ:۔ (الف) آں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم منہ پر تعریف کرنے والے کو دیکھو تو اس کے منہ میں مٹی ڈال دو (مسلم)

(ف) یعنی ان کو سختی سے منع کردو البتہ اگر کسی وجہ سے سختی کی ہمت نہ ہو یا مناسب نہ ہو تو نرمی سے منع کرنے کا مضائقہ نہیں ۱۲۔

(ب) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے جھوٹ کو چھوڑا اس حال میں کہ وہ باطل ہو (یعنی جس موقع پر شریعت نے اجازت نہ دی ہو اس موقع پر جھوٹ کو چھوڑ دیا) تو اس کے واسطے جنت کے کنارے پر مکان بنایا جاوے گا اور جو شخص جھگڑے کو ترک کردے اس حال میں کہ وہ حق پر ہو تو اس کے واسطے جنت کے درمیان میں مکان بنایا جاویگا (ترمذی)

(ج) اور آں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے

تو (رحمت کا) فرشتہ اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے بوجہ اس (فعل ناشائستہ) کی بدبو کے جو اس بندہ نے کیا ہے۔

(د) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان نہ طعنہ مارنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ بے حیائی کی بات بکنے والا ہوتا ہے اور نہ بدزبان ہوتا ہے (ترمذی)

خطبۂ بست وسوم ۲۳

کینہ اور حسد اور غصہ کی برائی کا بیان

آیات طیبات :۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ (مظلوم مسلمان مکہ سے کہیں) ٹل گئے ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی۔

(ف) اس موقع پر جو بے جا ضد کفار نے کی تھی وہ محض حسد و کینہ کی وجہ سے تھی ۱۲۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ کسی خاص قوم کی عداوت تم کو اس بات پر برانگیختہ نہ کرے کہ تم عدل نہ کرو۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہ (اے پیغمبر آپ کہیے کہ) میں حسد کرنے والے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے لگے۔

حدیث اول :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ غصہ مت ہوا کر پھر اس شخص نے اس (سوال) کو کئی مرتبہ دہرایا آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ غصہ مت ہوا کر (بخاری)

حدیث دوم :۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے

ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آوے اور وہ کھڑا ہو تو اس کو چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر اس کا غصہ چلا جاوے (تو خیر) ورنہ لیٹ جاوے (احمد ترمذی)

حدیث سوم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ بغض رکھو (متفق علیہ)

حدیث چہارم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہؐ نے تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ پہنچ جاویں گی (یعنی) حسد بغض اور وہ مونڈ دینے والی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بال مونڈ دیتی ہے ولیکن دین کو مونڈ دیتی ہے (یعنی برباد کر دیتی ہے) احمد۔ ترمذی

حدیث پنجم :۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ بچو تم حسد سے، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو (ابوداؤد)

حدیث ششم :۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے آں حضرتؐ نے جمعرات اور پیر کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے سوائے اس شخص کے کہ جس کو اپنے (مسلمان) بھائی سے بغض ہو پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں (مسلم)

آیت مبارکہ :۔ اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تیار کی گئی ہے (جنت ان متقیوں کے لیے جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں فراغت میں (بھی) اور تنگی میں (بھی) اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں (کی تقصیرات) سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

(ف) غصہ سے حسد اور کینہ پیدا ہوتا ہے جب کہ بدلہ لینے کی طاقت نہ ہو اور جس شخص سے کینہ ہو جب اس پر اللہ کی کوئی نعمت دیکھتا ہے تو حسد پیدا ہو جاتا ہے اس علاقے کے سبب سے ان کو ایک ہی خطبہ میں بیان

کیا گیا ہے

اضافہ :۔ آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو پچھاڑنے والا درحقیقت پہلوان نہیں، پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے (متفق علیہ)

(ب) اور آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندے نے کوئی گھونٹ اللہ کے نزدیک اس غصہ کے گھونٹ سے افضل نہیں پیا کہ جس کو اللہ کی رضامندی کے لیے پی جاوے (احمد)

(ج) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک غصہ ایمان کو اس قدر بگاڑ دیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو (بیہقی)

خطبۂ بست و چہارم ۲۴

دنیا کی مذمت کا بیان

دنیا کی مذمت قرآن شریف اور احادیث میں بکثرت وارد ہے۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کا مقصود یہی ہے کہ لوگوں کو دنیا سے ہٹا کر آخرت کی طرف متوجہ کیا جاوے لیکن اس جگہ اختصار کی وجہ سے فقط چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث اوّل :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا نہیں ہے مگر ایسی جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی دریا میں ڈالے پس چاہیے کہ اس کو دیکھے کہ کیا لے کر لوٹتی ہے (مسلم)

(ف) یعنی جو نسبت سمندر کے سامنے ایک انگلی پر لگے ہوئے پانی کی ہے کہ بالکل قابل شمار نہیں ہے اسی طرح دنیا آخرت کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔

حدیث دوم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا مسلمان کے واسطے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے (مسلم)

حدیث سوم :۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ کے برابر بھی نہ دیتا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

حدیث چہارم :۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو ضرر پہنچایا۔ اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو ضرر پہنچایا۔ پس ترجیح دو (جہان) فانی پر (عالم) جاودانی کو۔

(احمد۔ بیہقی)

حدیث پنجم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھ کو دنیا سے کیا تعلق، اور نہیں ہوں میں اور دنیا مگر اس سوار کی مانند جو (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جاوے پھر اس کو چھوڑ کر چل دے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

حدیث ششم :۔ نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ (بیہقی)

حدیث ہفتم :۔ اور ارشاد فرمایا کہ ہو جاؤ تم آخرت کے (طلب کرنیوالے) اور دنیا کے طلب کرنے والے مت ہو۔ (ابونعیم)

آیتِ مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے بلکہ تم ترجیح دیتے ہو دنیوی زندگی کو اور (حالانکہ) آخرت (دنیا سے ہزار درجہ) بہتر ہے اور (ہمیشہ) باقی رہنے والی ہے۔

اضافہ :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بکری کے کن کٹے بچے پر گذر ہوا (اس وقت) فرمایا تم میں کون شخص پسند کرتا ہے کہ یہ (مردار) اسکو ایک درہم کے بدلے مل جاوے لوگوں نے عرض کیا کہ (درہم تو بہت ہے) ہم تو اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ کسی ادنیٰ چیز کے بدلے میں مل جاوے آپ نے فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے زیادہ ذلیل ہے جسقدر

یہ تمہارے نزدیک ہے (مسلم)

خطبہ بست و پنجم ۲۵

بخل اور حُبِّ مال کی مذمّت

آیاتِ طیبات :۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! نہ غافل کریں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے اور جو کوئی ایسا کام کرے (کہ مال و اولاد کے سبب خدا سے غافل ہو جاوے) وہی لوگ ٹوٹے میں ہیں و نیز ارشاد فرمایا حق سبحانہٗ نے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں اور شیخی کی باتیں کرتے ہیں جو کہ بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے۔

حدیث اوّل :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کہتا ہے میرا مال اور نہیں ہے اے ابنِ آدم تیرے لیے مگر وہ جو تو نے کھا لیا پس فنا کر دیا پہن لیا پس پرانا کر دیا۔ صدقہ کیا پس اسی کو راستے سے لگا دیا (یعنی یہ خرچ موقع پر ہوا) (مسلم)

حدیث دوم :۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بچو تم حرص سے کیونکہ حرص نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو تم سے پہلے تھے (مسلم)

حدیث سوم :۔ اور آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھوکہ باز اور بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (ترمذی)

حدیث چہارم :۔ اور آں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے انسان اگر تو فاضل (مال) کو خرچ کر دے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اس کا روکنا تیرے لیے بُرا ہے اور تجھ کو قدرِ ضرورت پر ملامت نہیں کی جاتی اور (خرچ کرنے میں)

ان سے ابتدا کر جو تیرے عیال میں ہیں (مسلم) اور مذمت جمع کرنے کی اور کمانے کی جب ہے کہ وہ دین کے لیے نہ ہوا اور اگر دین کے واسطے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے (قصہ موسیٰ و خضر میں) ارشاد فرمایا ہے پس تیرے رب نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں (یتیم بچے) اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنے خزانے کو نکالیں تیرے رب کی رحمت سے (اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ جمع کرنا مطلقاً مذموم نہیں ہے) اور اگر علی الاطلاق مذموم ہوتا تو خزانے والے کی تعریف نہ ہوتی جیسا کہ :۔ وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا موجود ہے۔

حدیث پنجم :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ بجز دینار و درہم کے کوئی چیز نافع نہ ہوگی۔ (احمد)

حدیث ششم :۔ اور آں حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں مضائقہ ہے غنا کا اس شخص کے لیے جو اللہ عزوجل سے ڈرے (یعنی حقوق مال ادا کرتا ہے لاحمد) اور حضرت سفیان ثوری نے فرمایا ہے کہ مال پہلے زمانے میں مکروہ سمجھا جاتا تھا اور آجکل وہ مومن کی ڈھال ہے۔

آیتِ مبارکہ :۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ خرچ کرو اللہ کے راستہ میں اور (انفاق فی سبیل اللہ سے رک کر) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو اور نیکی کرو اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(ف) بخل مذموم وہ ہے جو ایسے خرچ سے روک دے جو کہ شرعاً و مروۃً واجب ہو اور مال کی محبت وہ مذموم ہے جس میں خود مال ہی محبوب بذاتہ ہو یا جب وہ مال ایسے کام کیواسطے ہو جس سے خدا تعالیٰ راضی نہ ہو اور اگر غرض صحیح کے لیے ہو تو مذموم نہیں جیسا کہ پورے خطبہ پر نظر کرنے سے بخوبی واضح ہے۔

اضافہ :۔ (الف) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ملعون ہے دینار کا بندہ اور ملعون ہے درہم کا بندہ (ترمذی)

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ ہر امت کے لیے ایک (خاص) فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)

خطبۂ بست و ششم

حبِّ جاہ اور ریا کا بیان

حب جاہ (یعنی مرتبہ کو پسند کرنا) گویا کہ لوگوں کے دل کا مالک بننا ہے اور اس کے مذموم ہونے کی وہ تفصیل ہے جو حب مال میں گذر چکی ہے اور ریا کے معنٰی یہ ہیں کہ عبادت کے ذریعہ سے جاہ کی طلب کی جاوے اور ریائے لغوی دونو کو یعنی جاہ کو بھی اور ریائے اصطلاحی کو بھی شامل ہے۔

حدیث اول:۔ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس نے شہرت کا لباس دنیا میں پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنادے گا (احمد، ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

حدیث دوم:۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کے لیے یہ آفت کافی ہے کہ اس کی طرف دین یا دنیا (میں ممتاز ہونے) کے سبب انگلیوں سے اشارہ کیا جاوے مگر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ اس (شہرتِ شر سے) بچادے (بیہقی)

حدیثِ سوم:۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیے جاویں وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ کرنیوالے نہیں جتنا آدمی کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کردیتی ہے (ترمذی۔ دارمی)

حدیث چہارم:۔ اور ارشاد فرمایا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایسے نیک متقی گمناموں کو کہ جب وہ غائب ہوں تو تلاش نہ کیے جاویں اور جب حاضر ہوں تو نہ بلائے جاویں اور نہ قریب کیے جاویں۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں نکلتے ہیں اندھیری زمین سے

(ابنِ ماجہ و بیہقی)

(ف) اندھیری زمین سے نکلنے کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ لوگ آزادی اور گوشہ نشینی کے باعث ہر مشکل سے محفوظ رہتے ہیں جیساکہ حافظ شیرازی نے کہا ہے ؎

ملک آزادگی و کنج قناعت گنجے ست ؛؛ کہ بشمشیر میسر نہ شود سلطان را

اور بعض علماء نے یہ مطلب لیا ہے کہ ان کے مکان شکستہ حالی سے تنگ و تاریک ہوتے ہیں اسی واسطے کہا گیا ہے ؎

خاکساران جہاں را بحقارت منگر ؛؛ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

احقر کو پہلا مطلب زیادہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے ۱۲۔ اور یہ مذمت جب ہے کہ کسی دنیوی غرض کی وجہ سے دکھلاوے کا قصد کرے اور جب اس کا قصد نہ ہو تو کسی کے سامنے نیک کام کرنا مذموم نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث پنجم میں آتا ہے۔

حدیث پنجم :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں خبر دیجیے جو کہ نیک کام کرتا ہے اور اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ اس کی وجہ سے اس کو دوست رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ مومن کو جلد ملنے والی بشارت ہے (مسلم)

حدیث ششم :۔ اور ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت میں اپنے گھر میں نماز کی جگہ نماز پڑھتا تھا اچانک میرے پاس ایک آدمی پہنچ گیا پس مجھ کو وہ حال پسند آیا کہ جس پر اس نے مجھ کو دیکھا پس آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ تجھ پر اللہ رحم کرے تیرے لیے دو اجر ہیں۔ ایک اجر پوشیدہ کا اور ایک اجر علانیہ کا (ترمذی)

آیت مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہے اس کو ہم ان لوگوں کے لیے تیار کرتے ہیں جو زمین میں نہ بڑائی چاہتے ہیں نہ فساد

اور عاقبت متقین کے واسطے ہے۔

اضافہ :۔ (الف) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ میرے دوستوں میں زیادہ غبطہ کے قابل وہ مومن ہے جس کی کمر ہلکی ہو یعنی عیال وغیرہ کا بوجھ نہ رکھتا ہو بے فکری سے یکسوئی کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو اور نماز سے حصہ رکھنے والا ہو کہ اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کی ہو اور اس کی اطاعت خلوت اور جلوت میں (برابر) کرتا ہو۔ اور لوگوں میں ایسا ملا جلا (رہتا) ہو کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

(ب) اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے اپنے آپ کو مشہور کیا خدا اس کو رسوا کرے گا اور جو شخص ریا کاری کرے خدا (اس کو ریا کاری کا بدلہ اس طرح دے گا کہ) اس کی حرکت سب پر ظاہر کر دے گا (متفق علیہ)

(ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس دن کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے (خدا کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارے گا کہ جس شخص نے شرک کیا ہو ایسے عمل میں جس کو کسی نے اللہ کے لیے کیا ہو پس اس کو چاہیے اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے (کیونکہ اسی کے واسطے کیا تھا) اللہ تعالیٰ بہت سب سے بڑا (یعنی بے زار ہے) شرک سے بہ نسبت سب شرکاء کے۔ (احمد)

خطبۂ بست و ہفتم ۲۷

عجب اور کبر کی مذمت

عجب اس کو کہتے ہیں کہ انسان کسی کمال کے سبب اترائے اور اس کے زوال یا کمی کا خوف نہ کرے اور تکبر اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص سے اپنے کو بڑھا ہوا سمجھے اور یہ دونوں سخت مرض ہیں۔

آیات طیبات :۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کو (جنگ حنین میں) اپنی کثرت پر ناز ہوا تو وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی۔

حدیث اوّل :۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کے واسطے تواضع کی پس وہ اپنے نزدیک چھوٹا ہے اور لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جس نے تکبر کیا خدائے تعالیٰ اس کو گرادیتا ہے پس وہ لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اور (صرف) اپنے دل میں بڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور سور سے بھی زیادہ ذلیل ہوتا ہے (بیہقی)

حدیث دوم :۔ اور آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہلاک کرنے والی یہ چیزیں ہیں۔ وہ خواہش (نفسانی) جس کا اتباع کیا جاوے اور حرص کی پیروی کی جائے اور آدمی کا اپنے نفس پر اترانا اور یہ ان سب میں سخت ہے۔ (بیہقی)

حدیث سوم :۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ پس ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اس کا جوتا اچھا ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے (یعنی یہ تکبر نہیں ہے بلکہ) تکبر یہ ہے کہ حق (بات) سے اکڑے (یعنی اس کو قبول نہ کرے) اور لوگوں کو (اپنے سے) حقیر سمجھے (مسلم)

حدیث چہارم :۔ اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تو دیکھے کہ حرص کی پیروی کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کا اتباع کیا جاتا ہے اور دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر صاحب الرائے اپنی رائے کو پسند کرتا ہے پس تیرے ذمہ فقط تیرا نفس (یعنی اس کی اصلاح) ہے اور دوسروں کے کام کی فکر چھوڑ دے (ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

آیتِ مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ہی کے لیے ہے کبریائی زمین میں اور آسمان میں اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے

اضافہ :۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ وہ آدمی برا ہے جو کہ اپنے آپ کو اچھا سمجھے اور اترادے اور (خدائے) کبیرو متعال کو بھول جاوے۔ برا ہے وہ آدمی جو ظلم کرے اور زیادتی کرے۔ اور بھول جائے (خدائے) جبار و اعلیٰ کو۔ برا ہے وہ آدمی جو غافل ہو (حق سے) اور لہو و لعب میں مبتلا ہو اور بھول جاوے قبروں کو اور بوسیدہ ہونے کو۔ برا آدمی وہ ہے جو حد سے گزرا اور سرکش ہوا اور (اپنے اول اور آخر کو بھول گیا الحدیث (ترمذی و بیہقی)

خطبۂ بست و ہشتم

غرور کی برائی کا بیان

غرور کے معنیٰ ہیں دھوکہ کھانے کے یعنی خواہش نفسانی کے موافق جو بات ہوتی ہے انسان اس کو خواہ مخواہ کسی بے بنیاد دلیل کی وجہ سے یا محض شیطانی فریب سے صحیح سمجھ بیٹھتا ہے اور اس قسم کی غلطی بعض مرتبہ بدعت تک پہنچا دیتی ہے کبھی ظاہری ہوتی ہے کبھی باطنی کبھی مالی، کبھی بدنی، خدا تعالیٰ سب سے اپنی حفاظت میں رکھے۔

آیات طیبات :۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھوکے میں نہ ڈالے تم کو دنیوی زندگی اور نہ دھوکے باز (یعنی شیطان) تم کو اللہ سے دھوکے میں ڈالے و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ولیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے میں) تم شک رکھتے تھے اور تم کو تمہاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ تم پر خدا کا حکم

آپہنچا اور تم کو دھوکہ دیا غرور نے (یعنی شیطان نے اللہ کے سامنے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ ان (یہودیوں) میں بہت سے ناخواندہ (بھی) ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے لیکن (بلا سند) دل خوش کن باتیں (بہت یاد ہیں) اور وہ لوگ اور کچھ نہیں (ویسے ہی بے بنیاد) خیالات پکا لیتے ہیں۔

حدیث اول :۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عقل مند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو مطیع کرلے اور آخرت کے لیے عمل کرے اور نادان وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے پیچھے لگایا۔ اور (پھر بھی) اللہ سے (بدون توبہ کے) امید مغفرت کرتا رہا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حدیث دوم :۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک اس کی خواہش اس (دین) کی تابعدار نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں (شرح السنۃ)

حدیث سوم :۔ نیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک میری امت میں ایسی قومیں نکلیں گی کہ جن میں ایسی خواہشیں اس طرح سرایت کر دی جاویں گی جس طرح کہ باؤلے کتے میں ہڑک سرایت کر جاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا جس میں وہ داخل نہ ہوئی ہو (احمد۔ ابو داؤد)

حدیث چہارم :۔ ونیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے قرآن مجید میں اپنی رائے سے کہا (یعنی محض اپنے رائے سے تفسیر کی) پس چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے (ترمذی)

حدیث پنجم :۔ نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب کاموں سے برا کام بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے (مسلم)

آیتِ مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس انکے رب کی جانب سے (بواسطہ رسول) ہدایت آچکی ہے۔ کیا انسان کو اس کی ہر تمنا

مل جاتی ہے سو (ایسا نہیں ہے کیونکہ ہر تمنا) خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت (کی بھی) اور دنیا (کی بھی)

اضافہ:۔ (نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اخیر زمانہ میں ایسے آدمی ہوں گے جو دین کے ذریعہ دھوکہ دے کر دنیا حاصل کریں گے (لوگوں کے دکھانے) کے واسطے بھیڑ کی کھال پہنیں گے نرمی (تواضع) ظاہر کرنے کی غرض سے ان کی زبان شکر سے زیادہ میٹھی ہوگی حالانکہ ان کے دل بھیڑیئے کے دل جیسے (سخت) ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا وہ لوگ میری وجہ سے (یعنی میرے ڈھیل دینے کی وجہ سے) دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ پہ دلیری کرتے ہیں۔ پس اپنی قسم کھائی ہے کہ ضرور ان پر انہیں میں سے ایسا فتنہ بھیجوں گا جو بڑے عقل مند آدمی کو بھی حیران کر دے (کہ باوجود عقل کے کوئی تدبیر نہ ہو سکے) (ترمذی)

خطبہ بست ونہم [۲۹]

توبہ کا واجب ہونا اور اسکی فضیلت

آیت مبارکہ:۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے اور جو لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ کوئی (گناہ کر بیٹھتے ہیں مگر ان کی یہ حالت ہے کہ) ایسا کام کر گذرتے ہیں جس میں (دوسروں پر) زیادتی ہو وہ اپنی ذات پہ (گناہ کر کے) نقصان اٹھاتے ہیں۔ تو (معاً) اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور (واقعی) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار (اور ہٹ) نہیں کرتے اس حال میں کہ وہ جانتے ہوں (البتہ اگر ناواقفیت میں ایسا ہو جاوے تو اور بات ہے) یہی لوگ ہیں جن کی جزا مغفرت ہے ان کے رب کی طرف سے اور بہشت کے ایسے باغ ہیں جنکے نیچے نہریں چلتی ہوں گی یہ ہمیشہ (ہمیشہ) اسی میں رہیں گے اور (یہ) ان کے کام کرنے والوں کا

اچھا بدلہ ہے۔

حدیث اوّل :۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ جب (گناہوں کا) اقرار کرے پھر توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے (مسلم)

حدیث دوم :۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ تمام بنی آدم خطا کرنے والے ہیں اور خطا کاروں میں توبہ کرنے والے بہتر ہیں۔

حدیث سوم :۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جبتک کہ غرغرہ نہ لگے (یعنی حلق میں جان آکر غرغرہ نہ کرنے لگے اور اس غرغرہ سے چونکہ موت آچکنے کا پورا یقین ہو جاتا ہے اس واسطے اس کے بعد توبہ کرنا قابلِ قبول نہیں)
(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حدیث چہارم :۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ ندامت توبہ ہے اور گناہ سے توبہ کرنیوالا اس شخص کے مانند ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو (شرح السنۃ)

حدیث پنجم :۔ ونیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے ذمہ اس کے بھائی کا کوئی حق آبرو کا یا اور کسی طرح کا ہو اس کو چاہیے کہ آج اس سے سبکدوش ہو جاوے یعنی معاف کرالے (اور اگر وہ حقوق مالیات کو معاف نہ کرے تو ادا کرنا ضروری ہے) اس (دن) سے پیشتر کہ اسکے پاس نہ درہم ہوگا نہ دینار (بلکہ) اس طرح حق ادا کیا جاوے گا کہ اگر اس کے پاس نیک عمل ہوگا تو اس ظالم سے اس (مظلوم) کے حق کے موافق لے لیا جاوے گا اور اگر اس (ظالم) کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس (مظلوم) کے گناہوں میں سے (بمقدار ظلم) اس پر لاد دیئے جاویں گے (بخاری)

آیتِ مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے ظلم کے

بعد توبہ کی اور عمل صالح کیا تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

اضافہ :۔ ونیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قبر میں مردہ (ڈوبنے والے) فریاد کرنے والے شخص کے مانند ہوتا ہے انتظار کرتا ہے دعا کا جو اس کے بھائی یا باپ یا دوست کی طرف سے پہنچے پس جب دعا اسکے پاس پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دعا، دنیا اور اس کی سب چیزوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ قبر والوں پر زمین والوں کی دعا کی وجہ سے پہاڑوں کے مانند (ثواب) داخل کرتا ہے اور تحقیق زندوں کا ہدیہ مردوں کی طرف ان کے لیے دعاءِ مغفرت کرنا ہے۔

خطبہ سی آم

صبر و شکر کا بیان

آیات طیبات :۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بے حساب دیا جاوے گا ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ تم صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

حدیث اوّل :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مومن کے واسطے عجیب (خوشی) ہے کہ اگر اس کو بھلائی ملے تو خدا کی حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے اور اس کو کوئی ایذا پہنچے تو خدا کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مومن کی ہر بات پر اجر و ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ میں بھی جسکو وہ اپنی عورت کے منہ کی طرف اٹھاتا ہے۔ (بیہقی)

حدیث دوم :۔ ونیز آں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ

علیہ السلام سے) ارشاد فرمایا کہ اے عیسٰی میں تیرے بعد ایسی امت بھیجنے والا ہوں کہ جب ان کو پسندیدہ چیز ملے۔ تو خدا کا شکر کریں اور جب ان کو ناپسند بات پیش آئے تب بھی ثواب چاہیں اور صبر کریں حالانکہ ان میں نہ حلم ہوگا نہ عقل ہوگی ارشاد فرمایا کہ میں ان کو اپنے حلم اور علم میں سے دوں گا۔ یعنی بظاہر انمیں عقل وغیرہ نہ ہوگی لوگ ان کو معمولی خیال کریں گے مگر ان کا باطن رحمتِ خداوندی سے معمور رہا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

حدیث سوم:۔ و نیز ارشاد فرمایا آں حضرتؐ نے کہ کھا کر شکر کرنے والا اس شخص کے درجہ میں ہے جو روزہ رکھے اور صبر کرے (تخریج البخاری)

حدیث چہارم:۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ بے شک جب کسی بندے کے واسطے خدا کی طرف سے کوئی درجہ مقدر ہو چکے تو پھر بندہ اس درجہ کو اپنے عمل کے ذریعے سے نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس پر تکلیف بھیجتا ہے اس کے بدن میں یا اس کے مال میں یا اس کے بچوں میں پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو اس کے واسطے اللہ عزوجل کی جانب سے مقدر ہو چکا ہے (احمد و ابوداؤد)

آیتِ مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ سبحانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (اے مخاطب) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتی دریا میں اللہ کی نعمت سے جاری ہوتی ہے تاکہ وہ تم کو اپنی نشانیوں میں سے دکھلا دے بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں صبر کرنے والے شکر گذار کے لیے۔

اضافہ:۔ (الف) حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم صبر کرو تو وہ صابرین کے واسطے بہتر ہے۔

(ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم شکر کرو تو میں تم کو زیادہ (نعمتیں) عطا کروں۔

(ج) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ

ارشاد فرماتا ہے اے ابنِ آدم اگر تو صبر کرے اور ثواب طلب کرے صدمے کے شروع میں تو میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب کو پسند نہ کروں گا (ابن ماجہ)

(د) اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ جنت کی طرف بلائے جاویں گے ان میں سب سے پیشتر حمد کرنے والے ہوں گے عرض کیا گیا کہ حمد کرنے والے کون ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر کرتے ہیں (عین تخریج عراقی علی الاحیاء عن ابی نعیم والبیہقی)

خطبہ ۳۱ سی ویکم

خوف ورجاء کا بیان

آیات طیبات :۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر اور توقع کی وجہ سے ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ پکارو تم اس کو ڈر اور توقع سے ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک وہ (انبیاء علیہم السلام) کوشش کرتے تھے نیک کاموں میں اور ہم کو پکارتے تھے شوق سے اور ڈر سے ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک تیرا پروردگار ضرور بخشش والا ہے لوگوں کے لیے ان کے ظلم پر (بھی جب وہ توبہ کریں) اور بیشک تیرا پروردگار سخت عذاب والا ہے۔

حدیث اول :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے وہ عذاب (قہر) جو خدا کے پاس ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کا امیدوار نہ ہوگا اور اگر کافر کو معلوم ہو جاوے وہ رحمت جو خدا کے پاس ہے تو کوئی شخص اس کی جنت سے مایوس نہ ہو (متفق علیہ)

(ف) پس لازم ہے کہ دونوں چیزیں یعنی امید و بیم ہاتھ سے نہ چھوڑے کیا خوب کہا ہے ؎

غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را | در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش | ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

حدیث دوم :- آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اس حال میں کہ وہ جوان مرنے والا تھا پس آپ نے فرمایا کہ تو اپنے آپکو کیسا پاتا ہے (یعنی تیرا حال قلبی کیا ہے) اس نے عرض کیا کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور بے شک اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں ایسے موقع پر (یعنی دمِ مرگ) کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز دیتا ہے جس کا وہ امیدوار ہے اور اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جس سے اس کو ڈر ہے ۔ (ترمذی وابنِ ماجہ)

حدیث سوم :- ونیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ ایک شخص نے یوں کہہ دیا تھا کہ بخدا فلاں شخص کو اللہ نہ بخشے گا ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا : یہ شخص جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا پس تحقیق میں نے اس کو بخش دیا اور تیرے عمل کو حبط کر لیا ہے ۔
(اوکما قال رواہ مسلم)

آیت مبارکہ :- اور ارشاد فرمایا حق سبحانہٗ نے کہ میرے بندوں کو خبر دے دیجیے کہ میں بے شک غفور رحیم ہوں اور بیشک میرا عذاب دردناک ہے ۔

اضافہ :- (الف) ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر ٹوٹے والے لوگ ۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ۔ ۱۲

(ب) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت تم میں سے ہر ایک سے اس کے پاپوش کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح (ہر ایک سے قریب ہے) (بخاری)

خطبہ سی ودوم[۳۲]

فقر وزہد کا بیان

فقر کے معنی ہیں تنگ دستی اور فقر وتنگدستی پر قناعت کرنے کا حکم ہے اور زہد کے معنیٰ یہ ہیں کہ مال وغیرہ کی طرف رغبت اور محبت نہ کی جاوے اور یہ خود مامور بہ ہے ۔ چنانچہ حق تعالیٰ شانہٗ نے تنبیہ فرمائی ہے کہ تم لوگ میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھاتے ہو ۔ (یعنی دوسرے شرکاء و مستحقین کو بھی نہیں دیتے) اور مال سے بے انتہا محبت کرتے ہو ۔

(ف) ظاہر ہے کہ جو شخص فقر پہ راضی ہو وہ اس طرح اندھا دھند کام نہیں کر سکتا اور جو شخص زاہد ہو اس کو اس طرف التفات بھی نہیں ہو سکتا ۔ ۱۲

حدیث اوّل :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقیر (تنگدست) لوگ جنت میں امیروں سے پانچ سو سال یعنی آدھے دن پیشتر داخل ہوں گے (ترمذی)

(ف) آخرت میں ایک دن دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا اس واسطے پانچ سو ۵۰۰ سال کو آدھا فرمایا ہے

حدیث دوم :۔ اور ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (یعنی میری خوشی کو) کمزوروں (کی دلجوئی) میں تلاش کرو ۔ کیونکہ کمزوروں کی وجہ سے تم کو بھی رزق دیا جاتا ہے یا (یوں فرمایا کہ) تمہاری بھی مدد کی جاتی ہے ۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم :۔ و نیز ارشاد فرمایا آں حضرتؐ نے کہ جب تم ایسے آدمی کو دیکھو جسکو دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی کی عادت دی گئی ہو تو اس کے پاس رہا کرو کیونکہ اس کو حکمت (اور دانائی) کا القا کیا جاتا ہے (بیہقی)

حدیث چہارم :۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تُو دنیا سے بے رغبت رہ اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی بے رغبت رہ وہ لوگ بھی تجھ کو دوست بنالیں گے (ترمذی وابن ماجہ)

حدیث پنجم :۔ و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اس امت کی پہلی اصلاح یقین اور زہد ہے اور اس کا اول فساد بخل اور امل (یعنی ہوس) ہے (بیہقی) اور سفیان نے فرمایا ہے کہ زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) موٹا اور سخت کپڑا پہننا نہیں ہے اور نہ روکھا سوکھا کھانا ہے بلکہ اصل زہد ہوس کا کم کرنا ہے۔
(شرح السنۃ)

آیتِ مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے یہ بات (یعنی ہر مصیبت (وغیرہ کا مقدر ہونا) اس لیے بتلا دی تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر اتنا رنج نہ کرو اور تاکہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا

اضافہ :۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء میں فرمایا ہے اے اللہ مجھ کو مسکین کر کے زندہ رکھ اور مسکین ہی کر کے موت دے اور مساکین ہی کے زمرے میں میرا حشر فرما (ترمذی۔ بیہقی۔ ابن ماجہ)

خطبہ سی و سوم ۳۳

توحید و توکل کا بیان

توحید کے یہ معنیٰ ہیں کہ حق تعالیٰ کے تصرف حقیقی میں یکتا ہونے کو پیش نظر رکھے اور توکل کا یہ مطلب ہے کہ ماسوا اللہ سے نظر اٹھالے اور توکل اعتقادی یعنی اس کا عقیدہ رکھنا کہ خدا کے سوا کوئی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے یہ تو سب پر فرض ہے لیکن اس سے آگے درجہ یعنی اس عقیدہ کے پختہ ہونے پر

معاش وغیرہ کے اسباب ظنیہ کو ترک کر دے یہ قوی القلب کے لیے ہے، بشرطیکہ کسی امر واجب میں خلل واقع نہ ہو اور توکل توحید ہی کا ثمرہ ہے۔

حق تعالیٰ شانہٗ نے (قصۂ ابراہیمؑ میں) ارشاد فرمایا ہے تم خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو پوجتے ہو وہ تم کو کچھ رزق دینے کا بھی اختیار نہیں رکھتے سو تم لوگ رزق خدا کے پاس سے طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جاتا ہے ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ خدا ہی پر توکل کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

حدیث اول:۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ابن عباسؓ سے) ارشاد فرمایا ہے اے بچے خدا کو یاد رکھ تو اس کو اپنے سامنے پا دے گا اور جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کرو اور جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد مانگ اور جان لے اس بات کو کہ اگر تمام لوگ اس پر اتفاق کر لیں کہ تجھ کو کچھ نفع پہنچاویں تو ہرگز اس کے سوا کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے جو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے لکھ دیا ہے اور اگر تمام لوگ اس پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کچھ نقصان پہنچاویں تو ہرگز اس کے سوا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے لکھ دیا ہے (تقدیر کے) قلم اٹھا دیے گئے اور دفتر خشک ہو گئے (اب ان میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو گا) احمد، ترمذی)

حدیث دوم:۔ ونیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومن قوی، مومن ضعیف سے بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر اور بھلائی ہے جو چیز تم کو نفع دے اس کی حرص کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور عاجز مت بنو۔ اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پہنچے تو یوں مت کہا کر کہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہوتا۔ ولیکن یوں کہا کر کہ اللہ تعالیٰ نے جو مقدر کر دیا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے کیوں کہ "اگر" (یعنی یوں کہنا کہ اگر یوں کرتا تو یوں ہو جاتا) شیطان کے کام کھول دیتا ہے (مسلم)

آیت مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے لوگو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر (ہوئی) ہے کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو۔

اضافہ:۔ (الف) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ متوکلین کو دوست رکھتا ہے۔

(ب) اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہو جاوے وہ آیت یہ ہے۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ الآیہ یعنی جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو (احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

(ج) ونیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ بلاشبہ رزق انسان کو اس طرح ڈھونڈھتا ہے جیسا کہ اس کو اس کی اجل ڈھونڈھتی ہے۔ (ابونعیم) ۱۲

خطبہ سی و چہارم

محبت وشوق اور انس و رضا کا بیان

محبت کے معنیٰ تو ظاہر ہیں کہ دل کا مائل ہونا ہے اور شوق وانس کی حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی چیز ایک درجہ میں غائب ہو اور ایک درجہ میں حاضر ہو تو جس وقت غائب کی طرف خیال کر کے طلب غالب ہو جاوے تو وہ شوق ہوا۔ اور جس وقت حاضر کی طرف خیال کر کے خوشی غالب ہو جائے اس کو انس کہتے ہیں

اور رضا کے معنی یہ ہیں کہ قضاء و قدر پر اعتراض کو ترک کر دے پھر اس میں دو درجے ہیں ایک یہ کہ تکلیف کا احساس نہ رہے یہ رضائے طبعی ہے اور دوسرا یہ کہ احساس تکلیف اور رنج کا باقی رہے یہ رضائے عقلی ہے اور مامور بہ یہی ہے اور پہلا درجہ اسی پر مداومت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

آیاتِ طیبات :۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ نے فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شب و روز اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اکتاتے نہیں۔

(ف) اور عادتاً ایسا حال بدون شوق کے نہیں ہو سکتا۔ ۱۲ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ آپ کہہ دیجیے کہ لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے۔

(ف) :۔ اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ انس حاصل شدہ نعمت پر خوشی کو کہتے ہیں پس اس آیت سے اس کا مامور بہ ہونا ثابت ہو گیا ہے۔

تنبیہ :۔ ایک ضروری امر قابلِ لحاظ یہ بھی ہے کہ خوشی کو حد سے نہ بڑھنے دے اور بجائے شکر کے اکڑ نہ کرنے لگے ورنہ ان اللّٰہ لا یحب الفرحین کا مصداق بن جاوے گا و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

حدیث اوّل :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا میں فرمایا ہے اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت مانگتا ہوں جو تجھے محبوب رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ میرے لیے اپنی محبت کو میری جان اور مال اور اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ بنا دے (ترمذی)

حدیث دوم :۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ

میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد ٹھنڈا عیش مانگتا ہوں اور تیرے دیدار کی لذت مانگتا ہوں اور تیری ملاقات کا شوق مانگتا ہوں (النسائی)

حدیث سوم :۔ و نیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی جماعت اس حال میں نہیں بیٹھتی کہ اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں ۔ اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (مقرب فرشتوں) سے کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (مسلم) اور سکینہ یعنی خوشی ہی کا نام انس ہے جیسا کہ پیشتر معلوم ہو چکا ہے ۔

آیتِ مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو خدا کے علاوہ اوروں کو بھی شریک قرار دیتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے (رکھنا ضروری) ہے اور جو مومن ہیں ان کو (صرف) اللہ سے بہت ہی محبت ہے اور کیا خوب ہوتا اگر یہ ظالم لوگ جب کسی مصیبت کو دیکھتے تو سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت (و قدرت) اللہ ہی کو ہے اور بے شک اللہ تعالےٰ کا عذاب سخت ہے ۔

اضافہ :۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے خدا اس کے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو رضائے خداوندی کو ناپسند کرتا ہے خدا اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے ۔ (متفق علیہ)

خطبۂ سی و پنجم ۳۵

اخلاص وصدق کا بیان

آیاتِ طیبات :۔ حق تعالیٰ شانہ، نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم (قیامت کے روز) اس عمل کی طرف ہوں گے جس کو وہ لوگ (دنیا میں) کر چکے تھے پس ہم اسکو پریشان غبار کی طرح بیکار کر دیں گے۔

(ف) یہ خسارہ ان لوگوں کے لیے تھے جو عبادت میں غیر اللہ کو شریک کرتے ہیں۔ ۱۲۔

و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے لیے ایسی عبادت ہے جو (شرک اور ریاء سے) خالص ہو۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ مومن وہی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ پھر شک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے رستہ میں جہاد کیا وہی لوگ صدق والے ہیں۔

(ف) صدق کے معنیٰ ہیں کامل طور پر کسی طاعت کو بجالانا۔

حدیثِ اوّل :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذؓ سے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے دین کو خالص کرلے تجھے تھوڑا ہی عمل کافی ہے۔
(عین ترغیب عن الحاکم)

حدیث دوم :۔ اور ایک شخص نے پکار کر دریافت کیا اے رسولؐ اللہ ایمان کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اخلاص (عین ترغیب عن البیہقی)

حدیث سوم :۔ و نیز آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال نیت ہی کے ساتھ ہیں اور ہر شخص کے واسطے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی
(متفق علیہ)

حدیث چہارم :۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے اور ابوبکرؓ اپنے

کسی غلام کو لعنت فرمارہے تھے پس آپ نے ان کی طرف التفات فرمایا اور (از راہِ تعجب) یہ ارشاد فرمایا کہ لعنت کرنے والے ہیں اور صدیق ہیں ایسا ہرگز نہیں قسم ہے رب کعبہ کی بس (یہ سن کر) ابوبکرؓ نے اسی روز اپنا کوئی غلام آزاد کردیا پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا پھر کبھی ایسا نہ کروں گا۔

آیت مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے (آنحضرتؐ سے) ارشاد فرمایا ہے فرما دیجیے کہ مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اس حال میں کہ (شرک وغیرہ سے) خالص رکھوں اس کے واسطے عبادت کو۔

اضافہ:۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بشارت ہے مخلصین کے واسطے کہ وہ ہدایت کے چراغ ہیں ہر اندھیرا فتنہ ان کی وجہ سے کھل جاتا ہے (عین ترغیب عن البیہقی)

خطبہ سی و ششم ۳۶

مراقبہ و محاسبہ کا بیان

یہ تو ظاہر ہے کہ بدون دوام و مواظبت اور پابندی کے کوئی عمل معتدبہ نہیں ہے اس پابندی کا نام اصطلاح تصوف میں مرابطہ ہے اور علماء نے بھی مرابطہ کو اس معنی میں لیا ہے چنانچہ بیضاوی نے رابطوا کی تفسیر واظبوا سے کی ہے اور اس دوام و پابندی کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ نفس کو اوّل متنبہ کردیا جاوے کہ کام کرنا پڑے گا اور فلاں فلاں کام سے پرہیز کرنا ہوگا اس تنبیہ کو مشارطہ (یعنی شرط و قرار) کہتے ہیں اور اس کی نگہبانی کرنا بھی ضروری ہے اس کا نام مراقبہ ہے فقط گردن جھکانا مراقبہ نہیں ہے بلکہ نفس کو گناہوں سے بچاوے اور نیک اعمال پر پابندی کرے اور اس کا ہر وقت خیال رکھے یہ نگہداشت اصل مراقبہ ہے پھر کسی وقت خاص میں اس کا حساب لینا چاہیے جس سے معلوم ہو کہ

اس نے شرط و قرارداد کو پورا کر دیا ہے یا نہیں اس کو محاسبہ کہتے ہیں پھر محاسبہ سے اگر معلوم ہو کہ نفس نے شرط کو پورا نہیں کیا ہے۔ تو اس کا کسی مشقت میں ڈال کر علاج بھی کیا جاوے اس کو معاقبہ کہتے ہیں اور گذشتہ کی تلافی کے واسطے کوئی ایسا نیک عمل بھی کیا جاوے جو نفس کو گراں ہو اس کو مجاہدہ کہتے ہیں (وقتی علاج بطور سزا و جرمانہ تو معاقبہ ہے اور دائمی وظیفہ تلافی مافات کے واسطے مقرر کرنا مجاہدہ ہے) پھر اس نفس کو اس کوتاہی پر دھمکا دیں اور ملامت کریں اور تلافی مافات پر برانگیختہ کریں اس کا نام معاقبہ ہے یہ سب چیزیں چھ ہیں ان کا حاصل یہ ہے کہ نفس کو کسی وقت آزاد نہ چھوڑیں ورنہ سرکش ہو جاتا ہے۔

اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ آنکھوں کی چوری سے واقف ہے اور اس سے بھی واقف ہے جس کو سینے میں چھپاتے ہیں و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے رب کے پاس حاضر ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش نفسانی سے روکا اس کا ٹھکانا جنت ہے۔ اور حق تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی۔

حدیث اوّل:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے تھے پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ ٹھہر و (ایسا نہ کرو) اللہ تمہاری مغفرت کرے گا اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اس نے مجھ کو ہلاکتوں میں ڈالا ہے (مالک)

حدیث سوم:۔ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے (در اصل مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے اتباع خداوندی کے بارے میں جہاد کرے (بیہقی)

(ف) یعنی جس طرح کفار سے اعلاء کلمۃ الحق کے لیے جہاد کیا جاتا ہے اسی طرح نفس سے بھی جہاد کرنا چاہیے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے اور یہ جہاد مقدم اور افضل ہے جہاد معروف سے۔

حدیث سوم:۔ اور حضرت عمرؓ نے خطبہ میں فرمایا ہے کہ تم خود (نفس سے)

حساب لے لو۔ اس سے قبل کہ تمہارا حساب لیا جاوے اور اس کو جانچ لو اس سے پیشتر کہ تمہاری جانچ کی جائے اور تیاری کر لو خدا کے سامنے بڑی پیشی کی جس دن تم پیش کیے جاؤ گے تمہاری کوئی بات چھپ نہ سکے گی۔

(عین کنز الاعمال عن ابن المبارک وغیرہ)

آیت مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہ، نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر شخص (اس کی) دیکھ بھال کرتا رہے کہ اس نے کل (یعنی قیامت) کے واسطے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھتا ہے۔

اضافہ :۔ (الف) حق تعالیٰ نے (حضرت داؤد علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ خواہش کی پیروی (کبھی) نہ کرنا کہ وہ اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی
(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ (اے مخاطب) کیا اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفسانی کو خدا بنا رکھا ہے (کہ جو جی میں آتا ہے وہی کر گذرتا ہے)
(ج) ونیز ارشاد فرمایا ہے اے لوگو! (خدا کے عذاب سے) بچتے رہو اور اس دن سے ڈرتے رہو جس دن نہ کوئی والد اپنے بچے کا کام آوے گا نہ کوئی بچہ اپنے والد کے کام آوے گا۔

خطبۂ سی و ہفتم

تفکر کا بیان

آیات طیبات :۔ تفکر اور فکر کے معنیٰ یہ ہیں کہ انسان کو جو علمی یا عملی مفید باتیں معلوم ہیں ان میں غور کرتا رہے تاکہ اور نئی نئی باتیں حاصل ہوں اور علمی و عملی ترقی ہو اور جو ضرر رساں امور ہیں ان میں بھی غور کرتا رہے تاکہ اُن سے آئندہ بچا رہے اور اگر گذشتہ زمانہ میں کوئی خلافِ شریعت کام سرزد ہو چکا ہے

تو اس کا تدارک کرے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور سوچتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے عالم میں غور نہیں کیا اور فرمایا ہے کہ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور تم کو ہم نے جوڑا جوڑا بنایا اور تمہاری نیند کو آرام کی چیز بنایا اور رات کو پردہ کی چیز بنایا اور دن کو تمہارے لیے روزگار بنایا اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ایک چراغ (یعنی سورج) بنایا اور پانی بھرے بادلوں سے خوب پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعے سے اناج اور سبزیاں اور گنجان باغ پیدا کریں (نیز ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کو (خدا کی) مار ہو وہ کیسا ناشکرا ہے (خدا نے) اس کو کس چیز سے بنایا ہے اس کو ایک بوند سے بنایا ہے اس کو بنایا اور پھر اس (کے اعضاء) میں اندازہ رکھا۔ پھر اس کے واسطے راستہ آسان کر دیا۔ (پھر اس کو موت دی) پھر قبر میں رکھوایا پھر جب چاہے گا اس کو (قبر سے زندہ کر کے) اٹھاوے گا۔ ہرگز (شکر گذار) نہیں جو اس کو حکم کیا اس کو پورا نہ کیا پس انسان کو غور کرنا چاہیے اپنے کھانے میں کہ ہم نے پانی برسایا پھر زمین کو پھاڑا پھر اس میں غلہ اگایا اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گنجان باغ اور میوہ اور چارہ (یہ سب چیزیں پیدا کیں) تمہارے نفع کے لیے اور (بعض) تمہارے مویشی کے واسطے۔

حدیث اوّل:۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جب آیت:۔ ان فی خلق السمٰوٰت والارض نازل ہوئی کہ ہلاکی ہے اس شخص کے واسطے جس نے اس کو پڑھا اور ان چیزوں میں غور نہیں کیا (عینی تخریج عراقی عن صحیح ابن حبان)

حدیث دوم:۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ میں غور کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ تم اللہ کی مخلوق میں غور کرو اور ذاتِ خداوندی میں غور نہ کرو کیوں کہ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے (علین تخریج عن الترغیب والترہیب)
اسی واسطے سعدی نے کہا ہے ؎

تواں در بلاغت بسحباں رسید　　نہ در کنہِ بے چونِ سبحاں رسید

ونیز کہا ہے ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں　　کیں جا ہمیشہ باد دست است دام را

آیت مبارکہ:۔ اور ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ دیکھ تو رحمت خداوندی کی نشانیوں کی طرف زمین کو مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کر دیتا ہے بلاشبہ وہ مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اضافہ:۔ (الف) ونیز ارشاد فرمایا ہے خدائے عزّوجل نے کہ بیشک اسمیں غور کرنے والوں کے واسطے نشانیاں ہیں۔

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ اپنے اندر غور نہیں کرتے۔

(ج) اور ارشاد فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔

(د) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ سمجھ دار لوگ نصیحت حاصل کریں۔

(ہ) اور ارشاد فرمایا ہے کہ اس میں عبرت ہے اہل فہم کے لیے۔

(و) نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ان انبیاء و امم سابقین کے قصہ میں سمجھدار لوگوں کے واسطے بڑی عبرت ہے۔

(ز) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک اس میں نشانی ہے اس قوم کیلیے جو سمجھتی ہو۔

خطبۂ سی و ششم

موت اور مابعد الموت کا بیان

حدیث اول :۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لذتوں کو قطع کرنے والی یعنی موت کو بہت یاد رکھو (ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ)

حدیث دوم :۔ و نیز آں حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب مومن کی موت آتی ہے تو (کفن کے واسطے) رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا کپڑا لے کر آتے ہیں اور مومن کی روح کو کہتے ہیں کہ نکل اس حال میں کہ تو خدا سے خوش ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے (چل) خدا کی (دی ہوئی) راحت (اور رحمت) کی طرف اور (عمدہ اور فراخ روزی کی طرف اور ایسے رب کی طرف جو (تجھ سے) ناراض نہیں ہے پس وہ مشک کی بہترین خوشبو جیسی (مہکتی ہوئی) نکلتی ہے (اور اسی روایت آگے یہ بھی ہے کہ) اور جب کافر کی موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ایک ٹاٹ لے کر آتے ہیں (اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ) نکل خدائے عزوجل کے عذاب کی طرف اور اس حال میں کہ تو بھی ناخوش ہے اور خدا بھی تجھ سے ناراض ہے پس وہ نہایت بدبودار مردار کی طرح سڑی ہوئی نکلتی ہے ۔ الخ۔
(احمد و نسائی)

حدیث سوم :۔ نیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مومن کی روح بدن کی طرف لوٹا دی جاتی ہے تو میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھلا کر کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر وہ دونوں فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہے وہ جواب میں کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے (جس کے ذریعے سے تجھ کو دین معلوم ہوا) وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سمجھا۔ (افسوس) کہ آج بعض نام نہاد مسلمان اس علم کو حاصل نہیں کرتے بلکہ دنیوی علم میں منہمک ہو کر اس کو بالکل چھوڑ بیٹھے ہیں یاد رکھو قبر میں جا کر ملانوں ہی کی شاگردی کام آوے گی) پھر (اس سوال کے جواب کے بعد) ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا میرے بندے نے سچ کہا ہے پس اس کے لیے جنت سے فرش بچھائے دو، اور جنت ہی سے اس کو لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ بھی کھول دو اور وہ کھول دیا جائے گا۔ آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر دروازہ کھلتے ہی اس کے پاس جنت کی ہوا اور خوش بو آتی ہے اور اس کے لیے نگاہ پہنچنے تک قبر میں فراخی کر دی جاتی ہے۔ اور کافر کا حال اس کے برعکس ذکر فرمایا ہے (احمد و ابوداود)

حدیث چہارم:۔ اور آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے واسطے (جنت میں) ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گذر ہوا (جیسا کہ) آدمی سودا کرتا ہے کہ یوں ہونا چاہیے۔ یوں ہونا چاہیے۔ یعنی اس خیالی پلاؤ میں بھی ان چیزوں کا خطرہ نہیں ہوا (متفق علیہ)

حدیث پنجم:۔ و نیز آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دوزخ میں سب سے کم عذاب اس شخص کا ہے جس کو آگ کی دو جوتیاں اور (ان کے) دو تسمے پہنائے جائیں کہ ان کی وجہ سے ان کا دماغ دیگ کی طرح کھولتا ہو گا اور اس کو یہ گمان بھی نہ ہو گا کہ کسی کو اس سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے اور درحقیقت وہ سب سے کم عذاب ہو گا (متفق علیہ)

حدیث ششم:۔ و نیز آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تم اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ (باوجود زیادہ

ہجوم کے بھی) کوئی کسی کے لیے اس کے دیکھنے میں مزاحم نہیں ہوتا بلکہ مختلف مقامات سے بھی سب کے سب اس کو بے تکلف دیکھ لیتے ہیں پس دیدار خداوندی میں بھی یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ اتنے لوگوں کو کس طرح دیدار ہوگا (متفق علیہ)

آیت مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہ، نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے پھر تم ہماری طرف لوٹا دیئے جاؤ گے ۔

اضافہ :۔ (الف) ونیز ارشاد فرمایا ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جہنم پر پل صراط رکھی جاوے گی (اور اسی روایت میں ہے کہ بعض آدمی (یعنی گنہ گار مسلمان) کو عذاب ہوگا مگر وہ پھر نجات پاویں گے (متفق علیہ)

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ سب لوگ جہنم پر آویں گے (پھر نیک لوگ اپنے اعمال (حسنہ) کی وجہ سے وہاں سے عبور کر جاویں گے (یعنی اس پر سے گزر جاویں گے) پس اول ان (گذرنے والوں) میں سے بجلی کی مانند گزر جاوے گا پھر ہوا کی طرح پھر تیز گھوڑے کی طرح پھر اونٹ سوار کی طرح پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح پھر آدمی کے چلنے کی طرح ۔ (ترمذی و دارمی)

خطبہ سی و نہم[۳۹]

عاشورہ کا بیان

حدیث اول :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب روزوں سے افضل رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کا مہینہ محرم ہے (یعنی اس کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا رمضان کے سوا اور سب مہینوں کے روزہ سے زیادہ ثواب رکھتا ہے (مسلم)

حدیث دوم :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ عاشورہ کا روزہ کفارہ ہوجاتا ہے اس سال کا (یعنی

اس سال کے چھوٹے گناہوں کا) جو اس سے پیشتر (گزر چکا) ہے (مسلم)

حدیث سوم:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ روزہ رکھو تم عاشورہ کا اور مخالفت کرو اس میں یہود کی اور (وہ اس طرح کہ) روزہ اس سے ایک دن پہلے کا یا بعد کا رکھ لینا چاہیے (عین جمع الفوائد عن احمد والبزار بلین ولیہ ذہب فقہاء ناکرہوا انفراد عاشوراء بالصوم)

حدیث چہارم:۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ عاشورہ کا روزہ رمضان (کے روزے فرض ہونے) سے پیشتر (بطور فرضیت) رکھا جاتا تھا پس جب رمضان (کے روزوں کا حکم) نازل ہوا تو جس نے چاہا (عاشورہ کا روزہ) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا (عین جمع الفوائد عن الستۃ الا النسائی) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے فراخی کی اپنے اہل وعیال پر خرچ میں۔ عاشورہ کے دن (فراخی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر (رزق میں) تمام سال رزین و بیہقی وفی المرقاۃ قال العراقی لہ طرق بعضہا صحیح وبعضہا علیٰ شرط مسلم۔ پس یہ دونوں باتیں تو کرنے کی ہیں ایک روزہ رکھنا کہ مستحب ہے دوسرے مصارف عیال میں کچھ فراخی کرنا (اپنی حیثیت کے موافق) اور یہ مباح ہے اس کے علاوہ اور سب باتیں جو اس دن میں کی جاتی ہیں خرافات ہیں لوگ اس دن میلہ لگاتے ہیں اور حضرات اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مصائب کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا ماتم کرتے ہیں اور مرثیہ پڑھتے ہیں اور روتے اور چلاتے بھی ہیں اور بعض لوگ تو تعزیہ و علم وغیرہ بھی نکالتے ہیں اور ان کے ساتھ شرک اور کفر کا معاملہ کرتے ہیں یہ سب باتیں واجب الترک ہیں۔ شریعت میں اس ماتم وغیرہ کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ ان سب امور کی سخت ممانعت آئی ہے۔

(ف) بعض لوگ اس روز مسجد وغیرہ میں جمع ہو کر ذکر شہادت وغیرہ سناتے ہیں اس میں ثقہ لوگ بھی شریک ہو جاتے ہیں اور بعض اہل علم بھی اس کو جائز سمجھنے کی عظیم غلطی میں مبتلا ہیں درحقیقت یہ بھی ماتم ہے گو مہذب طریقہ سے ہے سینہ

وغیرہ وحشی لوگوں کی طرح سے نہیں کوٹتے لیکن حقیقت ماتم کی یہاں بھی موجود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

آیت مبارکہ :۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے پس جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

اضافہ :۔ (الف) جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا اس پر آپؐ نے ان سے فرمایا یہ کیا دن ہے؟ جس میں تم روزہ رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ بڑا دن ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی اور فرعون اور اس کی قوم غرق ہوئی پس موسیٰ علیہ السلام نے اس کا روزہ بطور شکر کے رکھا تو ہم بھی اس کا روزہ رکھتے ہیں پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ہم تم سے زیادہ حق دار اور قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام کے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا روزہ رکھا اور (دوسروں کو) اس روزے کا حکم دیا (متفق علیہ)

(ب) اور حدیث شریف میں ہے کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکھا اور اس روزہ کا حکم دیا تو انہوں نے (یعنی صحابہؓ نے) عرض کیا کہ یہ ایسا دن ہے جس کو یہود و نصاریٰ معظم سمجھتے ہیں۔ (پس اس میں روزہ رکھنے سے مشابہت کا شبہ ہوتا ہے) اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نوتاریخ کو بھی روزہ ضرور رکھوں گا تاکہ مشابہت کا شبہ جاتا رہے (مسلم)۔

خطبۂ چہلم

ماہِ صفر کا بیان

آیت مبارکہ :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ بیشک مہینوں کا ہٹانا کفر میں ترقی (کا باعث) ہے (یعنی منجملہ اور کفریات کے یہ حرکت بھی کفر ہے جو کفار قریش ماہِ محرم وغیرہ کے متعلق کیا کرتے تھے مثلاً اپنی غرض سے محرم کو صفر قرار دے کر اس میں لڑائی کو حلال کہہ دیتے تھے وغیر ذالک)

حدیث اول :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کہ نہ (مرض کا) تعدیہ ہے (بلکہ جس طرح اولاً حق تعالیٰ کسی کو مریض بناتے ہیں اسی طرح دوسرے کو اپنے مستقل تصرف سے مریض کر دیتے ہیں میل جول وغیرہ سے مرض کسی کو نہیں لگتا یہ سب وہم ہے) اور نہ (جانور کے اڑنے سے) بدشگونی لینا کوئی چیز ہے (جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ داہنی جانب سے تیتر وغیرہ اڑے تو منحوس جانتے ہیں یہ سب ڈھکوسلے ہیں) اور نہ الو کی نحوست کوئی چیز ہے جیسا کہ عام طور پر لوگ اس کو منحوس خیال کرتے ہیں یہ بالکل من گھڑت بات ہے اور حدیث صریح ۔ کے خلاف ہے اور ایک رسم اس ماہ میں آخری چہار شنبہ کی مروج ہے یہ بھی بالکل بے اصل ہے ۱۲۔

حدیث دوم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ نے کہ بدفالی شرک ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔

حدیث سوم :۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو خیال نہ آتا ہو ولیکن اس کو توکل کے ذریعہ سے بھگا دیتا ہے (ابو داؤد ۔ ترمذی)

(ف) جو بات مشہور ہو اس کا خیال وقت پر آ ہی جاتا ہے لیکن اس خیال پر

عمل کرنا یا اس کو دل میں جمانا جائز نہیں ہے بلکہ توکل کے خیال کو غالب کرلے تو وہ خیال باطل فوراً رفع دفع ہو جاوے گا ۱۲ ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عورت اور مکان اور گھوڑے میں نحوست ہونا جو (بخاری و مسلم میں) مروی ہے اس کے معنیٰ ہیں کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان میں ہوتی جیساکہ ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۔

آیت مبارکہ :- اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ (جو رسول اصحاب قریہ کی طرف بھیجے گئے تھے انہوں نے (کفار سے) فرمایا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے کیا نحوست اس کو سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جاتی ہے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے ہو ۔

خطبہ چہل و یکم

ربیع الاوّل و ربیع الثانی کا بیان

حدیث اوّل :- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو مغرب سے پہلے دو رکعت تین بار ارشاد فرمایا اور تیسری مرتبہ جو چاہے لفظ بھی فرمایا بوجہ ناپسند فرمانے اس بات سے کہ لوگ اس کو سنت سمجھ لیں (بخاری و مسلم) اس حدیث شریف سے معلوم ہو گیا کہ جو چیز شرعاً ضروری نہ ہو اس کو ضروری قرار دے لینا بھی شریعت کے خلاف اور ناجائز ہے اور اس پر محققین کا اتفاق ہے اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی غیر ضروری چیز کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا جس سے ضروری ہونے کا شبہ ہوتا ہے یہ بھی اس کے مشابہ ہے لہذا ایسا برتاؤ بھی ممنوع ہے اور اس ماہ اکثر لوگ ذکر میلاد کی عادت رکھتے ہیں اس کا حکم بھی اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر اس میں کوئی قید اور تخصیص (دن اور ماہ وغیرہ کی) نہ ہو تو وہ مباح کے درجہ میں ہے اور اگر اسمیں کچھ قیود اور تخصیصات بھی ملی ہوئی ہوں تو دو حالتیں ہیں ایک یہ کہ ان قیود کو لازم سمجھتا ہے

تب تو اس کے بدعت ہونے میں کوئی کلام ہی نہیں اور اگر ان قیود کو ضروری اور ثواب نہ سمجھتا ہو (بلکہ مباح سمجھ کر کسی مصلحت سے کرتا ہو) تو بدعت کے مشابہ ضرور ہے لہذا اپنے اپنے درجہ کے موافق دونوں سے منع کیا جاوے گا پس جس عالم نے ذکر میلاد والوں کے ساتھ یہ گمان رکھا کہ وہ اس کو ضروری اور قربت خیال کرتے ہیں اس نے ان کو منع کیا اور جس عالم نے اس اعتقاد (فاسد) کی طرف دھیان نہیں کیا وہ جائز کہتا ہے اس سے اختلاف علماء کی وجہ معلوم ہوگئی اور جو شخص عوام کی حالت کو بغور دیکھے وہ ان قیود یا اس فعل غیر ضروری کے تارک پر ایسی بڑی طرح ملامت اور اعتراض کرتے ہیں کہ ایسی ملامت نماز روزہ ترک کرنے پر بھی نہیں کرتے وہ شخص منع کرنے والوں کے فتوٰی کو بلاشبہ ترجیح دے گا اور یہ اختلاف علما کا ایسا ہے جیسا کہ سلف میں ہو چکا ہے کہ ان میں بعض نے تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کو منع قرار دیا ہے اور بعض نے اس کو جائز رکھا ہے اسی طرح بعض صحابہ نے محصّب میں ٹھہرنے کو (حج کرنے کے واسطے) سنت کہا ہے اور بعض صحابہ نے کہا کہ یہ کوئی چیز نہیں اور اسی طرح بہت احکام ہیں (پس اس اختلافِ علماء کو جو در بارۂ ذکر مولد شریف ہو رہا ہے۔ ہوّا بنانا سخت نادانی ہے اور اگر ذکر میلاد میں کوئی بات کھلم کھلا خلافِ شرع ہے تو پھر اس میں کسی کو اختلاف کی گنجائش ہی نہیں۔ وہ سب کے نزدیک منع ہے اور اس تحقیق سے گیارہویں کا حکم بدرجۂ اولیٰ معلوم ہوگیا جو ربیع الثانی میں (خصوصًا و نیز دیگر مہینوں میں عمومًا) کی جاتی ہے۔

آیت مبارکہ :۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالٰے شانہٗ نے کہ بلند کیا ہم نے آپ کے ذکر کو۔

خطبۂ چہل ودوم ۴۲

ماہِ رجب کا بیان

جب رجب کا مہینہ آتا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعا مانگتے کہ اے اللہ برکت دے ہمارے رجب میں اور شعبان میں اور پہنچا ہم کو رمضان تک (بیہقی) اس ماہ کی ستائیسویں شب کو معراج ہوئی ہے اور چند روایتیں ۲۷ تاریخ کو روزہ رکھنے کے بارے میں آئی ہیں لیکن کوئی قوی سند سے مروی نہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ روزہ رکھا جاوے ہاں اگر کوئی سنت نہ سمجھے بوجہ ضعف روایت کے اور ویسے ہی روزہ رکھ لے کہ اگر ثواب نہ ملا تو نفل روزہ کامل جاوے گا تو مضائقہ نہیں اور بعض لوگ قصۂ معراج کو اس رات میں بیان کرتے ہیں اس کا وہی حکم ہے جو مولود شریف کا حکم گذر چکا ہے اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے البتہ لے جائے گئے آپ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک (یہاں تک کہ ساتوں آسمان سے گذر گئے)

خطبۂ چہل وسوم ۴۳

ماہِ شعبان کا بیان

حدیث اوّل :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شمار رکھو شعبان کے چاند کا رمضان کے لیے (یعنی جب ماہِ شعبان کی تاریخ صحیح ہو گی تو رمضان میں اختلاف کم ہوگا) (ترمذی)

حدیث دوم :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اور کسی ماہ (کے چاند) کا اتنا خیال نہ فرماتے تھے (ابوداؤد)

حدیث سوم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے

کوئی شخص رمضان کے ایک دن یا دو دن پہلے سے روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ وہ شخص (کسی) خاص دن کا روزہ رکھا کرتا ہو (اور رمضان سے ایک دن پہلے وہ دن ہو۔ مثلاً ہر پیر کو روزہ رکھنے کا معمول ہے اور ۲۹ شعبان کو پیر کا دن ہے) تو وہ شخص اس دن بھی روزہ رکھ لے (متفق علیہ)

حدیث چہارم:۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی پندرھویں رات کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس رات میں وہ سب بنی آدم لکھ لیے جاتے ہیں جو اس سال پیدا ہوں گے اور جو اس سال میں مریں گے اور اسی رات میں ان کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں (بیہقی)

(ف) اعمال اٹھائے جانے سے مراد ان کا پیش ہونا ہے اور رزق نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس میں جو رزق ملنے والا ہے وہ سب لکھ دیا جاتا ہے اور گو یہ سب چیزیں پیشتر سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں مگر اس رات کو لکھ کر فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

حدیث پنجم:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب آدھے شعبان کی رات ہو تو اس رات کو شب بیداری کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات غروبِ آفتاب کے وقت ہی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔ کیا کوئی روزی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے (کہ وہ عافیت کی دعا مانگے اور) میں اس کو عافیت دوں کیا کوئی ایسا ہے کیا کوئی ایسا ہے (رات بھر یہی رحمت کا دریا بہتا رہتا ہے) یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاوے۔

آیتِ مبارکہ:۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ بے شک ہم نے نازل کیا ہے اس قرآن کو برکت والی رات میں بلاشبہ ہم آگاہ کرنے والے ہیں اسی (رات)

میں ہر حکمت والا معاملہ ہمارے حکم سے طے کیا جاتا ہے بے شک ہم آپ کو پیغمبر بنانے والے ہیں (فسر الایات بلیلۃ النصف من شعبان عکرمۃ کذا فی الدر المنثور عن ابن جریر وابن المنذر وابن حاتم)

اضافہ۔ (الف) اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے آں حضرتؐ کو شعبان سے زیادہ روزہ رکھتے ہوئے کسی ماہ میں نہیں دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (کل) ماہ شعبان میں روزہ رکھتے تھے سوائے تھوڑے دنوں کے،

(متفق علیہ) ۱۲

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں پس مغفرت فرما دیتا ہے۔ سب مخلوق کی مگر مشرک و کینہ والے شخص کے لیے (مغفرت نہیں فرماتا) (ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے مگر دو شخص ایک کینہ رکھنے والا اور ایک قتل ناحق کرنیوالا اور ایک روایت میں ہے یا قطع رحم کرنے والا (عین ماثبت بالسنۃ عن سعید بن منصور) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نظر (رحمت) نہیں کرتا ہے اس رات میں (بھی) مشرک کی طرف اور نہ کینہ والے کی طرف اور نہ قاطع رحم (یعنی رشتہ ناتہ والوں سے بلاوجہ شرعی تعلق توڑنے والے) کی طرف اور نہ پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکانے والے کی طرف اور نہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کی طرف اور نہ ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف (البتہ اگر توبہ کر چکا ہے تو رحمتِ خداوندی اس پر بھی متوجہ ہو جاتی ہے۔ (عین ماثبت بالسنۃ عن البیہقی)

(ف) ان کے علاوہ بعض اور گنہ گاروں پر بھی نظر رحمت نہ ہونا۔ دوسری روایتوں میں آیا ہے پس سب گناہوں سے توبہ کرنا چاہیے سب روایتوں پر نظر ڈالنے سے احقر کے فہم ناقص میں یہ آتا ہے کہ کبائر بدون توبہ معاف نہیں ہوتے اور صغائر سب اس رات کی برکت سے حق تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ (واللہ اعلم)

(ج) اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس رات (نفل) نماز کے سجدہ میں یہ دعا مروی ہے :۔ اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك جل وجهك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك (عین ماثبت بالسنۃ عن البیہقی)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تیرے غصے سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے عتاب سے تیرے درگذر کرنے کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں برتر ہے تیری ذات (مقدس) میں تیری ثنا کو شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے اسی روایت میں اور دعا بھی ہے بخوف طوالت نقل نہیں کی گئی ہے اور ماثبت بالسنۃ کے مؤلف نے فرمایا ہے کہ بیہودہ بدعات میں سے ایک یہ ہے جو کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلی ہوئی ہے۔ یعنی چراغوں کا جلانا اور ان کا مکانوں اور دیواروں پر رکھنا اور اس پر فخر کرنا کہ ہم نے زیادہ روشنی کی ہے) اور لوگوں کا کھیل کود کے لیے جمع ہونا اور آگ کیساتھ کھیلنا اور آتشبازی جلانا ظن غالب یہ ہے کہ یہ رسم ہندوؤں کی رسم یعنی دیوالی سے لی گئی ہے جاہل مسلمانوں نے اس کو لے لیا ہے۔

(ف) احقر کا ظن غالب یہ ہے کہ قریب قریب تمام رسوم بدعیہ مثل سوم چہلم وغیرہ ہنود سے لیے گئے ہیں۔ ۱۲

خطبہ چہل و چہارم ۴۴

رمضان شریف کی فضیلت کا بیان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کے اخیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبہ میں فرمایا (غالباً اخیر تاریخ جمعہ واقع ہوا ہوگا یا جمعہ نہ ہوگا تو ویسے وعظ فرمایا ہوگا) اے لوگو! تحقیق سایہ ڈالا تم پر ایک

بہت بڑے مہینے سے نے برکت والے مہینے نے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ایسی آتی ہے جو کہ ہزار مہینے سے بڑھ کر ہے (یعنی لیلۃ القدر) اللہ تعالیٰ نے اس (ماہ) کے روزے فرض کیے اور رات کا قیام تطوع قرار دیا (تطوع) کا لفظ کبھی سنت مؤکدہ پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ یہاں سنت مؤکدہ ہی مراد ہے کیونکہ تراویح کا سنت مؤکدہ ہونا ثابت ہے جیسا کہ نمبر ۴۶ میں مذکور ہے) جس نے اس (ماہ) میں کوئی نیک خصلت (از قبیل نوافل) ادا کی وہ اس کے مانند ہوتا ہے جس نے رمضان کے سوا (کسی دوسرے ماہ) میں فرض ادا کیا ہو اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا ہو وہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے ہوں اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر ایسی چیز ہے کہ اس کا بدلہ جنت ہے (اور غم خواری کا مہینہ ہے) اور ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جس نے اس میں روزہ دار کو افطار کرایا اس کو گناہوں سے بخشش اور (دوزخ کی) آگ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے بدون اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جاوے ہم نے عرض کیا اے رسولِ خدا ہم میں ہر شخص ایسا نہیں جو روزہ دار کو افطار کرانے کی گنجائش رکھتا ہو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے جو کہ روزہ دار کو دودھ کے ایک گھونٹ یا کھجور یا ایک پانی کے گھونٹ (وغیرہ) سے افطار کرا دے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلاوے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی حوض کوثر) سے سیراب کرے گا پھر اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس ہی نہ لگے گی اور یہ معلوم ہی ہے کہ جنت میں پیاس ہی نہیں لقولہٖ (اِنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْھَا) اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول (حصہ یعنی عشرہ اولیٰ) رحمت ہے اور درمیان اس کا مغفرت ہے اور اخیر (حصہ) اس کا آگ سے آزادی ہے اور جس نے اس ماہ میں اپنے باندی غلام سے بوجھ ہلکا کیا (یعنی ان سے خدمت لینے میں تخفیف کر دی) اس کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے اور دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے (بیہقی)

آیت مبارکہ :- ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ اے مومنو! فرض کیے گئے تم پر روزے جیسا کہ فرض کیے گئے تھے تم سے پہلے لوگوں پر تاکہ تم بچو (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے)

اضافہ :- (الف) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ تمہارے پاس رمضان آگیا ہے مبارک مہینہ ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور سرکش شیطان کو طوق پہنائے جاتے ہیں اللہ کے واسطے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو شخص اس رات (کی خیر و برکت) سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (احمد و نسائی)

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جبکہ رمضان شروع ہو چکا تھا) بے شک یہ مہینہ آیا تمہارے پاس اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ سب بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم ہوتا اس سے مگر ہر بے نصیب (ابن ماجہ)

خطبہ چہل و پنجم ۴۵

روزے کا بیان

حدیث اوّل :- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کر دیئے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنات اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پس نہیں کھولا جاتا ان میں سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طلب گار آگے بڑھ اور اے برائی چاہنے والے رک جا اور اللہ کے لیے بہت لوگ (بہ برکت ماہِ رمضان) آزاد کیے ہوئے ہیں۔ دوزخ سے اور یہ (ندا اور پکار) ہر رات ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

حدیث دوم:۔ اور ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بنی آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے (اس طرح کہ) ایک نیکی دس گنی ہوجاتی ہے سات سو گنی تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا چھوڑتا ہے (روزہ دار) اپنی خواہش کو اپنے کھانے (پینے کو) میری وجہ سے روزہ دار کے واسطے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت ہے اور ایک خوشی اپنے رب سے ملنے کے وقت ہوگی اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے (اس سے یہ خیال نہ کیا جاوے کہ پھر مسواک کرنا اچھا نہ ہوگا۔ کیونکہ مسواک کے بعد بھی وہ بو جو خلو معدہ کے باعث آتی ہے زائل نہیں ہوتی مسواک سے تو فقط دانتوں کی بدبو دور ہوجاتی ہے) اور روزہ ڈھال ہے (دوزخ سے) اور جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ فحش بات کہے اور نہ بے ہودہ چلاوے پس اگر کوئی اس کو برا کہے یا اس سے کوئی جھگڑا کرنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (متفق علیہ)

آیت مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے پس اب (تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ) تم مباشرت کرو ان (بیویوں اور باندیوں) سے اور طلب کرو اس کو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاری فجر کی ظاہر ہوجاوے (رات کی) سیاہ دھاری سے پھر روزہ کو رات تک پورا کرو۔

اضافہ:۔ (الف) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے روزہ رکھ کر بھی بے جا بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑنے کی حاجت نہیں ہے (یعنی اس روزہ کو قبول نہیں کرتا) (بخاری)

(ب) نیز ارشاد فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے (متفق علیہ)

(ج) و نیز ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اس کو چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ برکت (کا سبب) ہے پس اگر نہ پاوے کوئی کھجور کو تو چاہیے

کہ پانی پر افطار کرے کیوں کہ وہ پاک کرنیوالا ہے (ترمذی)

(د) اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے :۔
یعنی اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے ——————— یعنی پیاس گئی اور رگیں تر ہوئیں اور اجر ثابت ہو گیا اگر خدا نے چاہا (ابو داؤد)

خطبۂ چہل و ششم

تراویح کا بیان

حدیث اوّل :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ فرض کیا ہے اور میں نے اس (کی راتوں) میں قیام کو سنت کیا اور جس نے اس (کی راتوں) میں قیام کیا (تراویح کے واسطے) محض ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے وہ گناہوں سے ایسا نکل جاوے گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کو ماں نے جنا تھا۔ (عین ترغیب عن النسائی)

حدیث دوم :۔ و نیز ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے، بخش دیئے گئے اس کے گذشتہ گناہ اور جس نے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے اس کے بھی گذشتہ گناہ بخش دیے گئے اور جس نے ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے لیلۃ القدر کو شب بیداری کی اس کے بھی گذشتہ گناہ بخش دیے گئے (متفق علیہ)

حدیث سوم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ روزہ اور قرآن بندہ کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا کہ اے میرے رب میں نے اس کو کھانے سے اور خواہشوں سے دن بھر روکا پس اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما اور قرآن شریف کہیگا میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا پس اس کے بارے میں میری شفاعت

قبول فرمالیں دونوں کی شفاعت قبول ہوجاوے گی۔

حدیث چہارم:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اس کے دائیں ہے اور ایک بائیں ہے پس اگر وہ شخص نماز کو پورا کر دیتا ہے تو وہ دونوں اس کو لے کر (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں اور اگر اس کو پورا نہ کیا تو اس نماز کو اس کے منہ پر مارتے ہیں (اسی طرح روزہ وغیرہ کا بھی حال ہوتا ہے) عین ترغیب عن الاصبہانی۔

حدیث پنجم:۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قولِ خداوندی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو خوب صاف صاف پڑھو اور کھجوروں کی طرح اس کو منتشر نہ کرو اور نہ شعر کی طرح جلدی پڑھو اس کے عجائب میں ٹھہر کر غور کرو اور اس کے ساتھ دلوں کو متاثر کرو اور تم میں سے کوئی (بلا سوچے سمجھے) آخر سورت کا ارادہ نہ کرے۔

(عین الدر المنثور عن العسکری واعظ عن علیؓ)

آیتِ مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے کپڑوں میں رہنے والے (نبی) رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر دیجیے یا کچھ زیادہ کر دیجیے اور قرآن خوب صاف صاف پڑھا کرو۔

اضافہ:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کے لیے روزہ سے پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں اور بہت شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو بے خوابی کے سوا کچھ حاصل نہیں (دارمی)

(ف) جو روزہ دار شب بیداری کے حقوق ادا نہیں کرتے اس حدیث شریف سے ان کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ۱۲۔

خطبۂ چہل و ہفتم[۴۷]

شبِ قدر اور اعتکاف کا بیان

آیات طیبات :۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے اور نہ مباشرت کرو (یعنی بدن بھی نہ ملنے دو) عورتوں سے جس زمانہ میں کہ تم معتکف ہو مسجد میں (اعتکاف کرنا بھی سنت ہے خاص کر عشرۂ اخیر میں تو ہر بستی میں کم از کم ایک شخص کا اعتکاف میں بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے مگر کوئی بھی نہ بیٹھے تو سب کو ترک سنت کا گناہ ہوگا) و نیز ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار ماہ سے۔

حدیث اوّل :۔ اور (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قیام کیا شب قدر میں ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے بخش دیے گئے اس کے گذشتہ گناہ (متفق علیہ)

حدیث دوم :۔ و نیز ارشاد فرمایا کہ رمضان میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا (احمد نسائی) اور سعید بن المسیب نے فرمایا کہ جو شخص (شب قدر کی عشاء کی) جماعت میں حاضر ہو گیا اس نے اس میں سے حصّہ پالیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث شریف میں محروم ہونے والے سے وہ مراد ہے جو اس روز عشاء کی جماعت میں بھی شامل نہ ہوا ہو۔

(عین جمع الفوائد عن مالک)

حدیث سوم :۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت سمیت نازل ہوتے ہیں اور ہر اس شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو۔

حدیث چہارم :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا معتکف کے بارے میں کہ وہ گناہوں سے بچتا ہے اور اس کے لیے نیک عمل (یعنی جن سے

اعتکاف مانع ہو عبادت وغیرہ) جاری کیے جاتے ہیں جیسا کہ ان اعمال کرنے والے کو ثواب ملتا ہے (ایسا ہی معتکف کو بھی ملتا ہے واللہ اعلم)

حدیث پنجم:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تلاش کرو تم شب قدر کو اخیر عشرہ میں رمضان کے (بخاری)

اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے فجر کی دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب وہ چلے۔

(ف) یہاں دس راتوں سے مراد عشرۂ اخیر کی دس راتیں ہیں۔

(منہ ابن عباس کذا فی الدر المنثور)

اضافہ:۔ (الف) اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی معتبر عالم سے روایت کی ہے کہ وہ یوں فرماتے تھے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے لوگوں کی عمریں یا ان میں سے جتنی خدا نے چاہا دکھائی گئیں پس گویا آپ نے اپنی امت کو اتنے اعمال سے قاصر خیال فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ایک رات یعنی لیلۃ القدر آپ کو عطا فرمائی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے (عین ترغیب عن الموطا)

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان میں دس روز کا اعتکاف کیا وہ اعتکاف دو حج اور دو عمرے کے مانند ہے۔

(عین ترغیب عن البیہقی)

(ج) اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب عشرۂ اخیرہ داخل ہوتا تو کمر باندھتے (یعنی عبادت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے) اور شب بیداری کرتے اور گھر والوں (یعنی ازواج مطہرات کو اور صاحبزادیوں) کو جگاتے (متفق علیہ) ۱۲۔

(د) اور حضرت عائشہؓ نے عرض کیا اے رسول اللہؐ اگر مجھے کسی طرح شب قدر معلوم ہو جائے کہ فلاں رات میں ہے تو میں اس میں کیا کہوں آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ کہو یعنی اے اللہ تو معاف کرنیوالا

ہے معاف کرنے کو پسند رکھتا ہے پس میرے گناہ معاف فرما دے۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۵) اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا لیلۃ القدر کے بارے میں تو آپ نے فرمایا کہ وہ رمضان میں ہوتی ہے (ابوداؤد)

خطبۂ چہل و ہشتم ۴۸

عید الفطر کے احکام کا بیان

حدیث اوّل:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلود ہو جاوے اس شخص کی ناک کہ جس پر رمضان آیا پھر وہ ختم ہوا اس سے پیشتر کہ اس شخص کی بخشش ہو جاوے (ترمذی)

حدیث دوم:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص بیدار رہا عیدین کی دونوں راتوں میں طلب ثواب کے لیے اس کا دل نہ مرے گا جس دن سب دل مریں گے (عین ترغیب عن ابن ماجہ و اوسط الطبرانی والکبیر)

حدیث سوم:۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (صدقۂ فطر) ایک صاع گیہوں کا دو شخصوں کی طرف سے چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت (سب کی طرف سے نصف نصف صاع ہے) بہر حال تم میں جو غنی ہو اللہ تعالیٰ پاک کر دیتا ہے (صدقہ فطر ادا کرنے کی وجہ سے) اور تم میں جو فقیر ہو (اور پھر بھی صدقہ دے دے) تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دینے سے بھی زیادہ عطا فرما دیتا ہے (ابوداؤد)

حدیث چہارم:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۂ فطر کا ایک صاع مقرر فرمایا ہے کھجور سے یا ایک صاع جَو سے اور حکم دیا ہے کہ وہ ادا کیا جاوے نماز (عید) سے پیشتر (متفق علیہ)

(ف) پہلی روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ گیہوں نصف صاع دی جاتی ہے اور کشمش بھی نصف صاع واجب ہے اگر کوئی شخص علاوہ ان چار چیزوں (یعنی گندم و کشمش و ثمر و جو) کے دینا چاہیے تو قیمت کا اعتبار ہے پس نصف صاع گندم کی یا ایک صاع جو کی جو قیمت ہو اتنی قیمت کے چاول وغیرہ دے دیے جاویں اور صاع ۲۷۳ تولہ کا ہوتا ہے۔ اور نماز عید سے پیشتر صدقہ فطر کا ادا کرنا مستحب ہے اگر بعد میں دیا جاوے تب بھی جائز ہے ۱۲

حدیث پنجم:۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عید اور بقرعید کے عیدگاہ میں تشریف لے جاتے پس نماز پڑھتے پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور لوگ صف باندھے بیٹھے رہتے پس آپ خطبہ پڑھتے (متفق علیہ)

(ف) نماز کے بعد خطبہ میں خاموش بیٹھے رہنا واجب ہے پس جو لوگ شور وغل مچاتے ہیں وہ گنہ گار ہوتے اور اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چل دیتے ہیں وہ بھی برا کرتے ہیں اور جو لوگ بیٹھتے ہیں وہ بھی صف کا لحاظ نہیں رکھتے حالانکہ صف باندھے رہنا چاہیے البتہ اگر کوئی شخص بیچ میں اٹھ کر چل دیا اس واسطے صف ٹوٹ گئی ہو تو ان بیٹھنے والوں کو گناہ نہ ہوگا بلکہ جو چلا گیا ہے یہ صف توڑنا اس کا فعل ہے واللہ اعلم۔

آیت مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (روزہ میں مسافر اور مریض کے احکام کی وجہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ آسانی کرنا منظور ہے اور دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم (روزوں کا) شمار پورا کر لو اور تاکہ تم خدا کی بڑائی بیان کرو (یعنی اللہ اکبر کہا کرو) اور تعریف کیا کرو اس پر کہ تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ اس کا شکر کیا کرو۔

اضافہ:۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض کیا ہے روزہ کو بے فائدہ اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے واسطے اور مساکین کو کھلانے کے واسطے (ابوداؤد)

خطبۂ چہل ونہم[۴۹]

زیارتِ حرمین کا بیان

حدیث اوّل:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قولِ خداوندی اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ میں کہ وہ یعنی حج کے معیّن مہینے شوال اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ ہیں (عین الدرر المنثور عن اوسط الطبرانی والخطیب وابن مردویہ نقل عن کثیر من السلف)

آیت مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے لیے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج کرنا ہے ان پر جو کہ اس تک سبیل (یعنی جانے کی طاقت) رکھیں۔

حدیث دوم:۔ ونیز ارشاد فرمایا رسول خدا[۲۰] نے کہ جس شخص کو حج سے کھلم کھلا ضرورت یا ظالم بادشاہ یا روکاوٹ کے قابل مرض نے حج سے نہ روکا ہو اور پھر بھی (باوجود فرض ہونے کے) اس نے حج نہ کیا ہو پس خواہ وہ یہودی ہو کر مرے خواہ نصرانی (دارمی)

حدیث سوم:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے (خاص) اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں نہ فحش گوئی کی نہ گناہ کیا تو وہ شخص اس دن کی مانند لوٹتا ہے جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (متفق علیہ)

حدیث چہارم:۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں وہ سب ذیقعدہ میں تھے سوائے ایک کے جو حج کے ساتھ تھا (کہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا (متفق علیہ)

(ف) اس جگہ ایک قابلِ تنبیہ بات یہ ہے کہ عوام لوگ ماہِ ذیقعدہ کو منحوس سمجھتے ہیں یہ بڑی سخت بات ہے دیکھیے آنحضور[ص] نے اس میں تین عمرے کیے ہیں اس میں

کتنی برکت ثابت ہوتی ہے ونیز یہ ماہ ذیقعدہ حج کے مہینوں میں سے ہے جیساکہ حدیث اول میں گذر چکا ہے۔

حدیث پنجم:۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ کو ملا کر کرو کیونکہ وہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیساکہ بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور (یعنی مقبول) کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں (ترمذی ونسائی)

حدیث ششم:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضرور ہوگی۔
(عین آثار السنن عن ابن خزیمۃ فی صحیحہ والدار قطنی واسنادہ حسن)

(ف) جن کو گنجائش ہو وہ حج کے ساتھ زیارت مدینہ طیبہ کا شرف بھی ضرور حاصل کریں کہ اس کی بڑی فضیلت وارد ہوئی بلکہ تاکید بھی روایات میں آئی ہے اور اس روایت سے متعلق ہے کہ قبر شریف کی نیت سے سفر کرنا بھی مضائقہ نہیں رکھتا۔

آیت مبارکہ:۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (ابراہیم علیہ السلام سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو لوگ تمہارے پاس (حج کے لیے) چلے آئیں گے پیادہ بھی اور دبلی اونٹنی پر بھی جو کہ دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی۔

اضافہ:۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ جلدی کرے (ابوداؤد ودارمی)

(ب) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل اور راندہ ہوا اور حقیر اور رنجیدہ نہیں دیکھا گیا اور نہیں ہے یہ مگر اسی کی وجہ سے جو کہ رحمت کا نازل ہونا اور خدائے تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہ سے درگذر فرمانا دیکھتا ہے سوائے (جنگ) بدر کے دن کہ اس میں تو یوم عرفہ کے برابر یا زیادہ اسکی خواری

وغیرہ دیکھی گئی) کیونکہ (اس روز) اس نے جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کی صفیں ترتیب دیتے ہوئے دیکھا تھا (مالک مرسلاً وشرح السنۃ)۔

(ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ (ایک عمرہ (دوسرے) عمرے تک کفارہ ہے ان دونوں کے درمیان (کے گناہوں) کا (عین ترغیب عین مالک والشیخین والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

(د) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا مانگے تو خدا قبول کرتا ہے اور اگر وہ استغفار کریں تو خدا ان کی مغفرت کر دیتا ہے۔

(عین ترغیب نسائی وابن ماجہ) ۱۲۔

خطبۂ پنجاہم

ماہِ ذوالحجہ کا بیان

حدیث اول:۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی دن عشرۂ ذوالحجہ کے سوا ایسے نہیں کہ ان میں عبادت کرنا خدائے تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال روزہ رکھنے کے برابر ہے (دسویں کو روزہ رکھنا حرام ہے پس یہ فضیلت نو دنوں کے لیے ہے) اور ان کی ہر رات کا جاگنا شبِ قدر کے جاگنے کے برابر ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حدیث دوم اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ عرفہ کا روزہ کفارہ ہوجاتا ہے۔ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کا (مسلم)

حدیث سوم:۔ اور روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ تکبیر پڑھا کرتے تھے عرفہ کی فجر سے یوم نحر کی عصر تک (ہر نماز کے بعد بآوازِ بلند) فرمایا کرتے تھے اللہ اکبر

اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اور حضرت علیؓ عرفہ کی فجر سے ایام تشریق کے اخیر دن (یعنی تیرھویں) کی عصر تک (ہر نماز کے بعد) تکبیر پڑھا کرتے تھے (ہر دو عین ترغیب عن ابی بکر بن ابی شیبہ مع تصحیح السندین)

(ف) چونکہ حضرت علیؓ کی روایت بھی صحیح سند سے ثابت ہے اس واسطے حنفیہ کا عمل اسی پر ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ نے زائد کی نفی نہیں کی۔ لہٰذا ان کے خلاف بھی نہیں ہوا۔

آیت مبارکہ:۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور طاق کی اور جفت کی۔

(ف) درمنثور میں متعدد سندوں سے روایت درج کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس آیت میں لیال عشر سے عشرۂ ذی الحجہ مراد ہے اور وتر (طاق) سے عرفہ کا دن اور شفع جفت سے قربانی کا دن (یعنی دسویں تاریخ مراد ہے اور عیدین کی رات میں شب بیداری کی روایت رمضان کے اخیر خطبہ میں گذر چکی ہے واللہ اعلم۔

اضافہ:۔ (الف) ونیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ عرفہ کا روزہ ہزار روزہ کے برابر ہے (عین ترغیب عن البیہقی)

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پے در پے دو سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (عین ترغیب عن ابی یعلیٰ)

(ج) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ نہ کوئی دن اللہ کے نزدیک افضل ہے اس عشرہ (ذالحجہ) سے اور نہ کسی میں عمل کرنا۔ ان میں عمل کرنے سے افضل ہے پس خصوصیت سے کثرت رکھو ان میں:۔ لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر کی کیونکہ یہ تہلیل و تکبیر اور ذکر اللہ کے دن ہیں (عین الدر المنثور عن البیہقی)

خطبہ عید الفطر

حدیث اول :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر قوم کے لیے ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے (متفق علیہ)

حدیث دوم :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ان کی عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے پس ارشاد فرمایا ہے کہ اے میرے فرشتو! کیا بدلہ ہے اس شخص کا جس نے اپنے کام کو پورا کر دیا ہو وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان کا ثواب پورا دیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے اور بندیوں نے میرے فرض کو پورا کر دیا جو ان پر ہے پھر نکلے فریاد کرتے ہوئے قسم ہے عزت وجلال کی اور اپنے کرم کی اور علو (شان) کی اور اپنے مرتبہ کے بلند ہونے کی میں ضرور ان کی دعا قبول کرونگا پھر اپنے بندوں سے (خطاب) فرماتا ہے کہ لوٹ جاؤ تم تحقیق میں نے تم کو بخش دیا اور بدل دیا تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے (آنحضورؐ نے) ارشاد فرمایا پس وہ (نماز کے بعد) بخشے ہوئے لوٹتے ہیں (بیہقی فی شعب الایمان) اور صدقۂ فطر کا مسئلہ اوپر گذر چکا ہے اس جگہ دو مسئلے اور لکھے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ :۔

حدیث سوم :۔ آں حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو ایسا ہو گیا جیسا کہ ہمیشہ (یعنی سال بھر) روزے رکھے۔ (مسلم)

(ف) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں۔ پس رمضان کے روزہ رکھنے سے دس ماہ کے روزوں کا ثواب مل چکا چھ روزے اور رکھے تو بقیہ دو ماہ کا ثواب حاصل ہو گیا ۱۲۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے :۔

حدیث چہارم :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے خطبہ میں تکبیر بکثرت پڑھا کرتے تھے (عین ابن ماجہ)

آیاتِ مبارکہ :۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ بیشک نجات پائی اس شخص نے جس نے زکوٰۃ دی (یعنی صدقۂ فطر ادا کیا) پھر اللہ کا نام لیا (یعنی تکبیر پڑھی) پھر نماز پڑھی ۔ عبید بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت ابوسعید خدری سے زکوٰۃ سے مراد صدقۂ فطر اور نماز سے نماز عید مراد ہونا نقل کیا ہے (کذا فی الدرر المنثور) اور حضرت مؤلف سلمہٗ نے فرمایا ہے کہ اس تفسیر پر اگر ذکر اسم ربہ سے راستے میں تکبیر کہنا مراد لے لیا جاوے تو بعید نہیں ہے ۔ ۱۲

اضافہ :۔ (الف) اور حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں) تشریف لائے اور اُن (اہلِ مدینہ) کے لیے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے پس آپ نے دریافت فرمایا یہ دو دن کیا ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ان میں ہم کھیل کود کیا کرتے تھے زمانۂ جاہلیت میں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو اللہ نے ان دونوں کے بدلے میں ان سے اچھے دو دن عطا فرمائے ہیں بقر عید کا دن اور عید کا دن (ابوداؤد)

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستے کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں پس پکارتے ہیں اے مسلمانو! کے گروہ چلو رب کریم کی طرف جو احسان کرتا ہے بھلائی کے ساتھ پھر اس پر بہت ثواب دیتا ہے (یعنی خود ہی توفیق عبادت دیتا ہے پھر خود ہی ثواب عنایت کرتا ہے) اور تحقیق تم کو قیام لیل کا حکم دیا گیا تھا پس تم نے قیام کیا اور تم کو روزے رکھنے کا حکم دیا گیا پس تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی پس تم انعام حاصل کرو پھر جب نماز پڑھ چکتے ہیں تو منادی پکارتا ہے آگاہ ہو جاؤ بے شک تمہارے رب نے تم کو بخش دیا پس لوٹو تم اپنے گھروں کی طرف کامیاب ہو کر پس وہ یوم الجائزہ ہے اور اس دن کا نام آسمان میں یوم الجائزہ (اور انعام کا دن رکھا جاتا ہے) (عین جمع الفوائد عن الکبیر)

خطبۂ عید الاضحیٰ

حدیث اول :- اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم کا کوئی عمل بقرعید کے دن خدا تعالیٰ کو (قربانی کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں اور بے شک خون (قربانی کا) زمین پر گرنے سے پیشتر ہی جنابِ الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے پس خوش کرو اس (قربانی) کے ساتھ اپنا دل (ترمذی ۔ ابن ماجہ)

حدیث دوم :- اور صحابہؓ نے عرض کیا اے رسولِ خدا قربانیاں کیا ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہیں (خدا کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا اور ہم ایک بکرے وغیرہ کو ذبح کرتے ہیں مگر اسی پر ہم کو ان کا پیرو کار قرار دیا گیا) عرض کیا پس ہمارے لیے ان میں کیا ہے اے اللہ کے رسولؐ ۔ ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے عرض کیا بھیڑ وغیرہ کی اون میں کیا ملتا ہے (اے اللہ کے رسولؐ) آپ نے فرمایا اون میں بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے (احمد و ابن ماجہ)

حدیث سوم :- اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے وسعت پائی قربانی کرنے کی (یعنی صاحب نصاب ہو اور) پھر بھی قربانی نہیں کی پس وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے ۔ (کس قدر دھمکی ہے قربانی نہ کرنے والے کے واسطے) عین ترغیب عن الحاکم مرفوعًا مع التصحیح و مرقوفًا ولعل لشبہ و ہو مع ذلک مرفوع حکما ۔

حدیث چہارم :- اور حضرت ابن عمرؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قربانی بقرعید سے دو دن بعد تک بھی جائز ہے ۔

حدیث پنجم :- اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح روایت ہے (مالک)

آیت مبارکہ :- اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون ولیکن اس کے پاس تمہارا التقویٰ پہنچتا ہے ۔

اسی طرح اُن جانوروں کو تمھارا زیر حکم کر دیا جاتا ہے۔ تم اس بات پر اللہ کی تعریف بیان کیا کرو کہ اُس نے تم کو (قربانی وغیرہ) کی توفیق دی اور (اے محمدؐ) اخلاص والوں کو خوشخبری سُنا دیجئے۔

اضافہ: (الف) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اے فاطمہؓ اپنی قربانی کی طرف اُٹھ پس اس کے پاس حاضر ہو کیونکہ تیرے لئے (اس کا عوض) یہ ہے کہ اس کے خون سے جو اوّل قطرہ ٹپکے اس کے بدلے تیرے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاویں۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا اے رسولِ خدا کیا یہ بات خاص ہم اہل بیت کے واسطے ہے یا ہمارے اور سب مسلمانوں کے واسطے ہے (عین ترغیب عن البزار وابی الشیخ)

ف: اگر وہاں کوئی غیر محرم نہ ہو تو عورت کو بھی قربانی کے پاس کھڑا ہونا مستحب ہے اور اگر وہاں غیر محرم ہو تو پھر پردہ ضروری ہے۔

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے قربانی کی دل کی خوشی کے ساتھ طلب ثواب کے لئے وہ قربانی اس کے واسطے (دوزخ) کی آگ سے آڑ ہو گی (عین ترغیب عن کبیر الطبرانی) ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث

خطبۂ استسقاء

حدیث اوّل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپؐ نے منبر کے لیے حکم دیا پس وُہ عید گاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ (فلاں روز) سب باہر چلیں حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے جب کہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہوا منبر پر تشریف فرما ہوئے اور تکبیر پڑھی اور اللہ کی حمد کی پھر ارشاد فرمایا تحقیق تم لوگوں نے شکایت کی ہے اپنے شہروں میں قحط ہونے کی اور بارش میں وقت مقررہ سے دیر ہو جانے کی اور اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا کہ اس سے دُعا مانگو اور تم سے وعدہ کیا کہ وہ قبول فرماوے گا۔ پھر فرمایا سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہان کا پروردگار نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے روز کا مالک اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے (تجھے کسی کی حاجت نہیں) اور ہم سب (تیرے) محتاج ہیں (اے اللہ) ہم پر بارش نازل فرما اور جو بارش نازل فرماوے اُس کو ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور حاجت براری کا وسیلہ بنا دے پھر آپؐ نے دونوں ہاتھ اُٹھا لیے پس اُٹھائے رہے یہاں تک کہ ظاہر ہوگئی بغلوں کی سفیدی پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک پھیر لی اور اپنی چادر اُلٹ دی اور اُٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھوں کو پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے (اور منبر سے) اترے پس دو رکعت پڑھیں۔ پس اسی وقت اللہ تعالیٰ نے ایک بادل ظاہر کیا اور وہ گرجا اور چمکا پھر اللہ کے حکم سے برسا۔ پس آپؐ اپنی مسجد میں نہ پہنچے تھے کہ نالے بہ پڑے اور جب آپؐ نے لوگوں کو سایہ کی طرف جلدی کرتے ہوئے دیکھا تو آپؐ ہنسے یہاں تک کہ آپؐ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے، اور بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں (ابوداؤد)

ف: حضرت مؤلف سلمہ نے خطبہ میں اختصار کی وجہ سے بقدر ضرورت روایت کی ہے۔

ترجمہ میں پوری روایت لی گئی ہے اور اس روایت میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا مذکور ہے مگر دوسری روایتوں میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا وارد ہوا ہے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے ۔ چنانچہ ابن ماجہ وغیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے ایک جگہ تشریف لے گئے پس ہم کو دو رکعت پڑھائیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پھر خطبہ پڑھا اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے اور دعاء کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کیا دونوں ہاتھ اٹھائے ۔ پھر اپنی چادر الٹ دی پس داہنی جانب کو بائیں شانے پر کر دیا۔ اور بائیں جانب کو دائیں شانے پر کر لیا ۔ اس کی سند کو آثار السنن میں حسن کہا ہے ۔

حدیث دوم : اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا بھی مانگی کہ اے اللہ ! ہم کو سیراب فرما ایسی بارش سے جو فریاد رسی کرنے والی ہو جس کا انجام اچھا ہو ارزانی کرنے والی ہو۔ نفع دینے والی ہو، ضرر دینے والی نہ ہو۔ جلدی آنے والی ہو دیر لگانے والی نہ ہو (ابوداؤد)

حدیث سوم : نیز آپؐ نے اس طرح بھی دُعا مانگی تھی ۔ اے اللہ ! اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ (خشک) شہروں کو زندگی (سرسبزی) عطا فرما (ابوداؤد)

حدیث چہارم : نیز یہ فرمایا اے اللہ! سیراب فرما ہم کو بارش سے جو فریاد رس ہو ارزانی کرنے والی ہو، فراغت کا پانی ہو، کڑک والے بادل سے عام ہو تمام زمین کو گھیرے ہوئے ہو خوب بہنے والی ہو، ہمیشہ نفع دینے والی ہو۔ اے اللہ ! ہم کو بارش سے سیراب فرما اور ہم کو مایوسیوں میں سے نہ بنا ۔ اے اللہ بلاشبہ بندوں کو اور بستیوں کو اور جانوروں کو ایسی مشقت اور تنگی ہے کہ تیرے سوا کسی سے اس کی شکایت نہیں کرتے ۔ اے اللہ ! ہمارے لیے کھیتی اُگا دے اور تھنوں میں دودھ جاری کر دے اور ہم کو آسمان کی برکتوں سے سیراب کر دے اور ہمارے لیے برکتیں پیدا فرما دے ۔ اے اللہ ہم سے مشقت کو اور بھوک (اور فاقہ) اور عُریانی کو اُٹھا دے اور ہم پر سے بلا کو دور کر دے ۔ تیرے سوا اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا اے اللہ! ہم تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں بلاشک تو غفار ہے پس ہمارے اوپر آسمان کے پانی کو بکثرت بہا دے (زاد المعاد عن الشافعیؒ) ۔

حدیث پنجم : اور ایک روایت میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے

لئے ایک دن مقرر کیا کہ اس میں سب عیدگاہ کی طرف نکلیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے جب کہ سورج طلوع ہوا اور آپؐ کی حالت یہ تھی کہ مزین نہ تھے (بلکہ معمولی کپڑے پہنے ہوئے تھے) اور انکساری کے حال میں تھے اور (دل سے) عاجزی کر رہے تھے اور (نماز و خطبہ کے بعد) آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تضرع وزاری کے ساتھ دُعا شروع فرمائی اور ہاتھ خوب اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی پھر لوگوں کی طرف پشت پھیری اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اس وقت اپنی چادر مبارک بھی پلٹی اس حال میں کہ آپ قبلہ رُو تھے پس (چادر کی) داہنی جانب بائیں (شانہ مبارک) پر کر لی اور بائیں جانب داہنے پر اور نیچے کی سمت اوپر کر لی اور اوپر کی سمت نیچے کر لی اور (پھر) قبلہ رُو دعا مانگنے لگے اور لوگ بھی اسی طرح دعا مانگتے رہے (حوالہ بالا)

آیت مبارکہ :۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ایسی شان والا ہے کہ بسا اوقات بارش برسا دیتا ہے لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کارساز قابلِ حمد ہے۔

الحمد للہ کہ یہ رسالہ نافعہ آج بتاریخ ۱۲ رجب ۱۹۴۸ھ شب دوشنبہ میں اتمام کو پہنچا و الحمد للہ اولاً و آخراً ۲۸ رجمادی الثانیہ ۱۹۵۲ھ شب پنجشنبہ میں نظرِ ثانی سے فراغت ہوئی و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

احقر عبد الکریم گمتھلوی عفی عنہ مقیم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

ضروری احکامِ عیدین

بمصلحت حاضرین کے خطبہ کے ساتھ عید الفطر میں صدقۂ فطر کے اور عید الاضحیٰ میں قربانی کے مسائل خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے نیچے اتر کر بیان کر دے اور[عہ] یہ ہیئت سنت کے زیادہ موافق ہے۔

اَحکام صدقۂ فطر

ہر مرد وعورت مسلمان جس کے پاس بقدر نصاب چاندی یا سونا یا اسی قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو اس پر صدقۂ فطر واجب ہے اگرچہ وُہ اسباب تجارت کا نہ ہو اور اگرچہ روزے کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں اگر گیہوں دیوے تو نصف صاع واجب ہے جو انگریزی تول سے پونے دو سیر ہوتا ہے اور اگر جَو دیوے تو اس کا دو چند[عہ] دیوے اور اگر علاوہ اس کے کچھ اور غلہ دیوے جیسے چنا، جوار وغیرہ تو اتنا دیوے کہ اسکی قیمت مذکورہ گیہوں یا جَو کے برابر ہو۔ نابالغ اولاد کی طرف سے بھی اور مجنون اولاد کی طرف سے بھی اگرچہ وُہ بالغ ہو فطرہ دینا واجب ہے جبکہ وُہ اولاد مالکِ نصاب نہ ہو ورنہ خود اس کے مال سے ادا کرے۔ جو لڑکا عید کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو اور جو شخص قبل صبح مر گیا اس کا فطرہ نہیں اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعد میں یا کچھ دنوں پہلے دے دے مگر رمضان سے پہلے نہ دے۔ ایک آدمی کا فطرہ ایک فقیر کو یا تھوڑا تھوڑا کئی (فقیروں) کو یا کئی آدمیوں کا ایک کو دے، یہ سب جائز ہے اور جس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اس کو فطرہ بھی دے سکتے ہیں۔

عہ تقریر المرام انہ روی مسلم عن جابر فی قصتہ یوم الفطر ثم خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرہن الحدیث وروی البخاری عن ابن عباس بعد وعظ النساء ثم انطلق ہو وبلال الی بیتہ فقولہ فرغ ونزل وانطلق الی بیتہ نص فی کون ہذا التذکیر بعد الخطبۃ وانہ لم یکن علی المنبر وانہ لم یعد الی المنبر ولما کان ہذا الکلام غیر الخطبۃ لخلوہ عن الخطاب العام الذی ہو من خواص الخطبۃ ثبت بان غیر الخطبۃ لاینبغی ان یکون فی اثناء الخطبۃ ولا علی ہیئۃ الخطبۃ ولاشک ان التذکیر بالہندیۃ لیس من الخطبۃ المسنونۃ فی شیٔ لان من خواصہا المقصودۃ کونہا بالعربیۃ لعدم نقل خلافہا عن صاحب الوحی او السلف فلما لم یکن ہذا التذکیر بالہندیۃ خطبۃ مسنونۃ کان اوفق بالسنۃ کونہا بعد الفراغ عن الخطبۃ وتحت المنبر وہو المرام۔

عہ دو چند کا مطلب یہ ہے کہ جس برتن میں پونے دو سیر گیہوں آجاویں اس برتن کو دو دفعہ بھر کر دے۔ منہ

احکامِ قربانی

ہر مرد و عورت مسلمان مقیم جس کے پاس بقدر نصاب چاندی یا سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب ضروری روزمرّہ کی حاجت سے زائد ہو اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے اونٹ، بکرا، دُنبہ، بھیڑ، گائے بھینس نر ہو یا مادہ سب درست ہے۔ گائے، بھینس دو برس سے کم نہ ہو اور بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو اور دنبہ چھ مہینے کا بھی درست ہے جبکہ خوب فربہ ہو اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں مگر کسی کا حصّہ ساتویں حِصّے سے کم نہ ہو، جانور قربانی کا بے عیب ہو لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر اور کوئی عضو تہائی سے زائد کٹا نہ ہو خصّی (یعنی بدھیا کی) اور جس کے سینگ نکلے ہی نہ ہوں، قربانی درست ہے، اور پوپلی جس کے دانت نہ رہے ہوں اور لوچی جس کے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔ دسویں تاریخ بعد نماز عید سے بارھویں کی غروب سے پہلے پہلے وقت ہے اور دیہاتی کو رد کے باشندوں کو جائز ہے کہ قبل نماز عید ذبح کرلیں بعد اس کے نماز کے لیے جائیں، اگر قربانی شرکت میں کریں تو محض انداز سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں۔ تول کر پورا پورا بانٹیں۔ کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو۔ ہاں جس حِصّے میں کلّے پائے بھی ہوں، اس میں کمی چاہے جتنی ہو جائز ہے۔ بہتر ہے کہ کم سے کم تہائی گوشت خیرات کرے۔ قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اس کی رسی جھول سب تصدق کر دینا افضل ہے، کھال کا بیچنا اپنے خرچ میں لانے کے لئے درست نہیں ہاں اگر قیمت خیرات کرنے کے لئے بیچے تو خیر۔ قربانی کے ذبح کے وقت دُعا پڑھنا ایسا ضروری نہیں کہ بدون اس کے قربانی ہی نہ ہو، جس کو یاد نہ ہو عہ بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔

عہ اور بھیڑ میں اختلاف ہے کہ بکری کے حکم میں ہے یا دنبہ کے ۱۲ عہ اور مستحب ہے کہ ذبح سے پہلے یہ آیتیں پڑھے۔ اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۝ اور بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر ذبح کرے پھر بعد ذبح یہ کہے اَللّٰهُمَّ مِنۡکَ وَلَکَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ـــ اس جگہ جس کی طرف سے قربانی کی جائے اس کا نام لے (عین کنز العمال الاضاحی من کتاب الحج عن علیؓ بروایۃ ابن ابی الدنیا (۸۷۲، ۸۷۳) منہ

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی